

SAKE BOOK

الْبَقْلُ فِي الْأَنْفَالِ الْكَافَّةِ

بِقَوْلِهِمْ إِنَّ أَفْضَلَ عِلْمٍ دُرَرَانِ جِئْنَا لَا نَكُونُ أَفْضَلُ

CHECKED 1995

فِي مِثْلِهِ

(ترجمہ)

پہلا باب

مَنْ شَاءَ مِنْكُمْ أَنْ يَسْتَعِزَّ بِاللَّهِ فَالْأَعْيُنُ عَلَى أَعْقَابِهِ

دَرْجَاتُ الْمَعَالِمِ

مَطْبَعَةُ الْإِسْلَامِ

CHECKED

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اَحْمَدُ لِلّٰهِ فَحَمْدُهُ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ كُنَّا بِحُجَّتِ الْجَنَّةِ وَالْاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ الْمُنَادِّیْنَ بِاَدَاۃِ اِمَامِ الْاَعْمَدِ
 كِتَابِ مَضَعِ عِبَادِہٖ الصَّغِيرِ خَادِمِ عِلْمِ الْاَحْمَرِ مِنَ الشَّرِیْفِیْنَ وَالسَّنَدِ مُحَمَّدِ بْنِ بَرَكَتِ الْمَدَنِیْنَ غُلَامِ بَوَلِیِّ
 تَحَاوُذِ اللّٰهِ عَنْ سِتِّیْنًا قَعْمًا چُونکہ شہر سورت اور اُس کے اطراف کے لوگوں کو عربی اور فارسی کا علم کم
 ہے اور اکثر غفایں علم دین کی انہیں دوزبانوں میں ہیں۔ اور علم کی فضیلت کسی عاقل پر پوشیدہ
 نہیں۔ دیکھئے رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو باوصف آپ کے تمام علمائے جہان نے
 زیادہ تر عالم ہونے کے حکم الہی ہوا کہ قُلْ رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا اور کہ اے رب میرے
 زیادہ دے مجھ کو علم۔ پس معلوم ہوا کہ علم سے بڑھ کر کوئی اور چیز اگر ہوتی تو آپ کو ہسکتی یاوتی
 مانگنے کا حکم ہوتا اسی سبب سے بندہ کو خیال ہوا کہ سالہ تبرکۃ چہار باب اہل اللہ رحمتہ
 اللہ تعالیٰ علیہم مؤلفہ کا ترجمہ اردو زبان میں کر دوں کیونکہ یہ رسالہ جامع ہے مقاصد
 ضروریہ کا۔ اور اس میں عقائد اور مسائل فقہ و طرق ذکر و شغل اور توجہ الی اللہ تعالیٰ کے موجود ہیں۔
 اور بندے کے شاگردوں میں سے حاجی اسماعیل اشرف صاحب راہدیری زیادہ
 تراجم اس کا خیر کے ہوئے کہ اس میں بزرگوں کے کلام کا فیض عموماً پہنچ گیا۔ اللہ تعالیٰ
 انکو اس کوشش کی جزا سے خیر دے۔ اور میری اور انکی اولاد اور مومنین کو اس سے فائدہ مند
 کرے۔ یا اللہ اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل اور انکے اولیائے امت کی برکت
 سے خصوصاً تہ ناوشین اسید محی الدین عبد القادر الجیلانی رضی اللہ تعالیٰ
 عنہ وارضاء عننا کی حرمت سے اس ترجمے کو قبول فرما اور ترجمہ کی مغفرت کا سبب
 گواں اور مومنین کو اُس کے مطلب سے کامیاب کرے اللہ تعالیٰ علی غیر خلقہ سیدنا محمد و آلہ و صحبہ اجمعین

باب پہلا اہل سنت و جماعت کی عقیدہ و نکتہ بنین

عقیدہ ۱۔ جانتا چاہئے کہ عالم یعنی ماسوکی اللہ تعالیٰ اپنے سب اجزائیں نو پیدا ہے یعنی پہلے کچھ نہ تھا بعد اسکے یہ سب آسمان و زمین انسان و جن ملائکہ اور درندے پرندے وغیرہ پیدا ہوئے۔ اور یہ بات ظاہر ہے کہ ہر نو پیدا کا ایک پیدا کرنا لازم ضرور ہے اور پیدا کرنا والا عالم کا اللہ تعالیٰ ہے کہ وہ بیچون و بچکون و بیماند ہے۔ نہ وہ جسم ہے نہ جوہر اور نہ عرض نہ معدود ہے نہ محدود نہ جز ہے نہ کل نہ زمان میں ہے نہ مکان میں نہ اسکا کوئی ضد ہے اور نہ ند نہ اسکا کوئی مددگار ہے اور نہ قوت دینے والا نہ اسکا کوئی مثل ہے لیکن کچھ شئی پاک و پاکیزہ ہے جمیع صفات نقص و زوال سے اور متصف ہے تمام صفات کمال سے۔

فائدہ جو ہر وہ چیز ہے جو اپنے وجود میں محتاج کسی محل کی نہو جیسے انسان و بہائم وغیرہ۔ عرض وہ چیز ہے جو اپنے وجود میں محتاج کسی محل کی نہو جیسے سیاہی سفیدی سرخی وغیرہ کہ یہ چیزیں بدون کسی محل و مکان کے اکیلی نہیں پائی جاتی جسم وہ چیز ہے کہ جسکے لئے لہذا و چوٹا لگہ اوہو جیسے آبی کا جثہ یا لکڑی وغیرہ ضد مخالف کو کہتے ہیں لہذا مثل کو کہتے ہیں عقیدہ ۲ صفات الجہل جلالہ و علم نوالہ کے نہ عین اُس کی ذات کے ہیں نہ غیر۔ اللہ سبحانہ ازلی ہے بغیر ابتدا کے یعنی اسکا شروع نہیں ابداً ہی ہے بغیر انتہا کے یعنی اُس ذات پاک کے لئے نہایت و اختتام نہیں وہ زندہ ہے ہرگز نہ مرے گا سنتا ہے نہ مخلوق کے سے کالوں سے۔ دیکھتا ہے نہ مخلوق کی سی آنکھوں سے۔ بولتا ہے نہ مخلوق کی سی زبان سے۔ سب چیزوں کو جانتا ہے اور سب چیز پر قادر ہے۔ جو کچھ کرتا ہے وہ کرتا ہے جہکودیتا ہے وہ دیتا ہے روزی کا دینے والا ہر چیز کا پیدا کرنا والا وہی ہے ہر شے کا کوئی نہ اسلین میں ہے نہ زمین میں عقیدہ ۳ کلام پاک اُس پروردگار کا قیام ہے اُس کی ذات میں قیام ہے پیدائش و ایجاد کو اُس میں دخل نہیں اور نہ وہ آواز و حرف کے قبیل سے ہے۔ قرآن مجید کہ کلام اللہ جل شانہ کا ہے وہ بھی قیام اُسکی ذات میں ہے یہ الفاظ اور خطوط جو ہماری زبان اور ہاتھ سے نکلتے ہیں اس پر دلالت کرتے ہیں عقیدہ ۴

افعال بندوں کے کیا اچھے کیا برے سب کا پیدا کرنے والا اللہ سبحانہ ہے۔ کاسبب بنی مکائے
 والے بندے ہیں نیک کام سے خداے تعالیٰ راضی ہے بد سے ناخوش ہیں۔ نیک کام
 کی جزا اور برے کام کی سزا ہماری قدرت کسب کے ساتھ متعلق ہے عقیدۃ انبیا صلوات اللہ
 و سلامہ علیہم بندے خدا کے ہیں اللہ سبحانہ نے انکو اپنے احکام پہنچانے کے لئے
 بندوں کی طرف بھیجا ہے تاکہ اُسکے اوامر و نواہی کو بے کم و کاست پہنچائیں اور انکو مغرور
 عنایت کئے تاکہ انکی نبوت پر دلیل ہوں۔ سب انبیا سے پہلے آدم علیہ السلام ہیں اور آخر
 سب کے ہمارے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور درمیان ان دو پیغمبروں کے
 بہت سے پیغمبر ہیں کہ بعض کا مرتبہ زیادہ ہے بعض سے اور سب سے بڑا کردار ہمارے سردار
 حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے عقیدۃ فرشتے بندے اللہ تعالیٰ کے ہیں انکو جو کچھ حکم پڑے گا
 کی طرف سے ہوتا ہے اُسے بجالاتے ہیں کسی کام میں اُس کی نافرمانی نہیں کرتے وہ مجرد ہیں
 لوزانی یعنی اُنکے لئے جُتہ مثل انسان وہاں ہم وغیرہ کے نہیں نہ وہ مرد ہیں نہ عورت عقیدۃ
 جتنی کتابیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر و پیغمبیوں سب حق ہیں۔ لوریت حضرت موسیٰ پر
 اور انجیل حضرت عیسیٰ پر اور زبور حضرت داؤد پر اور صحیفے حضرت ابراہیم اور بعض اور پیغمبروں
 اور قرآن مجید حضرت محمد پر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وعلیہم اجمعین اور جانو اسے ہایو کہ قرآن شریف
 سب اگلی کتابوں کے احکام کا نسخہ ہے عقیدۃ روز قیامت حق ہے اور اُس کی جتنی کہ
 علامتیں اور نشانیاں احادیث صحیحہ میں وارد ہیں سب حق ہیں مثل اترنے حضرت عیسیٰ علی
 بنیاد علیہ الصلوٰۃ والسلام کے آسمان سے اور نکلنے واۓ الارض اور یاجوج ماجوج کے
 اوج طلوع ہونا آفتاب کا مغرب سے عقیدۃ بعد حشر کے سب مومنوں کو اللہ تعالیٰ کا دیدار
 نصیب ہوگا یعنی اُسکے جمال باکمال کو اپنی آنکھوں سے ایسے طور پر دیکھینگے کہ وہ
 پروردگار نہ کسی سمت شرق و غرب وغیرہ میں ہوگا نہ کسی جگہ و مکان میں۔ جیسا اب وہ
 پاک ہے ان چیزوں سے ویسا ہی اُسوقت بھی ہوگا عقیدۃ بعد موت کے سب
 کافروں کو اور بعضے مومن گنہگار کو قبریں عذاب ہوتا ہے اور نیک مومن کو لذت
 اور راحت ہوتی ہے عقیدۃ بعد دفن کے دو فرشتے قبر میں ہر مردے کے پاس

آتے ہیں ایک کا نام منکر البقیع کاف ہے اور دوسرے کا نام نکلو یہ دونوں مردے سے سوال کرتے ہیں کہ کون خدا ہے اور کون رسول اور کیا قرآن ہے پس مسلمان جواب صحیح دیتا ہے تو اس پر نعمت و راحت ہوتی ہے اور کافر جواب میں کہتا ہے کہ میں نہیں جانتا جیسا لوگ کہا کرتے تھے ویسا ہی میں بھی کہا کرتا تھا پس اس پر عذاب ہوتا ہے۔ اور مومن گنہگار کو اللہ تعالیٰ بسبب اس کے گناہوں کے چاہے عذاب کرے یا بخشتے ہوگا آخر کار اس کو بھی آرام لیگا عقیدہ بعد حشر کے نامہ اعمال ہر شخص کو دکھایا جائیگا اور ہر کوئی صراط پر سے گزرنا ہوگا۔ وہ پل جہنم پر ہے باریک زیادہ ہال سے اونٹنیز زیادہ تنوار سے نیک لوگ اس پر سے مثل چلتی بجلی اور تیز ہوا اور دوڑتے گھوڑے کے گزر جائینگے اور بعض گنہگار اس پر سے گرتے پڑتے گزریں گے اور بعض گنہگار پل کے جہنم میں گرینگے پھر نعمت سے نکالے جائیں گے۔ اور کفار سب کے سب پل کے جہنم میں گرینگے۔ لغو ذبا للہ تعالیٰ منہما عقیدہ بندوں کے اعمال تو لے کے لئے قیامت میں ترازو کا قیام ہونا اور بڑے اور بے اقوال و اعمال کی پریش اور حوض کوثر جس کے ساتی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہونگے یہ سب چیزیں حق اور راست ہیں عقیدہ دوزخ بڑوں کی سزا کے لئے اور جنت نیکوں کی جزا کے لئے اللہ تعالیٰ نے پیدا کی ہے بالفعل موجود ہے جنت میں حوریں اور محلات وغیرہ اور ہزاروں طرح کی نعمتیں اور دوزخ میں بچھوساں وغیرہ اور ہزاروں مصیبتیں موجود ہیں۔ زان دونوں مکانوں کو فنا ہے اور نہ ان کے اندر کے لوگوں کو موت عقیدہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کو ہرگز نہ بخشتے گا اور سوا اسکے جس گناہ کو چاہے گا بخشے گا اور جسے نہ چاہے گا نہ بخشے گا خواہ وہ گناہ چھوٹا ہو یا بڑا عقیدہ گناہ گناہ ہی بڑا ہو مگر شرک نہ تو اس کے سبب سے آدمی ایمان سے نہیں نکلتا یعنی کافر نہیں ہوتا عقیدہ اصل ایمان یعنی دل کی تصدیق اور سچ جانا توحید کا نہ بڑھتا ہے نہ گھٹتا ہے کسی زیادتی اعمال میں ہے عقیدہ گناہ کبیرہ اکثر اقوال کے موافق بارگاہ ہیں۔ پہلا شرک ہے یعنی اللہ جل جلالہ و عظم نوالہ کے ساتھ غیر کو شریک سمجھنا عبادت کر اہتقاق میں یا قدیم اور ازلی ہونے میں یا نعیم والی میں بغیر رمی و المام کے یا زہر و حب

میں یا مارنے جلانے میں یا پیدا کرنے میں اور سوا انکے جو صفات مخصوصہ جناب بار تعالیٰ
 ہیں ان میں کسی کو شریک سمجھنا یہ سب گناہوں سے بڑا گناہ ہے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو
 اس سے بچائے دوسرا کسی کو بے سبب شرعی قتل کرنا۔ تیسرا۔ نیک عورت پر زنا
 کی ہمت لگانا چوتھا زنا کرنا پانچواں جسوقت بادشاہ مسلمان مومنون کو ساتھ لیکے
 کفار سے لڑتا ہوا سوقت لڑائی سے ہانگن چٹھا جادو کرنا ساتواں یتیم کا مال کھانا
 اٹھواں ماں باپ کو ایذا دینا نواں حرم میں گناہ کرنا۔ یعنی خانہ کعبہ کے حرم میں جسکی
 حد کتب حدیث و فقہ میں بتین ہے اُس میں گناہ کرنا۔ اگرچہ صغیر ہو کیونکہ وہ بھی اُس
 مقام میں ہونے سے کبیرہ ہے دسواں سود کھانا گیارہواں چوری کرنا بارہواں
 شراب پینا اور بھوکھینا۔ عقیدۃ اللہ سچانہ پر یہ امر لازم نہیں کہ جو چیز بندے کے
 حق میں بہتر ہو وہ کرے۔ اگر یہ لازم ہوتا تو کسی کو منق و فجور میں مبتلا نہ کرتا سب کا دل
 نیک کام کی طرف پھرتا عقیدۃ دوزخ میں کفار ہمیشہ رہینگے اور بعض مسلمان گنہگار بقدر
 اپنے اعمال کے جلیں گے اور آخر کار بہشت میں جائینگے عقیدۃ انبیاء اولیاء و صلحا
 دوزخی مسلمانوں کے حق میں شفاعت کریں گے اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اُنکی
 شفاعت قبول فرمائیگا۔ عقیدۃ افضل الناس بعد نبیہنا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 کے حضرت ابوبکر صدیق ہیں اور بعد اُنکے حضرت عمر فاروق اُنکے بعد حضرت عثمان اُنکو
 بعد حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم درصواعنہ اور خلافت ہی اسی ترتیب سے سے عقیدۃ
 خلافت راشدہ بعد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تین برس تک رہی بعد اُنکے بادشاہی
 ہوئی عقیدۃ دس آدمی یقیناً بہشتی ہیں جنکے حق میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
 بشارت دی تھی اور وہ چاروں خلیفہ اور زبیر اور طلحہ اور عبد الرحمن بن عوف اور سعد بن
 ابی وقاص اور سعید بن زید اور ابو عبیدہ بن الجراح ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ ایسا ہی
 سیدنا فاطمہ زہرا اور حضرت امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہم کو ہمیشتی سمجھنا چاہئے
 علی ہذا القیاس اور جس جسکے حق میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشتی ہونکی بشارت
 دی جیسے اہل بدر اور اہل جحیت و عنوان رضی اللہ تعالیٰ عنہم جمعین ان سب کو ہمیشتی جاننا

چاہئے عقیدہ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے حق میں سوائے کلمۃ الجفر کے زبان نکولنا چاہئے
اسلئے کہ محبت انکی عین محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے۔ اور بغض انکا بغض
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے لہذا انکے درمیاں جو کچھ جگڑا ہوا ہو اُسکو نہ سنئے نہ
دیکھے بلکہ سب سے محبت اور اعتقاد نیک رکھے اور انکے معاملات حسن ظن کے ساتھ
اللہ تعالیٰ پر حوالہ کرے۔ آپ خود انکے باب میں کچھ حکم نہ لگائے۔ اور سخت تر حجت
ان فرقوں کی ہے جنہوں نے اصحاب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دینے
اور لعنت کرنے کو اپنا مذہب قرار دیا ہے اور پر امید دار اجر عظیم کے رہتے ہیں۔ اور ایسی
بزرگوں کی عداوت کو موجب حصول سعادت سمجھتے ہیں۔ عینکذاً اباً اللہ تعالیٰ من ذلک
قال اللہ تعالیٰ ثلاث ائمة قد حلت لھما ما کسبت و لکھما ما کسبت و لا تھلک
نھما کما نوا یعمھون یعنی وہ ایک جماعت تھی گزر گئی انکا ہوا جو کما گئے اور تمھارا ہے جو تم
کماؤ اور تم سے پوچھ نہیں انکے کام کی عقیدہ کرامات اولیا اور خرق عادات اصیبا جیسے
لہٹنا اور پہلانا زمین و زمان کا یا مردے کا زندہ کرنا حق ہے۔ حضرت سیدنا عبد اللہ العابد جلیل
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس قسم کے خوارق بہت ظہور میں آئے لیکن کوئی ولی نبی کے
درجے کو نہیں پہنچتا۔ ولی وہ ہوتا ہے جو تابع شریعت کا ہو اور خلاف شرع سے طعنا متفر
ہو عقیدہ کوئی عاقل بالغ اگرچہ ولی ہو جائے لیکن اس درجے کو نہیں پہنچتا اگر احکام
شرعیہ سے اسکا ذمہ پاک ہو بخیر انکے او اکر نے کے اگر استطاعت کام کی رکھتا ہو۔
عقیدہ نہریک وید کے پیچھے اقتداسنا میں کرنا چاہئے۔ علی مذاہر نیک وید کے بخاری
کی نماز پڑھنا چاہئے عقیدہ نصوص قطعیہ کو روکنا اور حرام کو حلال سمجھنا اور گناہ کو پاک جاننا
اگرچہ صغیر ہو اور شریعت کے ساتھ تمسخر کرنا اور حمت الہی سے ناامید ہونا اور قرالی
سے نڈھ ہونا اور کاہنوں یعنی سیاہونکو اخبار غیبیہ میں سمجھانا ان سب باتوں کو کفر و
ضلالت سمجھنا چاہئے عقیدہ مرد نکوزندوں کے اعمال کا ثواب پہنچتا ہے۔
یعنی اگر کوئی صدقہ دے یا مردے کے لئے دعا کرے یا تسبیح و تہلیل کرے یا
مترن شریف مردوں کے لئے پڑھے تو ان چیزوں کا ثواب انکو پہنچتا ہے عقیدہ

السر سب جانہ دعا کر نیوالے کی دعا قبول فرماتا ہے اور محتاجوں کی حاجت بر لاتا ہے۔

باب دس مسائل ضروریہ فقہ کے بیان میں ہے

جانتا چلے کہ بنا اسلام کی پانچ چیزیں ہیں پہلے گواہی دینا اس بات کی کہ کوئی محبوبہ حق
سوائے اللہ سبحانہ کے نہیں ہے اسی کو پوجنا چاہئے اور ہمارے سرور محمد صلی اللہ علیہ
والہ وسلم اسکے رسول بھیجے ہوئے ہیں دوسرے پانچ وقت نماز پڑھنا تیسرے
ماہ رمضان کے روزے رکھنا چوتھے مال کی زکوٰۃ دینا پانچویں بیت اللہ کا حج
کرنا اُس شخص کے لئے جسے طاقت زادہ و راحلہ کی ہو۔ یعنی اگر اُس شخص کے پاس
آنے جانے کا خرچہ و کرایہ موجود ہو اُس پر حج فرض ہے۔ اور اسکے شروط کی تفصیل
آگے آئیگی۔ چونکہ نماز بدون طہارت کے درست نہیں لہذا مسائل طہارت شروع
کئے جاتے ہیں مسئلہ فرائض وضو کے۔ دھونا منہ کا پیشانی کے سرے سے
ٹوڑی کے نیچے تک طول میں اور کان کی ٹوڑی سے دوسرے کان کی ٹوڑی تک عرض
میں اور دھونا دونوں ہاتھوں کا کہنیوں سمیت چوتھائی سر کا مسح کرنا۔ اور دھونا دونوں
پاؤں کا ٹخنوں سمیت اور جس کی ڈاڑھی استقدر گھنی ہو کہ بالوں کے نیچے کی کہاں نظر نہ
آئے اُسکو استقدر ریش کا دھونا فرض ہے جو چہرے سے متعلق ہو مسئلہ سنتیں وضو
کی۔ پہلے بسم اللہ پڑھنا بعد اسکے دونوں ہاتھ پہنچوں تک دھونا اور مسواک کرنا اور کٹی
کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا۔ ریش اور ہاتھ پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرنا اور ہر عضو کو تین بار
دھونا اور تمام سر کا مسح کرنا ایک بار اور کانوں کا مسح کرنا اور قرآن شریف میں جس ترتیب
سے وضو کے اعضاء ذکر ہیں اُس ترتیب کا لحاظ رکھنا یعنی پہلے چہرے کے بعد ہاتھ
دھونا اُس کے بعد سر کا مسح کرنا پہر پاؤں دھونا اور شروع وضو میں نیت کرنا اور عرصہ
کو پے درپے دھونا یعنی پچھلے عضو کو اگلے عضو کے بعد ایسا جلد دھونے کہ ہوا سے
معتدل اور گرمی معتدل میں پہلا عضو خشک ہونے پائے پسب امور تسبیح سے
یکے پے درپے دھونے تک جو مذکور ہوئے وضو کی سنتیں ہیں مسئلہ وضو کے

مستحبات۔ اعضا وضو کے جتنے دھوئے جاتے ہیں انکو دہنی طرف سے شروع کرنا
 اور گردن کا مسح کرنا اب سمجھو اس بات کو کہ گردن کے مسح کے دو طریق ہیں ایک یہ کہ
 جس وقت مسح سر کا بطریق سنت کرنے لگے یعنی پیشانی کی طرف سے ہاتھ گردن کی
 طرف کیسے لیجائے یہ وقت گردن کو بھی مسح میں داخل کر لے یعنی دونوں ہاتھوں کو
 گردن کے آخر تک کیسے لائے یہی طریقہ مسح گردن کا احادیث صحیحہ سے ثابت ہے
 دوسرا طریق مسح گردن کا وہ ہے جو مرد و عورت دونوں کے بعد فراغت مسح سر کے اور کانوں
 کے ہاتھوں کی پیٹھ سے مسح گردن کا کرنا یہ درمختار میں مذکور ہے اور شوکانی نے بھی
 حدیث ضعیف سے مسح گردن کا بعد مسح سر اور کانوں کے ثابت کیا ہے فائدہ مستحب
 وہ عمل ہے جسکو رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہی کیا اور کہی ترک فرمایا اور وہ عمل جسکو
 سلف صالحین نے دوست رکھا اور پسند کیا۔ اور حکم مستحب کا یہ ہے کہ کرنیوالے کو ثواب
 نہ کرنیوالے کو کچھ گناہ نہیں پس تارک مستحب پر طعن کرنا خالی گناہ سے نہیں ثلاث حدیث
 اللہ فلا تعتدوها یعنی دستور اللہ سبحانہ کے باندھے ہوئے ہیں پس اسے
 آگے نہ بڑھو لہذا **قضاء وضو** یعنی وہ چیزیں جن سے وضو ٹوٹتا ہے ایک تو پیشانی
 پانچھانے کے راستے سے بجااست یا اور چیز کا ٹکنا جیسے گوشت۔ ریح وغیرہ۔
 دوسرے قے نمبر کے آنا اس میں خواہ کمانکے یا صفر یا خون جا ہوا یا
 پانی لیکن بجم کی قے سے وضو نہیں ٹوٹا تیسرے سونا تکیہ لگا کر ایسے طور پر
 کہ اگر تکیہ الگ کیا جائے تو وہ شخص گر پڑے چوٹھے دیوانگی۔ پانچویں بیہوشی
 فائدہ وہ بیماریاں جن سے عقل میں خلل پیدا ہوتا ہے یا عقل جاتی رہتی ہے ان
 میں سے ایک عتہ بفتح اول و سکون ثانی بمعنی آفت ہے۔ یہ موجب اختلال عقل
 اس طرح ہے کہ شخص مختلط الکلام اور فاسد التذکر ہو جاتا ہے لیکن نہ وہ کسی کو مارتا ہی
 نہ گالیاں دیتا ہے سو ایسے بیمار کو معذور کہتے ہیں اسکا وضو عتہ سے نہیں ٹوٹتا دوسری
 بیماری جنون ہے یعنی دیوانگی اور وہ بالکل عقل کا زوال ہے اس سے وضو جاتا رہتا ہی
 تیسری اغما ہے یعنی بیہوشی یہ ایک بیماری ہے جس سے قوت ضعیف ہو جاتی ہے

اور عقل زائل نہیں ہوتی لیکن عقل کو وبالیتی ہے اس سے بھی وضو ٹوٹ جاتا ہے چوتھے غشی ہر
وہ یکہ سبب زیادتی بہوک وغیرہ یا صدمہ قلب و دماغ کے باعث سے زیادہ تر ضعیف ہو کے
قوت محرکہ اور مدد کہ بیکار ہو جائے اس بیماری سے بھی وضو ٹوٹتا ہے پانچویں شکر ہے یعنی نشا
اور یہ ایک سرور ہے جو بعض سکرات کے احتمال سے عقل پر غالب ہو جاتا ہے جس سے
آدھی عقل کے موافق کام نہیں کر سکتا اس سے بھی وضو ٹوٹتا ہے چھٹے فتنہ نماز میں کہ وہ نماز
اور وضو دونوں کو توڑتا ہے اگر سنسنے والا بالغ جاگتا ہو فائدہ فتنہ وہ سنسنی سے جسکو پاس کو لوگ
سین اور جسکو آپ سننے اور کوئی نہ سننے اُسے شحک کہتے ہیں اور وہ سنسنی جس میں مطلق آواز
نہو بلکہ فقط وانت کملجا میں اُٹھو تبسم کہتے ہیں فتنے سے اُس نماز میں جس میں رکوع و سجود
ہوں دونوں ٹوٹتے ہیں یعنی وضو اور نماز اور نماز چارہ یا سجدہ ثلاث میں فتنہ ہو تو وضو نہیں ٹوٹتا
بلکہ نماز و سجدہ باطل ہوتا ہے اگر سنسنے والا بالغ جاگتا ہو پس وضو ٹوٹے اور سوتے کا فتنے سے
نہیں ٹوٹتا بلکہ نماز انکی باطل ہوتی ہے۔ اور شحک سے نماز باطل ہوتی ہے نہ وضو اور تبسم سے
نہ وضو جاتا ہے نہ نماز سا تو ش مباشرت فاحشہ یعنی مرد اپنا ذکر بحالت استیادگی عورت
شرمگاہ سے بغیر پردے کے مس کرانے اور پوٹ بدن سے خون پپ یا زرو پانی کا نکلنا
نویں مستی نشے کی۔ یہ سب چیزیں عورت کی توڑنیوالی ہیں اور انکے سوا اور بھی بعض
چیزیں ہیں جو کتب مبسوطہ میں مذکور ہیں غسل کے فرائض کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا اور
سارے بدن پر پانی بہانا سنتیں غسل کی پہلے دونوں ہاتھ ہتھپوں تک اور فرج یعنی
شرمگاہ کا دھونا اگرچہ اُس پر نجاست نہو۔ اور جو کچھ نجاست ظاہر بدن پر پائی جائے اُسکا
دھونا۔ اُسکے بعد وضو کرنا اور اگر پانی جمع ہونے کے مقام پر نہانا ہو تو پاؤں بعد غسل کرنی
کے دھوئے اور اگر چوکی یا پتھر وغیرہ پر نہانا ہو تو وضو کے اعضا کے ساتھ پاؤں ہی دھو
ڈالے بعد وضو کے تمام بدن پر تین بار پانی ڈالنا۔ عورت کو بالوں کی جڑیں تر کرنا ضرور
ہے چوٹی کو لٹا لازم نہیں موجبات غسل لینے وہ چیزیں جن سے غسل واجب ہوتا ہے
ایک نکلنا منی کا جندگی سے یعنی جن وقت اپنے مقام سے جدا ہو تو لذت کے تشا
کو د کے جدا ہونی ہو ایسی منی کا شرمگاہ سے نکلنا غسل کو واجب کرتا ہے دوسرے

ذکر کا حقیقہ یعنی سپاری کا داخل ہونا عورت کی قتل یا دہریں یا دہریں یہ بی و دونوں غسل کا موجب ہے یعنی کرنیوالے
 اور کرانے والے پر شریک و دونوں مکلف یعنی مائل بالغ و مسلمان ہوں تعمیر کے حقوق خون جبین یا نفاس کا آنا اپنی
 عادت پر بند ہو جائے اس وقت غسل واجب ہے لیکن ندی کا ٹکنا زرن و شہر کے کیلئے
 وقت اور ایسا ہی وہی کا ٹکنا موجب غسل نہیں۔ علیٰ ہذا القیاس جب خواب میں اپنے کو جماع
 کرتا دیکھے اور بوجہ جانگنے کے سنی وغیرہ کا اثر کپڑے پر پائے تو بھی غسل واجب نہیں فائدہ
 ندی وہ چیز ہے جو عورت کے ساتھ بوس و کنار کے وقت ذکر سے نکلکتی ہے اور وہی
 پیشاب کے بعد بعض وقت سفید مثل پانی کے نکلکتی ہے مسئلہ جمعہ کی نماز کو لئے
 عیدین کے لئے احرام کے وقت اور عروئے کے دن غسل سنت ہے مسئلہ میت
 کا نہلانا واجب ہے اور جو کافر جنابت کی حالت میں سلام لائے تو اسپر بھی غسل واجب
 ہے اور اگر محنت نہ تو غسل مستحب ہے مسئلہ تیمم قائم مقام وضو اور غسل کے ہے جب
 پانی بقدر ایک میل کے دور ہو یا متصل سیار ہو استعمال پانی کا اسکو ضرر کرے یا استعنا
 سے بیماری کا ڈر ہو یا پانی پر پھاڑ کنا یا دالاجانور مثل شیر وغیرہ کے ہو یا پانی پر دشمن ہو
 یا پانی نازی کے پاس ہو مگر وضو میں خرچ کرنے سے پیاسے مرنے کا خوف ہو یا
 کنواں نزدیک ہو لیکن دول سی پاس نہواں سب صورتوں میں تیمم درست ہے
 اور جب ایک وضو سے دو چار فرض نمازوں کا ادا کرنا درست ہے ویسے ہی ایک تیمم
 سے بھی درست ہے فائدہ تیمم کی حقیقت یہ ہے کہ پاک زمین پر یا ریت پر یا چوپڑ
 جنس زمین سے ایسی ہو کہ نہ جلے اور نہ پگھلے مثل پتھر وغیرہ کے اس پر بنیت تیمم کے
 دونوں ہاتھوں کی پتھلیاں پیچھے سمیت مارے بعد اسکے انگو بھاڑے پھر اٹکے
 چہرے کو وضو کی حد تک لئے پھر دوسری بار دونوں ہاتھوں کو شیا سے نہ کورہ پرارے
 اور بھاڑے پھر اٹکے دونوں ہاتھ کسینوں تک لئے فائدہ نیت قصد دل کو کہتے
 ہیں یعنی جب دل سے وضو یا تیمم یا نماز کا قصد کیا تو نیت حاصل ہوئی۔ زبان سے
 نَوَيْتُ اَنْ اَتَوَقَّتًا يَا نُوَيْتُ اَنْ اَلْتِمِمَّ يَا نُوَيْتُ اَنْ اَصِلَّ کیا کچھ ضرور نہیں۔
 مسئلہ جو چیز وضو کو توڑتی ہے وہ تیمم کو بھی توڑتی ہے۔ اور تیمم پانی پر قدرت

پانے سے ٹوٹتا ہے مسئلہ موزے چمڑے کے ہوں یا مانند چمڑے کے کسی
ایسی چیز کے ہوں کہ سپر سے پانی کا رشیچے تک نہ پہنچے اور انگوہن کے عادت کے
موافق تین میل مسافت چل سکے ایسے موزوں پر مسح کرنا درست ہے اگر انگوہنیں طہار
پر پہنا ہو جو حدث کے وقت پوری پائی جائے گوہنے وقت کامل نہ ہو مثلاً پانوں دھو
موزے پہنے پر باقی اعضاء دھوئے تو یہ طہارت لبس کے وقت پوری نہ تھی البتہ حدث
کے وقت پوری ہے اور یہی شرط ہے مسح موزوں پر درست ہے تعین کے لئے ایک
وزرات اور مسافر کے لئے تین وزرات و وضو ٹوٹنے کے وقت سے یعنی وضو کر کے موزے
پہنے پر جو وقت وضو ٹوٹے اس وقت سے مدت مذکورہ کا شمار ہوگا اور مسح موزے کا
قائم مقام پانوں دھونے کے ہے وضو ٹوٹنے میں نہ غسل کی حاجت میں مثل جنابت
یا حیض یا نفاس کے ان صورتوں میں مسح درست نہیں پانوں کا دھونا ضرور ہے۔
مسئلہ مسح موزہ کا طریق یہ ہے کہ پنجہ ہاتھ کاڑ کر کے اس میں سے تین انگلیاں پانوں
کی انگلیوں سے کیپچتا ہوا پینڈلی تک لائے اس طور سے کہ تین خطاموزوں پر پڑیں۔
موزہ کا پانوں کی تین چوٹی انگلیوں کے برابر پہننا جواز مسح کا مانع ہے مسئلہ جس چیز سے
وضو ٹوٹتا ہو اس سے مسح بھی ٹوٹتا ہے اور موزے سے اکثر قدم کا نکلنا اور مدت کا گذرنا مسح کو
توڑتا ہے مسئلہ بی جو زخم پینڈی ہو اور دھونا اسکو ضرر کرے تو اس پر مسح کرنا جائز ہے اور بی
کے مسح کے لئے نہ کوئی مدت مقرر ہے اور نہ طہارت پر باندھنا شرط ہے مسائل حیض
و نفاس مستحاضہ وہ خون جو عورت کی فرج سے آتا ہے اسکی تین قسمیں ہیں حیض و
نفاس و استحاضہ حیض وہ خون ہے جو رحم سے لینے بچہ دان سے آئے بلا سبب لاوت
کے نفاس وہ خون ہے جو رحم سے بعد بچہ جتنے کے آئے استحاضہ وہ خون ہے
جو رگ پٹ جانے کے سبب سے آوے مسئلہ کثرت حیض کی تین روز و شب ہیں
اور اکثر مدت اس کی دن دن رات۔ اور نفاس کی کثرت مدت کی کچھ حد نہیں کسی کو ایک
گھنٹہ نفاس آتا ہے کسی کو دس دن اور اکثر مدت نفاس کی چالیس روز ہیں اور کثرت
عمر یعنی پاک رہنے کی درمیان دو حیض یا درمیان نفاس حیض کے پندرہ دن

ہیں مع راتوں کے اور اکثریت کی کچھ حد مقرر نہیں اگرچہ تمام عمر کو گیسے مسئلہ طہر
 متخلل ہی حیض ہے۔ یعنی وہ زمانہ پاکی کا جو درمیان ایام حیض کے ہو۔ مثلاً حیض کے دنوں میں
 اول چار دن خون نظر آیا ہر خشکی رہی پھر اخیر میں خون نظر آیا تو مابین کے خشکی کے ایام ہی
 حیض میں شمار کئے جائینگے مسئلہ حیض و نفاس کے دنوں میں روزہ رکھنا اور نماز
 پڑھنا اور مسجد میں جانا اور طواف خانہ کعبہ کرنا اور وحی کرنا اور قرآن شریف پڑھنا اور اسکو
 چھونا یہ سب چیزیں منع ہیں لیکن قرآن شریف کو معاً اسکے جزو ان کے چھونا درست
 ہے چولی کے ساتھ چھونا درست نہیں ایسا ہی قرآن شریف بقصد دعایا ثنا کے پڑھنا اور
 ذکر الہد کرنا جائز ہے اگر وضو کے ساتھ کرے تو بہتر ہے مسئلہ اگر حیض اکثریت کے بعد
 بند ہوا یعنی دس روز گزرنے کے بعد بند ہوا تو جماع کرنا اس عورت سے غسل کے
 پہلے جائز ہے اور نہانے کے بعد جماع کرے تو بہتر ہے پس نہانے سے پہلے اس
 عورت کو ساتھ ملی کرنا مکروہ تنزیہی ہے نہ تحریمی اور اگر حیض کثرت کے بعد بند ہوا تو دیکھیں گے
 کہ عادت سے پہلے بند ہوا یعنی اسکو عادت مثلاً آٹھ دن کی تھی اور حیض سات دن میں بند
 ہوا تو ایسی عورت سے جماع کرنا طہال نہیں جب تک کہ اس کی عادت کے دن پورے نہوں
 ہاں وہ عورت غسل کرے اور نماز و روزہ ادا کرے احتیاطاً۔ اور اگر عادت کے لمبائی
 بند ہوا یعنی جتنے دن اسے ہر ماہ میں آتا تھا اتنے ہی دن آ کے بند ہوا تو اس سے
 جماع کرنا طہال نہیں جب تک کہ دو چیزوں میں سے ایک نہ پائی جائے یا تو غسل کر چکی
 ہو یا حیض بند ہونے کے بعد اتنا زمانہ گزرا ہو کہ اس میں نہا کے کپڑے پہن کے
 نماز کا تحریمہ باندہ سکے مسئلہ حائضہ اور نفاس کو روزے کی قضا کرنا لازم ہے نماز
 معاف ہے مسئلہ بحالت استحاضہ روزہ و نماز وغیرہ عورت ادا کرے کیونکہ یہ خون
 مثل نکسیر کے ہے ایسے خون کی آمد میں نماز پڑھنا چاہئے البتہ ایسی عورت کا وضو نماز
 کا وقت گزر جانے سے ٹوٹتا ہے جیسا کہ اور نوافض سے ٹوٹتا ہے مسئلہ بدن ناپاک
 ہو یا کپڑا پانی سے پاک ہو جاتا ہے اور جو خیر مثل پانی کے پتلی ہو اور ناپاکی اس سے
 دور ہو سکے جیسے گلاب و سرکہ میاں تک کہ منہ کی رال اور تنوک سے بھی جو انگلی اور پستان

کہ ناپاک ہے تین بار چاٹنے سے پاک ہو جاتے ہیں ہاں دودھ یا تیل سے پانی نہیں نکال
 ہوتی مسئلہ موزایا جو تاجو جسم و انجاست سے نجس ہو گیا ہو ایسے طور پر رگڑنے سے کہ
 اس نجاست کا اثر دور ہو جائے پاک ہو جاتا ہے فائدہ جسم وادوہ نجاست ہے جو سوخت
 کے بعد نظر آئے اگرچہ اور چیز سے ملے بعد خشک ہونے کے نظر پڑے جیسے پیشاب
 کہ اسپرٹی لگ گئی ہو وہ بھی رگڑنے سے پاک ہو جاتا ہے خواہ زمین پر رگڑے یا ناخن یا
 لکڑی یا پتھر سے اس حاصل ایسے طور پر رگڑے کہ نجاست کا اثر یعنی رنگہ بود مزہ جاتا ہو
 مسئلہ پاک ہوتے ہی زمین ناپاک خشک ہونے اور نجاست کا اثر جانے سے نماز کے
 حق میں نہیم کے لئے ایسے ہی وہ اینٹیں جو مکان میں بھی ہوں علی ہذا وہ جہاڑ اور گھاس
 جو زمین میں جمی ہو یہ سب خشک ہو نیسے پاک ہوتے ہیں مسئلہ پاک ہو جانا ہونا پاک تیل ساہو
 بناؤ لانے سے اسی طرح وہ کچھ اور گارا جو ناپاک ہو گیا ہو برتن اور کوزہ وغیرہ ہلکے پکائی سے
 پاک ہو جاتا ہے اگر بعد پکانے کے اثر نجاست کا اس میں ظاہر نہ ہو مسئلہ نجاست غلیظہ
 اگر کاٹھی جسم وادوہ۔ جیسے گو آومی اور مرغی کا اور خوں رواں تمام حیوانات کا سوا شہید
 کے تو بقدر ایک شقال یعنی ساڑھے چار ماشے کے معاف ہے لیکن نماز اس کے کھانچے
 کو وہ تخریبی ہوتی ہے پس دہونا اسکا واجب ہے اور معافی کے معنی یہ ہیں کہ نماز بدو
 اس کے دہوے ہوئے صحیح ہے مگر ساتھ کراہت کے اور اگر ساڑھے چار ماشے سے
 کم ہو تو نماز مکروہ تنزیہی ہے پس دہونا اسکا مسنون ہے نہ واجب اور اگر ساڑھے
 چار ماشے سے زائد ہو تو اس کے ساتھ نماز باطل ہے پس اسکا دہونا فرض ہے اور اگر
 نجاست غلیظہ تپتی ہو مثل آدمی کے پیشاب کے تو بقدر چوڑائی قعر کف دست کے معاف ہے
 بمعنی سابق اور قعر کف دست انگلیوں کے جوڑوں کے اندر کی مقدار ہے اس کی پہچان کا یہ طریقہ
 ہے کہ پانی سے چلو ہر کے ہاتھ کو چڑا کرے جب قدر ہتھیلی کی جگہ میں پانی باقی رہے وہی
 مقدار قعر کف کی ہے مسئلہ نجاست خفیفہ تمام بدن اور تمام کپڑے کی چوتھائی سے کم
 معاف ہے اور پوری چوتھائی ہو تو دہونا اسکا ضرور ہے جیسے پیشاب حلال جانور و نکا
 شیخین کو نزدیک مثل بکری گائے اونٹ وغیرہ کے اور گھوڑے کا پیشاب بھی نجاست خفیفہ ہے

اور امام محمدؒ کے نزدیک پیشاب حلال جانور اور گھوڑے کا پاک ہے اسی طرح لید اور گوبر اور
اڑتے جانور کی جسکا گوشت حرام ہے نجاست خفیفہ ہے اور خون مچھلی کا اور رال گدھے
اور خچر کی معاف ہے بلکہ مذہب صحیح کے موافق یہ چیزیں پاک ہیں اور معاف ہیں وہ
چھٹیس آدمی کے پیشاب کی جو سوئی کے سر یا نا کے کے برابر ہوں یہ معافی
سبب ضرورت کے ہے کہ اس سے بچا دشوار ہے فائدہ نجاست غلیظہ امام اعظم
رحمۃ اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ ہے جس میں دو نص متعارض ہوں اور اس سے قناب
میں حج نہو اور صاحبین کے نزدیک عدم تعارض کے ساتھ اختلاف مجتہدین معاصرین
اور ائمہ سابقین کا بھی اس میں نہو اور نجاست خفیفہ عند الامام وہ ہے صہین و نص متعارض ہوں اور صاحبین کے
زودیک تعارض کیساتھ اختلاف سابق ہی ہو مسلمہ جو نجاست جسم دار ہو اس سے پاکی حاصل ہوتی ہے
اسکا جسم و کرئیے اور جیسی تہی ہو کہ لفظ نہ آئے مثل پیشاب کو اس سے پاکی حاصل ہوتی ہے اس کے
نکال جانے سے بچان غالب اگر چہ آٹھ ہی بار میں گمان حاصل ہو اور دسواں لے
کو تین بار و ہونے سے پاکی کا حکم دیا جائیگا فائدہ پہلے جو فرق درمیان غلیظہ اور
خفیفہ کے قدر متقال اور چوتھائی سے کم کا لکھا ہے وہ حکم کپڑے اور بدن کا ہی
لیکن پانی یا اور کسی تہی چیز میں تھوڑی سی نجاست پڑنے سے وہ کل ناپاک ہو جاتی ہے
اگرچہ خفیفہ ہو مگر حرام پرندے کی بیٹا اگر کنوئیں میں پڑے تو اس سے کنواں ناپاک
نہیں ہوتا مسلمہ پاک ہوتا ہے دودھ اور شہد اور شیر و خرما اور تیل تین باجوش
دینے سے اس طور پر کہ بقدر پانچویں حصے شے مذکورہ ناپاک کے پانی اس میں ملائی
اور آگ پر رکھے یہاں تک کہ وہ پانی جلجلا سے پھر دوسری بار اُسے قدر پانی ملائے اور
جلالے پرتیسری بار اسی طرح کرے مسلمہ کنوئیں میں جب وہ نجاست گرے
جو جاندار نہیں اگرچہ خفیفہ ہو یا ایک ہی قطرہ پیشاب یا خون کا ہو یا مرے کنوئیں میں
وہ جاندار و اں خون والا جو آبی یعنی پانی کا نہیں اور وہ مردہ پہولے یا اُسے
مال جڑ جائیں یا وہ ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے تو ان سب صورتوں میں بعد نکالنے
شے ناپاک کے تمام کنوئیں کا پانی نکالا جائے لیکن در صورت دشواری نکالنے

تمام پانی کے دو سو سے تین سو ڈول تک باقی نکالا جائے اور اگر مردہ کنوئیں میں نہ پہولا ہو نہ پہٹا ہو اسکے بال بڑے ہوں تو وہ کہیں گئے کہ آدمی یا مثل اسکے ہے تو تمام پانی نکالا جائیگا اور در صورت مشقت کے دو سو سے تین سو ڈول تک نکالے جائینگے اور بکری کا بچہ اور میٹر کا بچہ اور آدمی کا حمل ان سب کا حکم مثل آدمی کے ہے اور کبوتر اور بلی اور مرغی اور مائدہ انکے میں وجوہ چالیں ڈول نکالے جائیں اور ساڑھ ڈول مستحب ہیں اور جو حڑیا چوہا مثل انکے ہو تو بیس ڈول نکالنا واجب اور تیس مستحب ہیں **فائدہ** ٹانگے جو سورت وغیرہ میں کہود کے بارش کا پانی اُس میں جمع کرتے ہیں انکا حکم بھی کنوئیں کا سا ہے ورنہ مختار میں ہے وَعَنِ الْقَوَائِدِ أَنْتِ الْجَبَّتِ الْمَطْمُوعَةِ الْكُفَّةِ فِي الْأَرْضِ كَالْبَيْرِ وَعَلَيْهِ فَالْصُّحُوحُ وَالزَّرِيرُ الْكَلْبُورُ مِنْهُ كَالْبَيْرِ فَافْتَنُوا هَذَا التَّحْقِيقَ یعنی مصنف نے فوائد سے نقل کیا کہ مشہور حساب کا زیادہ حصہ زمین کے اندر مدفون ہو مثل بکر کے ہے پس اس بنا پر بڑے حوض اور بڑے ٹھکے سے بھی پانی مثل پیر کے کیسچا جائیگا تیس غنیمت سمجھو اس تحریر کو فائدہ ڈول مذکور سے مراد درمیانی ڈول ہے جو اُس کنوئیں پر دھتا ہو اور اگر نہ رہتا ہو تو ایسا ڈول جس میں ایک صاع پانی سمائے (جسکا سورتی وزن نو سیر کا تخمینا ہوتا ہے) بنا کے پانی کھینچیں اور جو ڈول صاع سے کم یا زیادہ ہو تو اسکا حساب صاع پر کر لیا جائے مسئلہ جو جاندار کہ کبوتر سے جسم میں کم اور چوہے سے زیادہ ہو تو اسکا حکم کنوئیں میں گرنے کے بارے میں چوٹے جافور یعنی چوہے کا دیا جائیگا مسئلہ جو چوہے مانند ایک کے ہیں یعنی بیس ڈول سے تیس تک اس میں نکالے جائینگے۔ مسئلہ دلیاں مثل بکری کو ہیں یعنی تمام کنوئیں کا پانی انکے گرنے اور مرنے سے نکالا جائیگا۔ مسئلہ بلی چوہے کے ساتھ کنوئیں میں گرے تو در صورت مرنے کے چالیں ڈول نکالے جائینگے فائدہ جسوقت کنوئیں میں بجااست کا گڑا معلوم ہوگا اسی وقت سے پانی کی ناپاکی کا حکم دیا جائیگا موافق قول صاحبین کے مثلاً جمعہ کے روز دس بج کر کنوئیں میں مردہ نظر آیا تو اسی وقت سے پانی ناپاکی سمجھا جائیگا اس سے پہلے جو کچھ وضو یا غسل کیا ہو گا وہ سب درست رہیگا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّيسَ كُلَّيْهِمُ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ مسئلہ دو چار سینگیاں

اونٹ کی یا بکری کی کنوئیں میں گر پڑیں تو وہ معاف ہیں اس میں کچھ ڈول نکالنا لازم نہیں جیسا
دودھ کے برتن میں دوستے وقت کچھ مینگیاں گریں اور فوراً انکو نکال ڈالیں تو معاف ہو
مسائل جو بھٹے کے مسئلہ میں خوردہ یعنی جوٹا آدمی کا اور ایسا ہی اس
جانور کا جس کا گوشت حلال ہے اور جوٹا گھوڑے کا اور اس جانور کا جس میں خون برداں
نہیں جب کہ ان سب کے منہ نجس نہوں بذات خود پاک ہے اور بغیر کا ہی پاک کر نیوالا ہو
نجاست حکمی اور حقیقی سے مسئلہ جوٹا سور اور کتے اور پہاڑ کمانیوالے جانوروں کا
ناپاک ہے اور شراب پینے والے کا جوٹا شراب پینے کے بعد ناپاک ہے اور اگر شراب
خوار کی مونچیں اس قدر لمبی ہوں کہ انکی تمامی تک زبان نہ پہنچے تو ایسے شرابخوار کا جوٹا
ناپاک ہے اگرچہ کچھ دیر کے بعد پانی پیا ہوا سلئے کہ پانی پیتے وقت پہلے مونچے نہیں
پڑ کے اسکو نجس کر دیگی ایسا ہی بلی کا جوٹا چوہا کا نیسے بعد متصل نجس مغلطہ ہے۔ یاں
اگر بلی چوہا کا کہ اپنے منہ کو یہاں تک چاٹے کہ اس کے پاک ہو جانے کا گمان ہو تو اس
صورت میں اسکا جوٹا پاک ہے مسئلہ جوٹا باہر ہرنے والی مرغی اور اونٹ اور گائے نجاست
خوار کا اور اس پرندے کا جو درندہ ہے جیسے شکر باز شاہین جلجلی جو بچ کی پاکی معلوم نہ ہو اور
جوٹا گروں میں رہنے والے جانوروں کا پاک ہے بسبب ضرورت کے لیکن کردۂ تیر ہی
ہے اگر سوا اسکے اور پانی ملے اور اگر پانی انکے جوٹے کے سوا نہ ملے تو مکروہ ہی
نہیں ہے مسئلہ گدہ ہے اور خچر کا جوٹا اپنی ذات سے پاک ہے لیکن اسکے پاک کرنے
میں شک ہے پس اگر پانی سوا انکے جوٹے کے نہ ملے تو پہلے وضو کر کے پیرتیم کرے
مسئلہ ہر چیز کے پینے کا حکم مثل اسکے جوٹے کے ہے مسائل نماز کے۔
نماز چھ گیارہ فرض عین ہے ہر ایک مسلمان عاقل بالغ پر اور دہل برس کی عمر والے لڑکے کو
نماز کے ترک پر ہاتھ سے مارنا واجب ہے اسلئے کہ حدیث شریف میں انکے مایہ نیک
حکم آیا ہے اور نماز کا منکر کافر ہو جاتا ہے اور اسے قصد کستی سے چھوڑنے والا
فاسق ہے اسے قتل کرنا چاہئے یہاں تک کہ نماز پڑھے اور امام شافعی کے نزدیک
ایک وقت کی نماز ترک کر نیوالے کو قتل کرنا چاہئے اور پورے طور سے عین وقت

پر جماعت کے ساتھ امام کے پیچھے نماز کا ادا کرنا اور اگر نیا لایا گیا مسلمان گنا جائیگا مسئلہ وقت نما
 فجر کا صبح صادق سے شروع ہوتا ہے اور آفتاب کے نکلنے سے ورا پہلے ختم ہوتا ہے
 فائدہ صبح کی دو قسمیں ہیں۔ صادق اور کاذب صبح کاذب ایک لمبی سفیدی ہے
 بیٹریے کی دم کی طرح جو مشرق کی طرف سے ظاہر ہو کے تھوڑی دیر میں مٹ جاتی
 ہے اور وہاں سیاہی ہو جاتی ہے اسی سبب سے اسے کاذب بمعنی اچھوٹے
 کے کہتے ہیں اور اس وقت تک نماز عشا کا وقت اور روزہ دار کے لئے سحری کا وقت
 باقی رہتا ہے فجر کی نماز اس وقت درست نہیں صبح صادق وہ سفیدی ہے جو
 افق یعنی آسمان کے کنارے میں مشرق کی طرف پھیلی اور چوڑی ہو کے دم دم بڑھتی
 جاتی ہے اور ظہر کا وقت آفتاب کے ڈھلنے سے شروع ہوتا ہے اور تمام ہوتا ہے
 اس وقت کہ جب ہر چیز کا سایہ دو چند ہو جائے سو اسایہ اصلی کے موافق روایت مشہورہ
 حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے اور نزدیک صاحبین اور ائمہ ثلاثہ رحمہم اللہ
 تعالیٰ کے ظہر کا وقت تمام ہوتا ہے جب کہ ہر چیز کا سایہ اُسکے برابر ہو جائے سو اسایہ
 اصلی کے۔ اور امام صاحب سے بھی ایک روایت اسی کے موافق ہے فائدہ
 زوال کے وقت جب قدر سایہ ہر چیز کا ہوا سے سایہ اصلی کہتے ہیں۔ پس مصلیٰ کے لئے
 بہتر یہ ہے کہ سو اسایہ اصلی کے ایک سایہ ہونے سے پہلے ظہر کی نماز ادا کرے تاکہ
 تاکہ بالاتفاق نماز ادا ہو ورنہ اکثر لوگ کے نزدیک قصا ہوگی۔ اور اول وقت عصر کا
 ظہر کے وقت کے بعد دو بونوں قولوں کے موافق شروع ہوتا ہے اور غروب
 آفتاب تک رہتا ہے اور ابتدا وقت مغرب کی غروب آفتاب سے ہوتی ہے
 اور غروب شفق تک اُسکا وقت رہتا ہے اور شفق صاحبین اور ائمہ ثلاثہ کے
 نزدیک وہ سُرخی ہے جو بعد غروب آفتاب کے مغرب کی طرف رہتی ہے اور
 اسے طوف امام صاحب نے بھی رجوع کیا ہے اور وقت عشا کا غروب شفق سے
 شروع ہوتا ہے اور طلوع صبح صادق تک رہتا ہے اور وتر کا وقت بھی یہی ہے لیکن
 عشا کے فرض سے پہلے وتر کا ادا کرنا درست نہیں مسئلہ تین وقتوں میں نماز کا ادا کرنا

مکروہ تحریمی ہے خواہ وہ کیسی ہی نماز ہو یا واجب یا قضا یا جازے کی یا سجدہ
 تلاوت یا سجدہ سو۔ ایک طلوع آفتاب کے وقت لیکن عوام کو اس وقت ہی فجر کی نماز
 سے روکنا نہ چاہئے اس واسطے کہ وہ بالکل چوڑے دینگے اور جو ادا کہ بعض مجتہدین کے
 نزدیک جائز ہو گو اس مفتی کے مذہب میں منودہ عمل کے بالکل چوڑے دینے سے بہتر ہے
 دوسرے ٹیک دوپہر کے وقت لیکن جمعہ کے نفل اس وقت ہی بقول امام ابو یوسفؒ
 مکروہ نہیں اور اسی پر فتویٰ ہے تیسرے غروب آفتاب کے وقت مگر اس روز کی عصر
 کی نماز مکروہ نہیں مسئلہ وقتوں میں نماز نفل اور نذر اور طواف کی مکروہ ہے
 ایک بعد طلوع صبح صادق سو اس وقت فجر کے دو سرے بعد ادا سے فرض صبح طلوع
 آفتاب تک تیسرے بعد نماز عصر کے چوتھے بعد غروب کے پہلے نماز مغرب کے پانچویں
 جمعے کے خطبے کے وقت چھٹے وقت اقامت کے مگر فجر کی سنتیں اگر خوف جماعت
 کے فوت ہونیکا نہ تو جماعت جانیکی سو اعلیٰ حد کسی مقام میں ادا کرے ساتویں عید
 کے خطبے کے وقت آٹھویں کسوف کے خطبے کے وقت نویں ہفتا کے خطبے
 کے وقت مسئلہ سوا فرض وقت کے تنگ وقت میں نماز مکروہ ہے اور ایسے ہی
 پیشاب یا پائسخانہ دبا کے نماز پڑھنا مکروہ ہے مسئلہ دو فرض نماز و نگو ایک وقت میں
 جمع کرنا بعد سفر یا بارش ہمارے مذہب جعفری میں درست نہیں ہاں امام شافعی رحمہ اللہ
 کے نزدیک درست ہے۔ انہیں کے قول پر بسبب ضرورت کے علماء حرمین
 نے مکہ معظمہ سے مدینہ طیبہ تک کے سفر میں جمع کرنے دو نمازوں یعنی ظہر و عصر کا اور
 مغرب و عشا کا فتویٰ دیا ہے پس ریلوے کے مسافروں کو چاہئے کہ نماز اپنے وقت
 پر ادا کرتے رہیں گو گاڑی ہی میں کیوں نہ ہو اور اگر ضرورت شدید ہو کہ فوت نماز کا خوف
 ہو تو جمع کر لیا کریں اسلئے کہ وہ ادا جو بعض کے نزدیک جائز ہو عمل کے بالکل چوڑے
 دینے سے بہتر ہے اکثر لوگ اس مسئلے سے غافل ہیں اور نمازیں ریلوے پر چٹکتے ہیں
 اللَّهُمَّ وَفَّقْنَا لِمَا حَبَّبْتَهُ وَتَرَكْنَا لِمَا حَبَّبْتَهُ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ سَائِلُ ذَانِكَ
 فَرَاغُ نَجَّانَہ کے لئے انکو وقتوں میں اذان اور اقامت کناوردونکے واسطے سنت مؤکدہ ہے اور

جائز ہے اذان اس لرکے کی جو بلوغ کے قریب ہو اور اندھے اور ولد الزنا اور وہتقی
 کی اور اذان کے ثواب کا مستحق جب ہو گا کہ اذان کا طریقہ مسنونہ جانتا ہو اور نماز کے
 وقت کو پہچانتا ہو مسئلہ کردہ ہے مسافروں کو اذان اور اقامت کا اکبار کی چوڑ دینا اور
 ایسا ہی صرف اقامت کو چوڑنا بھی کردہ ہے ہاں اگر فقط اذان کو چوڑے تو کراہت
 نہیں ہے مسئلہ جو شخص کہ اپنے گھر میں شہر کے اندر اکیلا جماعت کے ساتھ نماز پڑھتا ہو
 اور وہاں مسجد ہو تو اس کے لئے اذان و اقامت کا ترک کرنا کردہ نہیں مگر کی اذان و
 اقامت اس کو کافی ہے مسئلہ جو شخص مسجد میں بعد ہو جائے جماعت کے نماز پڑھے تو اس کو
 اقامت کنا سنت نہیں لیکن اگر وہ مسجد پر سر راہ ہو تو اس میں اعادہ اذان و اقامت کا
 مضائقہ نہیں مسئلہ اذان کے سننے والے کو اس کی اجابت واجب ہے اجابت کے
 معنی یہ ہیں کہ جو کچھ یوزن کے موسامع بھی کہے لیکن حتیٰ علی الصلوة حتیٰ علی الفلاح کہ جواب
 میں لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہے اور الصلوة خیر من النعمہ کے جواب میں صدقت و کذبت کہو
 مسئلہ بعد نام ہونے اذان کے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پرورد و پڑھنے کے یہ دعا ہے
 اللَّهُمَّ رَبِّ هَذِهِ الدَّعْوَةُ التَّامَّةُ وَالصَّلَاةُ الْقَائِمَةُ اِنَّ مُحَمَّدًا الْوَسِيْلَةُ وَالْفَقِيْدَةُ وَالْبَعْتَةُ
 مَعَكُمْ اَمْحَسُوْا اِنْ اَلَدِيْ وَعَدْتُهُ اِنَّكَ لَا تَخْلِفُ الْمِيْعَادَ مسئلہ جو کوئی اذان کی وقت
 مسجد میں موجود ہو تو اس پر اجابت واجب نہیں مسئلہ حالت حیض و نفاس میں اور کمانا کمانے
 وقت اور نماز جنازہ اور علم سکھانے اور سیکھنے اور پائخانے میں ہونے اور جاع کی وقت
 ان سب حالتوں میں اذان کا جواب نہ دے ہاں اگر قرآن شریف پڑھتا ہو تو اسے متوقف
 کر کے جواب دے مسئلہ اقامت کا جواب دینا مستحب ہے مثل اذان کے جواب دے
 لیکن وقت کہنے فک قَامَتِ الصَّلَاةُ کے اَقَامَهَا اللّٰهُ اَدَامَهَا کے مسئلہ نماز کی چند باتیں
 ہیں پاکی بدن کی دونوں قسم کے حدث یعنی حدث اصغر و اکبر سے یعنی مصلیٰ یوضو اور بے غسل
 منو۔ ایسا ہی پاکی بدن کی نجاست غلیظہ و خفیفہ کے اس مقدار سے جو مانع نماز کی ہو یعنی ایک
 درم سے زائد غلیظہ میں اور ربع یعنی چوتھائی خفیفہ میں اسی طرح پاکی کپڑے کی اور پاکی مکان کی
 یعنی نماز کی دونوں قدم اور سجدے کی جگہ پاک ہونا چاہئے اسی طرح ستر عورت یعنی چھپانا اپنی

شرنگاہ کا اس کی حد مرد کے لئے ناف کے نیچے تک ہو اور لونڈی کی شرنگاہ کا حکم مثل مرد کے ہے
 پیٹ اور پیٹھ کے ساتھ اور پہلو لونڈی کا پیٹ اور پیٹھ کے تابع ہے اسکو بھی چپائے اور آزاد
 عورت کا تمام بدن شرنگاہ ہے سوا چہرے اور دونوں ہتھیلیوں اور دونوں قدم کے اور
 جو ان عورت کو مردوں کے درمیان چہرہ اکھولنے سے منع کیا جائے اسلئے کہ فتنے کا در سے
 اسی طرح نماز کی نیت کرنا بھی شرط ہے اگر وہ تحریم سے پہلے ہو تو جائز ہے جب تک نیت اور تحریم کے
 درمیان کوئی عمل غیر مناسبت طبع ہکانہ پایا جائے مثل کہانے پینے کے اور بعد تحریم کے نیت
 کا اعتبار نہیں اور فرض نماز میں نیت کے وقت تعیین کرنا ضرور ہے مثلاً ظہر کی فرض نماز یا عصر
 کی اور مقتدی کو اقتدا کی نیت ضرور ہے یعنی یوں راہ کرے کہ امام کے پیچھے نماز
 پڑھتا ہوں اسبطح توجہ قبلہ کی طرف شرط ہے فرائض نماز کے۔ پہلا فرض تحریم ہو
 قیام کی حالت میں مثل اللہ اکبر کہنے کے پس جو شخص امام کو رکوع میں پائے اسکو چاہئے کہ
 سیدہ اکبر ہو کے تحریم کلمے رکوع میں شامل ہو اگر جبکا ہو رکوع کے نزدیک تحریم کہیگا تو
 نماز درست نہوگی اور گونے پر تحریم کہنا فرض نہیں دو شر اکڑا ہونا ایسا سیدہ اکبر ہو کا اگر
 دونوں ہاتھ پہلائے تو گھٹنوں تک نہ پہنچیں یہ قیام فرض ہے نماز فرض اور نماز نذر اور
 سنت مجزئیں اس شخص پر جسکو قیام اور سجدے پر قدرت ہو پس اگر کوئی کھڑے ہونے
 کی طاقت رکھتا ہو اور سجدہ نہ کر سکتا ہو تو وہ بیٹھ کر اشاریے سے سجدا نماز پڑھے تیسرا
 قرآن کا پڑھنا جسکو اس پر قدرت ہو چوتھا رکوع یا پچواں سجدہ کرنا اپنی پیشانی اور دونوں
 قدموں سے اور ایک انگلی کا لگانا دونوں پاؤں سے شرط ہے سجدے کے درست ہونے کی
 چھٹا اخیر کا قاعدہ بقدر پڑھنے التَّحِيَّاتُ کے عَدَّةٌ دَرْسُوکَہ تک ساتواں نمازی
 کا باہر آنا نماز سے کسی کام کے ساتھ واجبات نماز کے۔ ایک پڑھنا سورہ فاتحہ یعنی
 الحمد کا آخر تک دوسرے اُسکے ساتھ ملانا چوٹی سورت کا مثل انا اعطینا کو
 یا جو اُسکے برابر ہو یعنی تین آیتیں چوٹی ہوں یا ایک بڑی اسکا ملانا فرض کی پہلی دو
 رکعتوں میں اور نفل اور وتر کی سب رکعتوں میں چاہئے تیسرے معین کرنا و ایت
 کا فرض کی پہلی دو رکعتوں میں چوتھے مقدم کرنا سورہ الحمد کو اور سورتوں پر۔

یا نحو اش کر نہ پڑھنا سورہ فاتحہ کا سورت کے ملانے سے پیشتر پہلی دو رکعتوں میں چھوٹا
 لحاظ رکھنا ترتیب کا اُن افعال میں جو ہر رکعت میں کر رہے ہوتے ہیں مثل سجدے کے۔
 ساتویں لحاظ رکھنا ترتیب کا درمیان قرات اور رکوع کے اٹھویں تعدیل ارکان یعنی رکوع
 اور سجدہ میں اعضا کو قرار دینا بقدر سہانہ کہنے کے ایسا ہی تعدیل ارکان واجب ہے سر
 اٹھانیں رکوع اور سجدے سے یعنی قوے اور جلسے میں۔ پس جو کوئی رکوع اور سجدے
 کے درمیان قوے کو اور علی ہذا دو سجدوں کے بیچ کے جلسے کو ترک کرے گا تو نماز اُس کی مکروہ تکبیہ
 ہوگی موافق تحقیق کمال الدین محقق کے نوں قعدہ پہلا اگرچہ نقل میں ہر دو سوویں پہلے قعدہ میں
 التیات کو عکلاً دہسوں کہ سے زیادہ نہ پڑھنا گیا رہوین دونوں قعدوں میں التیات کو
 در سوئہ تک پڑھنا یا رہوین التیات کا لفظ دوبارہ کنایت رہوین وتر میں قنوت پڑھنا۔ ایسا ہی کبیر
 قنوت کی واجب ہے اور قنوت مطلق دعا ہے خصوصیت کسی دعاے خاص کے وجوب میں
 نہیں چودھویں دونوں عیدوں میں چہ تکبیریں کنایتیں پہلی رکعت میں سوائے تکبیر تحریمیہ
 اور تین دوسری رکعت میں بعد قرات کے رکوع سے پہلے سوائے تکبیر رکوع کے پندرہویں
 امام پکار کے قرات کرے فجر مغرب عشاء وغیرہ جن نمازوں میں کہ پکار کے پڑھنا آیا ہو اور آئینہ
 پڑیں سب یعنی امام ہو خواہ اکیلا ظہر و عصر وغیرہ میں فائدہ اگر نماز میں فرض ترک کرے گا تو نماز
 فاسد ہو جائیگی اسکا دوبارہ پڑھنا فرض ہے اور واجب کہ ترک سے فاسد نہ ہوگی بلکہ سجدہ ہو
 واجب ہوگا اگر واجب کو ہو لکھ چھوڑا ہو اور اگر عمدہ اچھوڑا یا در صورت ہو لئے کے سجدہ سو
 نہ کیا تو دونوں صورتوں میں نماز کا دہرا نا یعنی دوسری بار پڑھنا واجب ہے اگر دوبارہ
 نہ پڑے گا تو گنہگار ہوگا اسبیض جو نماز کراہت تحریمی کے ساتھ ادا کی ہو اسکا اعادہ
 واجب ہے جیسے پیشاب یا یا نجانہ خوب روک کے نماز پڑے تو اسکا اعادہ واجب ہے
 سُنن نماز کے سنت مؤکدہ وہ کام ہے جسکو رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے
 ہمیشہ کیا اور کبھی نہ ترک کیا اگرچہ ترک حکمی ہو یعنی اسکے ترک پر اتھا نہ کیا ہو خود ترک نہ کیا ہو
 تو یہ عدم اتھا ترک حکمی ہے اور سنت کا حکم یہ ہے کہ ثواب دیا جائیگا اسکے کرنے پر اور ملامت
 ہوگی اس کے ترک پر سنت مؤکدہ کے ترک سے نہ تو نماز فاسد ہوتی ہے نہ

سجدہ سہو واجب ہوتا ہے لیکن بُرائی کا موجب ہے یعنی اگر کسی نے سستی کی راہ سے سنت کو چھوڑا اور اُسے حقیر نہ سمجھا تو بُرا کیا اور اگر سنت کو حقیر سمجھ کے چھوڑے گا تو کافر ہو گا اور فقہانے لکھا ہے کہ ترک سنت کی بُرائی گراہت تحریمی سے کتر ہے اور فقہاء میں وضو کی نیت کی نسبت یہ لکھا ہے کہ **وَيَا حُدَيْدَةَ لَکْھَا** یعنی وضو کر نیو الا نیت کے نہ کرنے سے گنہگار ہو گا پس معلوم ہوا کہ سنت کے تارک کے گنہگار ہونے میں اختلاف ہے پس نہ افاق میں اس اختلاف کو یوں دفع کیا ہے کہ اگر سنت مؤکدہ کے ترک کی عادت کر لے تو گنہگار ہے ورنہ نہیں لیکن بلاشبہ قابل ملامت ہے اور سنت ہے دونوں ہا اٹھاتا تکبیر تحریم کے لئے اور دونوں ہاتھوں کی انگلیاں تکبیر کے وقت کھلی رکھنا اور سنت ہے تکبیر کے وقت اپنے سر کو جھکانا اور سنت ہے امام کو چلا گئے تکبیر کہنا تاکہ مقتدیوں کو نماز کے شروع اور ایک حال سے دوسرے حال کی طرف منتقل ہوئیے آگاہی ہو۔ اور سنت ہے **سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ** آخر تک پڑھنا اور سنت ہے **أَعُوذُ** اور **بِسْمِ اللّٰہِ** اور **مِنْ** چپکے سے کہنا۔ اور سنت ہے ہنسنے ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھنا مردوں کے لئے۔ اور سنت ہے تکبیر رکوع کی اور رکوع میں تین بار تسبیح کہنا۔ اور سنت ہے رکوع میں پکڑنا اپنے دونوں زانو کا دونوں ہاتھوں سے انگلیاں پیلا کے مردوں کے لئے اور عورتوں کے لئے انگلیوں کا کشادہ رکھنا چاہئے اور نہ پکڑنا زانو کا بلکہ ہاتھ گھٹنوں پر رکھیں اور سنت ہے رکوع سے اٹھتے وقت **سَمِیْعَ اللّٰہِ** چمکا کہنا امام اور تہنا کو اور **سَمِیْعَ اللّٰہِ** مقتدی ہے اور سنت ہے سجدے کی تکبیر کہنا اور اسیں تین بار **سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی** کہنا اور دونوں ہاتھ اور زانو سجدے میں زمین پر رکھنا اور قعدے میں دھنسنے پاؤں کو کھرا کر نامزد دھنسنے لئے اور بائیں پاؤں کو بچھانا اور مسنون ہے درود پڑھنا رسول کریم علیہ آلہ الصلوٰۃ والسلام پر قعدہ اخیرہ میں اور دعا سے خیر کرنا اپنے حق میں اور اپنے ماں باپ کے حق میں اور سب مسلمان مرد و زن کے حق میں آداب نماز کے ادب و فعل ہے کہ اُسکے کرنے سے ثواب ہے ہاتھ اور ترک اسکا بُرائی کا موجب ہے اور نہ عتاب کا باعث جیسے چھوڑنا سنت زائدہ کا

کہ مکروہ نہیں ہے سنت زائدہ وہ ہے جسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بطور عادت
 کے کیا ہو جیسے آپ کی سیرت لباس اور نشست و برخاست میں یا نماز چاشت کی اور اسکے
 مقابل سنت مہدی یعنی سنت مؤکدہ ہے جیسے اذان اور جماعت - ادب یہ ہے کہ مصلیٰ
 اپنے قیام میں سجدے کی جگہ نظر رکھے اور وقت جمائی لینے کے مہذبہ بند کر لے اور بقدر
 طاقت کمانسی رد کے اور دونوں ہاتھ آستین سے باہر نکالے اور جب مؤذن اقامت میں
حی علی الصلوٰۃ کہے تو نماز کے لئے کھڑا ہو اور قلد اقامت اقصیٰ کہنے کو وقت اگر نماز شروع
 کرے تو جائز ہے اور بعد تمام ہونے اقامت کے شروع کرے تو زیادہ بہتر ہے اس لئے کہ اس سے
 نمازیوں پر شہتہ نہ رہے گا اور مؤذن ہی امام کے ساتھ شروع کرے گا **مسئلہ** جماعت سے
 فرض نماز کا ادا کرنا مردوں کے لئے سنت مؤکدہ ہے اور بعض فقہاء کے نزدیک واجب
 اور تراویح میں جماعت سنت کفایہ ہے اور وتر میں رمضان کے جماعت مستحب ہے **مسئلہ**
 احق بامامت وہ شخص ہے جسکو علم فقہ کا زیادہ ہو اس کے بعد وہ جسے علم قرأت زیادہ ہو اس کے بعد وہ
 جسے فتویٰ زیادہ ہو اس کے بعد وہ جسکی عمر زیادہ ہو یعنی اسکا اسلام مقدم ہو **مسئلہ** امامت آخری
 اور اولیٰ الزنا اور غلام اور وہقانی ناخواندہ اور فاسق اور بدیع کی مکروہ ہے ہاں اگر اندہ ہے اور
 ولد الزنا اور غلام اور وہقانی کو بربنسبت اور مقتدیوں کے علم زیادہ ہو تو ان لوگوں کی امامت مکروہ
 نہیں ہے اور مکروہ ہے زیادہ ورازا کرنا نماز کا یعنی سنت سے زیادہ قرأت اور اذکار کا پڑھنا
 خواہ مقتدی راضی ہوں یا نہ ہوں اور فقط عورتوں کی جماعت مکروہ ہے **مسئلہ** اقتدا
 مرد کی عورت کے پیچھے ایسا ہی بالغ کی نابالغ کے پیچھے درست نہیں البتہ لعل نماز
 میں اقتدا بالغ کی نابالغ کے پیچھے مختلف فیہ ہے ہدایہ میں لکھا ہے کہ تراویح اور
 سنتوں میں لڑکے کے پیچھے اقتدا کرنا شایع الخ نے جائز کہا ہے **مسئلہ** اقتدا
 ایسے شخص کی جو معذور ہو بوجہ مرض یا ریح کے یعنی اُس کی ریح اکثر نکلا کرتی ہو یا ایسا
 شخص جس کی نکسیر جاری ہو یا وہ معذور ہو پیپ کے نکلنے سے تو ان سب کے پیچھے
 اقتدا درست نہیں علیٰ ہذا القیاس اقتدا قرآن پڑھنے والے کے پیچھے اُس اُتی کے
 حکم قرآن پڑھنے کی قدرت نہ ہو جائز نہیں ایسے ہی اقتدا اُس کی جو کپڑے پہنے ہوئے ہو

اسی طرح سے رکوع اور سجدہ کرنیوالے کی اقتدا اشارے سے نماز پڑھنے والے کے پیچھے بہت
 نہیں اسی طرح فرض پڑھنے والے کی اقتدا نفل پڑھنے والے کے پیچھے درست نہیں اسی
 طرح اقتدا ایک وقت کے فرض پڑھنے والے کی دوسرے وقت کے فرض پڑھنے والے
 کے پیچھے درست نہیں مثلاً ظہر کا ادا کرنیوالا عصر پڑھنے والے امام کے پیچھے نہیں پڑھ سکتا
 مسئلہ وضو کرنیوالا تیمم کرنیوالے کی اقتدا کرے۔ اسی طرح اعضا کا وضو کرنے والوں پر
 مسح کرنیوالے کی اقتدا کرے علی ہنایٹی پر مسح کرنیوالے کے پیچھے ہی اقتدا جائز ہے اور
 اقتدا کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والی کی بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کے پیچھے اور نفل ادا کرنیوالے
 کی فرض پڑھنے والے کے پیچھے درست ہے مسئلہ اگر نماز تمام ہونے کے بعد معلوم
 ہو کہ امام بے وضو تھا تو نماز کا دوسرا لازم ہے مفسدات نماز کے نماز کو
 چند چیزیں فاسد کرتی ہیں ایک بات کرنا خواہ عمدہ ہو یا بھولکر دوسرے دعا ایسی
 کرنا کہ آدھ سوئچی باتوں سے مشابہ ہو یعنی ایسی چیز خدا سے نکلے اسے مانگے جس کا
 بندہ نے مانگنا محال ہو جیسے کہے خدا یا تیل یا تنک دے یا کہے فلاں عورت سے
 میری شادی کرادے تیسرے کہے کہنا چوٹ کھٹے تاوہ یعنی آہ کہنا۔
 یا نحوں ردنا حرون آمیز آواز سے چہنٹے اُف کرنا یا تلف کرنا یہ چاروں پہلی چیزیں اگر
 دنیا فی مصیبت سے ہوں تو مفسد ہیں۔ اور اگر جنت و دوزخ سے ذکر سے آہ و نالہ
 وغیرہ ہو تو مفسد نہیں اسی طرح اگر سیار اپنے تئیں آہ و نالے سے نہ روک سکے تو اسکی
 ہی نماز ان چیزوں سے فاسد نہیں ہوتی ساتویں تخت یعنی کنسکھارنا بے ضرورت
 دوحرفوں سے یعنی اُح اُح کرنا بلا عذر مفسد ہے آٹھویں چہنٹنے والے کے
 جواب میں مصلی کا یوحکم اللہ کہنا نماز کو فاسد کرتا ہے نوسٹ آیت میں لقمہ دینا غلام
 کو یعنی امام اگر قرأت میں کچھ خطا کرے اور مقتدی اسے لقمہ دے تو اس سے نماز
 فاسد نہیں ہوتی البتہ اگر لقمہ کسی غیر کو دے خواہ وہ باہر نماز کے ہو یا نماز میں تو اس
 سے لقمہ دینے والی نماز فاسد ہوتی ہے دسویں سلام کسی کو کرنا جواب سلام کا دینا
 گیارہویں کہنا اسی طرح پینا توڑا ہو یا بہت دانت ہو یا بھولکر۔ مگر جب کہ اس کے دانتوں

میں کوئی کھانے کی چیز لگی ہو اور وہ مقدار میں چنے سے کم ہو تو اس کے نکل جانے سے نماز
 فاسد نہیں ہوتی البتہ اگر اسکو چھایا گیا تو فاسد ہوگی بارگاہوں قرآن شریف دیکھ کے قرأت
 کرنا امام اعظم کے نزدیک نماز کو فاسد کرتا ہے اور صاحبین کے نزدیک ساتھ کراہت کو
 جائز ہے تیسریوں کسی کے سوال کا جواب کلمہ لا الہ الا اللہ یا تسبیح یا تکبیر سے دینا مفید
 نماز ہے مگر وہ وقت نماز کے مصلیٰ کا اپنے کپڑے یا بدن یا کندوں سے کسی نا اہلی
 چکانا۔ آنتہ کو لے پر رکنا۔ داسنے یا اس التفات کرنا یعنی چہرہ اسارا یا تنویر اسامیر کے
 نماز میں یکینا۔ کتوں کی سی شہیک بیٹنا۔ جس کی تفسیر طحاوی نے یوں بیان کی ہے کہ
 دونوں کو لموں پر بیٹھے اور انوں کو کتر کر کے دونوں گھٹنوں کو چھاتی سے لگالے اور
 دونوں ہاتھ زمین پر رکھے سجدے میں دونوں ہاتھ بچانا۔ چار زانو یعنی پالتی مار کے بدن
 عذر کے نماز میں بیٹنا۔ البتہ نماز کے باہر یشت کردہ نہیں۔ سلام کا جواب ہاتھ یا سر
 کے اشاریے دینا۔ سر کے بالوں کا جوڑا ہنا کے سر پر رکنا۔ اسنے کپڑے کو اوپر اٹھانا
 اگرچہ مٹی میں بہرنے کے خیال سے ہو۔ چادر کے کنارے کو بے ضرورت بدن سے
 لپٹنا اور اگر گھسے کے بند نماز میں باندھنا۔ آنکھوں کا نماز میں بند کرنا۔ مگر شروع کے سبب
 ہو تو مضائقہ نہیں جائی لینا جس کپڑے میں جاندار کی تصویر ہو اسکا پہنا۔ نمازی کے
 سر کے مقابل چہت میں یا سامنے یا داسنے یا بائیں یا سجده کی جگہ میں جاندار کی تصویر
 کا ہونا۔ شمار کرنا آیات و تسبیحات کا انگلیوں سے۔ امام کا محراب میں تنہا کھڑے
 رہنا۔ البتہ اگر اسکے قدم باہر ہوں اور سجده محراب میں کرے تو مضائقہ نہیں مسائل
 و تراویح اور نوافل کے جاتا چاہئے کہ ہر سنت نقل ہے۔ اور اسکے برعکس نہیں
 ہو سکتا یعنی ہر سنت نہیں ہوتی اور وتر واجب ہے اسکا طریقہ حنفی مذہب میں یہ ہے
 کہ تین رکعتیں اس طور سے پڑھے کہ دو رکعت پڑھے بیٹھے اور تشہد پڑھے تیسری رکعت
 کے لئے اٹھے اور سورہ فاتحہ کے ساتھ کوئی سورت پڑھ کے اللہ اکبر کہے اور
 وعاء قنوت جو مشہور ہے پڑھے اور جس شخص کو دعائے قنوت نہ یاد ہو وہ سربنا اتنا فی اللہ
 حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ پڑھے یا اللَّهُمَّ عِزِّيْ بَارِكُوْ

یا تین بار یا رب کہے بعد اسکے تکبیر کے رکوع کرے پر سجدے کے بعد تشہد پڑھے
 سلام پیرے مسئلہ سبق یعنی جس شخص کی ایک یا دو رکعتیں وتر کی امام کے ساتھ فوت
 ہوئی ہوں تو وہ فقط امام کے ساتھ قنوت پڑھے یعنی امام کے ساتھ تیسری رکعت میں قنوت
 پڑھے بعد اسکے باقی نماز ادا کرنے میں قنوت نہ پڑھے مسئلہ جب کوئی حادثہ شہر میں واقع
 ہو تو اس وقت میں امام کو چاہئے کہ جہری نمازوں میں قنوت پڑھتا رہے یعنی مغرب و عشاء
 فجر میں فائدہ پانچ باتوں میں امام کی متابعت کی جائے یعنی اگر امام اٹکو کہے تو مقتدی
 بھی کرے اور اگر امام نہ کرے تو مقتدی بھی نہ کرے۔ اول قنوت پڑھنا دوسرے قعدہ
 اولے تیسرے تکبیر یعنی چوتھے سجدہ تلاوت پانچویں سجدہ سو۔ کہ اگر امام ان چیزوں کو
 کرے تو مقتدی بھی کرے اور اگر سو اُس سے رہ جائیں تو مقتدی بھی چوڑ دے اور امام
 کی متابعت کرے اور چار چیزیں ایسی ہیں کہ ان میں امام کی متابعت نہ کی جائے یعنی اگر امام اٹکو
 کرے تو مقتدی نہ کرے اول زیادہ کرنا تکبیر عید کا مثلاً اگر امام چوتھی بار تکبیر کہے تو مقتدی نہ کرے
 دوسرے زیادتی تکبیر چارہ کی یعنی اگر امام چار تکبیر سے زیادہ نماز جاریہ میں کہے تو مقتدی اس
 کی متابعت نہ کرے تیسرے زیادتی کسی رکن کی مثلاً امام نے دو بار رکوع کیا تو اس میں بھی
 متابعت نہ کرے چوتھے امام کا کٹا ہو جانا پانچویں رکعت کے لئے اس میں بھی اقتدا نہ کرے
 پس اگر امام چوتھی رکعت پر بیٹھ کے تشہد پڑھے اُسے تو مقتدی بیٹھا انتظار کرے اگر
 امام بیٹھ کے سلام پیرے تو اُس کے ساتھ سلام پیرے اور اگر امام نے پانچویں رکعت کا
 سجدہ کیا تو مقتدی اکیلا سلام پیرے اور اگر چوتھی رکعت پر امام نہ بیٹھا ہو بغیر قعدہ اخیرہ کے
 اٹھا ہو تو مقتدی انتظار کرے پس اگر امام پانچویں رکعت کے سجدے سے پہلے بیٹھا تو مقتدی
 امام کی کرے یعنی اُس کے ساتھ سلام پیرے اور اگر پانچویں رکعت کا سجدہ کر چکا تو سب کی نماز
 فاسد ہو گئی مقتدی کو اکیلے تشہد اور سلام سے کچھ فائدہ نہ ہو گا اور آٹھ چیزیں وہ ہیں جن میں امام
 کی متابعت واجب نہیں ہے بلکہ ان چیزوں کو کرنا چاہئے خواہ امام کرے یا نہ کرے تا کہ
 اٹھانا تحریم کے لئے۔ ثانی پڑھنا یعنی سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی رَسُوْلِكَ
 امام سورہ فاتحہ میں ہو نماز سر ہو میں اور مغرب و عشاء و فجر میں امام کے قرائت شروع کر نیو

بعد ثانیہ پڑھے۔ تکبیرات انتقال سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کُنَا یعنی اگر امام نے سَمِعَ اللّٰهُ
 لِمَنْ حَمِدَهُ کُنَا چوڑا یا تو مقتدی سَرَّ بِنَا لَکَ اُحْمَدُ کہے۔ تسبیح یعنی رکوع اور سجدے
 میں تسبیحات پڑھتا رہے جب تک امام ان میں ہو۔ تشہد یعنی اگر امام قعدے میں تشہد
 نہ پڑھے تو وہی مقتدی کو پڑھنا چاہئے۔ سلام یعنی نماز کے آخر میں امام نے سلام نہ پیرا
 بلکہ سجدے چلا گیا یا بول اُٹھا تو مقتدی سلام ہمیں۔ تکبیر تشریق۔ یعنی غننے کی تسبیح
 کے فرض پڑھنے کے بعد تکبیر کُنَا۔ اگر امام نہ کہے تو وہی مقتدی کہے مسئلہ صبح کے فرض
 سے پہلے اور ظہر و مغرب و عشا کے بعد دو رکعتیں سنت مؤکدہ ہیں اور ظہر سے پہلے اور جمعہ
 کے پہلے اور چھپے چار چار مسئلہ نماز تراویح سنت اور نفل کی سب رکعتوں میں قرأت قرآن
 فرض ہے اور نفل نماز بیٹکر اور اگر نابلا عذر جائز ہے رمضان شریف میں بعد عشا کے وتر سے
 پہلے میں رکعت تراویح دس سلام کے ساتھ اور اگر ناسنت مؤکدہ ہے مردوں اور عورتوں
 کے حق میں اور جماعت کے ساتھ اسکا اور اگر ناسنت کفایہ ہے اور تمام رمضان میں ایک یا
 ختم قرآن سنت ہے لوگوں کی سستی سے اسکا چوڑا ناپا ہے مسئلہ تراویح میں امام و
 مقتدی ہر دو گانے میں تینا یعنی سُبْحَانَکَ اَللّٰھُمَّ پڑھیں اور قاعدہ میں امام تشہد کے ساتھ
 درود دعا پڑھے لیکن جب دیکھے کہ لوگ تنگے ہیں تو بعد تشہد کے فقط اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی
 مُحَمَّدٍ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پڑھے اور دعاؤں کو چوڑا دے مسئلہ تراویح میں چند امور جو خلاف سنت
 ہیں اُن سے بچے۔ ایک تو قرأت میں جلدی کرنا دوسرے اعوذ اور بسم اللہ کا ترک کرنا تیسرے
 رکوع اور سجدے میں اطمینان اور تسبیح کو چوڑا ناچوستے تردید جو نکلے بعد استراحت کا کل
 کرنا مسئلہ تراویح بلا عذر بیٹھ کے پڑھنا مکروہ تشریعی ہے اسی طرح مقتدی کا بیٹھ رہنا اور
 امام کے رکوع کے وقت نماز شروع کرنا مکروہ ہے مسئلہ رمضان میں وتر جماعت ہی
 پڑھی جائے اور سو اور رمضان کے اور دنوں میں وتر نفل کا جماعت سے پڑھنا مکروہ
 ہے اگر چاہے مقتدی امام کے پیچھے ہوں۔ ہاں اگر ایک یا دو ہوں تو کراہیت نہیں۔ یہ
 کراہیت جماعت نفل میں اس صورت میں ہے کہ جب امام اور مقتدی سب نفل پڑھتے ہوں
 اور اگر امام فرض پڑھتا اور مقتدی اُس کے پیچھے نفل کی نیت سے اقتدا کریں تو کچھ کراہت

نہیں اگرچہ دن میں ہوں مسائل فرض نماز کی جماعت حاصل کر نیکی
 مسئلہ اگر ایک شخص نے متافرض نماز ادا کرنی شروع کی پر اسی جگہ اسی فرض کی جماعت
 شروع ہوئی تو اُسکو چاہیے کہ اپنے فرض کو توڑے ایک سلام کے ساتھ کھڑا ہو کر اور
 امام کی اقتدا کرے تا جماعت کا ثواب حاصل ہو۔ لیکن اگر ایک رکعت اپنے فرض کی
 پڑھ چکا ہو اور وہ نماز ظہر یا عصر یا عشا کی ہو تو دوسری رکعت ملا کے سلام پیر کے
 جماعت میں ملے۔ اور اگر تین رکعتیں ظہر یا عصر یا عشا کی پڑھ چکا ہو تو اکیلا اُس نماز کو
 پورا کر کے ظہر و عشا میں نفل کی نیت سے امام کی اقتدا کرے تاکہ جماعت کا ثواب حاصل ہو
 مسئلہ اگر سنتیں ظہر کی شروع کر چکا ہو جماعت شروع ہوئی تو دو رکعت پر سلام پیر کے اقتدا
 کرے مسئلہ فجر کے فرض کی جماعت شروع ہو تو جس نمازی نے سنتیں نہ پڑھی ہوں وہ در
 صورت خوف فوت جماعت کے سنتوں کو تھوڑے اور اگر ایک رکعت جماعت کے ساتھ ملنے
 کی امید یا قعدہ ملنے کی امید ہو تو سنتوں کو نہ چھوڑے بلکہ علیحدہ مکان میں پڑھے جماعت میں کھڑے
 ہو اور فرض کی جماعت کے برابر کھڑے ہو کے سنتیں پڑھنا کر وہ ہے ہاں اگر وہاں مکان علیحدہ
 نہ ہو تو کسی ستون کی آڑ میں سنتیں پڑھے مسئلہ نمازیں جو قضا ہو گئی ہوں اوں میں اور قتیہ
 نمازوں میں ترتیب کا لحاظ رکھنا لازم ہے یعنی پہلے قضا نماز کو پڑھے بعد اسکے وقت کو ادا
 کرے مگر جب وقت و قتیہ نماز کا ٹنگ ہو ایسا کہ قضا کے پڑھنے سے وقت کے فوت کا ڈر
 ہو تو ترتیب ساقط ہے۔ یعنی پہلے وقت کو ادا کرے۔ علیٰ ہذا القیاس جب قضا کو بول
 گیا اور وقت پڑھ لی تو یہی ترتیب دے سے ساقط ہو گئی۔ اسی طرح جب قضا نمازیں چھپ
 کر ہو چکیں تو یہی ترتیب لازم نہیں فائدہ قضا کہتے ہیں ایک فرض یا واجب کے وقت گذرنے
 کے بعد ادا کرتے کو اور ادا کے معنی یہ ہیں کہ فرض یا واجب کو اُس کے وقت پر کرے پس
 و ترا کر قضا ہو گئی ہو تو اُس میں اور محضہ میں ہی ترتیب لازم ہو مسئلہ جانتا چاہیے کہ اگر
 کوئی واجب نماز کے واجبات میں سے سو اچھوٹ جائے تو نمازی پر سجدہ سو واجب ہے
 اسکا طریقہ یہ ہے کہ قاعدہ اخیرہ میں تشہد پڑھ کے ایک سلام پیر کے دو سجدے کرے
 پھر قعدہ میں تشہد اور بعد اور دو سجدے کرے دو سلام پیر کے مسئلہ اگر پاقعدہ فرض میں بول

گیا اور تیسری رکعت کے واسطے کہ اہو نے لگا ہونے پورا کرا نہیں ہوا تاکہ اسکو یاد آیا
 کہ میرے ذمے تعدہ ہے پس یہ نمازی اگر بیٹھنے کو تو ایک سہے تو بیٹھ جائے اور نشہ پڑے
 کے تیسری رکعت کے لئے اٹھے اور چکرے ہو نیکی نہ ہو تو کہ اہو جائے اور نماز تمام کر کے
 سجدہ سہو بطریق مذکور کرے مسئلہ اگر تعدہ اخیرہ کو ہو لکہ اہو گیا تو جب تک اس رکعت زائدہ کا
 سجدہ نہ کیا ہو بیٹھ جائے اور نماز تمام کر کے سجدہ سہو کرے اور اگر رکعت زائدہ کا سجدہ کر چکا تو
 ایک رکعت اور ملا کے سلام پیرے۔ یہ نماز نفل ہو جائیگی فرض کا اعادہ کرے مسئلہ جو نمازی
 ایسا بیمار ہے کہ وہ کھڑے ہو کر نماز نہیں پڑھ سکتا یا اگر کھڑا ہو تو سیاری کے بڑھانیکا خوف ہے
 تو اسے چاہئے کہ بیٹھ کے نماز گزارے مسئلہ اگر بیٹھ کے بھی نماز نہیں پڑھ سکتا تو لیٹ کر اشارہ
 سے ادا کرے۔ خواہ چٹ لیٹے یا کر دٹے۔ اور اشارہ سر سے کرے نہ آنکھوں سے اور
 نہ ہودوں سے۔ اور چٹ لیٹے کی صورت میں پانوں قبلہ رخ کرے اور گھٹنے کھڑے رکھے
 اور ذرا سر اٹھا کر لے تاکہ چہرہ قبلہ رخ ہو جائے۔ اور کر دٹ کی صورت میں منہ قبلہ کی طرف
 کرے اور جب اشارہ کے لئے سر نہ ہلا سکے تو نماز موقوف رکھے مسائل سجود و تلامات
 کے قرآن شریف میں چودہ آیتیں سجدے کی ہیں جو اکثر مذکور ہوئے ہیں جو کوئی ان میں
 سے ایک آیت پڑھے یا سے تودونوں پر سجدہ واجب ہوگا علی التراخی یعنی فوراً سجدہ کرنا
 واجب نہیں۔ اسبطح اگر امام نے آیت سجدے کی پڑھی تو مقتدی پر امام کے ساتھ سجدہ
 کرنا واجب ہوگا اسے نہ سنا ہو اور اس سجدے کا طریقہ یہ ہے کہ ساتھ طہارت اور ستر صورت
 اور قبلہ منہ ہونے کے ایک تکبیر یعنی اللہ اکبر مچلا کے کہے اور سجدہ کرے اور اس میں تسبیح
 سجود کی پڑھے بعد اسکے تکبیر کے ساتھ سر اٹھا لے اور تکبیر و سکے وقت کھڑا ہونا سبب
 ہے مسئلہ اگر نماز میں آیت سجدہ کی پڑھے تو نماز ہی میں سجدہ کرے نہ باہر نماز کے مسئلہ سجدہ
 تلامات ادا ہوتا ہے رکوع کرنے سے سو اگر کو نماز کے اور اسبطح ادا ہوتا ہے سجدہ
 کرنے سے سو نماز کے سجدے کے اور اسی طرح ادا ہوتا ہے سجدہ تلامات نماز کے
 رکوع سے بشرطیکہ فوراً آیت سجدہ پڑھنے رکوع کرے یا ایک یا دو یا تین آیتیں پڑھنے
 رکوع کرے نہ زیادہ۔ اور دوسری شرط رکوع نماز سے سجدے کے ادا ہونے کی

یہ ہے کہ رکوع کے وقت نیت سجدہ تلاوت کی کر لے یعنی یوں نیت کرے کہ میں سجدہ تلاوت
 ہی اسی رکوع میں ادا کرتا ہوں۔ اسی طرح سجدہ تلاوت ادا ہو جاتا ہے سجدہ نماز سے بشرطیکہ
 فوراً سجدہ کرے یعنی سجدہ کی آیت پڑھ کے نماز کا رکوع کر کے سجدہ نماز کا کرے تو اسی
 کے ضمن میں سجدہ تلاوت ہی ادا ہو جاتا ہے بالاتفاق گو نیت نکرے الحاصل رکوع میں
 سجدہ تلاوت کے ادا ہونے کی شرط نیت ہے پس اگر امام رکوع میں ادا ہو چکی نیت
 کی اور مقتدی نے نہ کی تو مقتدی کا سجدہ نہ ادا ہوگا بلکہ اُسکے ذمے باقی رہا اُسکو چاہو
 کہ امام کے سلام کے بعد سجدہ کر کے قعدہ کرے مسئلہ اگر ایک آیت سجدے کی گئی با
 ایک مجلس میں پڑھے تو ایک ہی سجدہ کافی ہوگا مسئلہ کوئی سورت نماز میں پڑھتے وقت
 اُس کی آیت سجدہ کو چوڑا کر دے اسی طرح نماز سے باہر بھی پڑھ کر دے ہے مسئلہ اگر
 آیت سجدہ کو پڑھے اور ماسوا کو چھوڑ دے تو اندیشہ نہیں ہے مسئلہ ایک شخص نے خراج
 نماز آیت سجدے کی پڑھی اور پھر اسی کو نماز میں ہی پڑھا تو سجدہ تلاوت نماز کا دونوں کے
 لئے کافی ہے مسائل سفر کے جب اپنے وطن اصلی یا وطن اقامت سے ایسے
 مقام کا قصد کرے جہاں تین روز کی مسافت پر درمیانہ چال سے ہو تو وہ بعد تجاوز
 کرنے آبادی کے اپنے ٹھکانے کے مقام سے قصر کرے جیسے جو فرض چار رکعت والا
 ہو اُسکو دو پڑھے فائدہ تین روز کی مسافت سے مراد پورے تین روز نہیں بلکہ ہر روز
 صبح صادق سے زوال تک اور وہ بھی عادت کے موافق آرام لیتے ہوئے اور درمیانہ
 چال سے اونٹ کی چال یا پیادہ یا مراد ہونے گھوڑے کی۔ پس اگر ایسی ہلکی تین سترلوں
 کو دو دن یا ایک دن میں طے کرے تو بھی قصر کرے جیسا بالفصل ہندوستان
 میں ریلوے کا سفر ہے کہ پان سو میل دو دن میں قطع ہوتے ہیں اس میں بھی قصر کو
 نہ چھوڑے مسئلہ جو شخص بے قصد پرے میں یا ہر کی راہ خواہ برس دن کی تو وہ کبھی قصر
 نہ کرے مثلاً دو دن کی مسافت کا پہلے قصد کیا پروا نہ ہے ایک دن کا قصد کیا اسی
 طرح قصد کرتا چلا گیا تو یہ شخص قصر نہ کرے مسئلہ مسافر مقیم ہوگا جب تک پندرہ روز سفر
 کا ایک جگہ میں قصد نہ کرے۔ پس اگر کسی مقام میں پہنچے اس نے ارادہ کیا کہ وہ

روز کے بعد یہاں سے چلو نکلا پر بعد دس روز کے کچھ کام پیش آیا اور دس روز کی
اقامت کا خیال ہوا۔ علیٰ ہذا القیاس مہینوں اس طرح سے گزرے اور کبھی بندرہ
روز کے رہنے کا قصد نہ تو یہ ہمیشہ قصر کرتا رہے مسئلہ درست ہے اقتدا مہتمم کی
پچھے مسافر کے اور جب مہتمم اپنی باقی دور کعتوں کے پورا کرنے کے لئے اُٹھے تو سورہ
فاتحہ نہ پڑھے بلکہ بقدر اچھ کے چپ کھڑا رہے اور رکوع و سجدہ کرے۔ اور اس باقی
میں اگر سو ہو تو سجدہ سو ہی کرے مسئلہ امام مسافر کو مستحب ہے کہ بعد سلام کے کہے
کہ اپنی نماز پورا کر لو کہ میں مسافر ہوں اور اگر پہلے سے امام مسافر اپنا حال بتا دے تو بہتر
ہے مسئلہ مسافر جب مہتمم کے پچھے اقتدا کرے تو پوری چار پڑھے مسئلہ مسافر سیر کی حالت
میں اگر امن و قرار میں ہو تو سنتیں بجا لاتا رہے اور اگر خوف و فرار میں ہو تو چھوڑ دے لیکن
سنتیں فجر کی زچوڑے مسائل جمعے کے ظہر کے بدلے جمعے کے روز نماز
جمعہ واجب ہے لیکن اسکے وجوب کے لئے حنفی مذہب میں چند شرطیں ہیں۔ آزادگی
اقامت یعنی سفر میں نہ ہونا۔ تندرستی۔ اور وقت ظہر۔ مذکور ہونا۔ سلامتی آنکھوں کی اور پانوں
کی۔ وجود شہر یا گرو شہر کا۔ اور سلطان یا نائب سلطان کا ہونا۔ خطبہ مسجد میں اذن عام
ہونا جماعت یعنی تین سے کم مقتدی ہنوں عقل بلوغ ان شرطوں کو بعض شعرا نے فارسی
میں نظم کیا ہے قطعہ۔

شرط وجوب عقل اقامت بلوغ دان ۴ بے عذر نیست و مردی و آزادی اسے جواں
سلطان ہوت و خطبہ جماعت ہم لڑن پھر ۵ ایں جملہ بر زبان کن و مگذار را نگاں
حاصل یہ کہ بارہ شرطیں ہیں ان میں سے ان میں سے چہ پہلے شعر کی وجوب جمعہ کی ہیں
اور چہ پہلے شعر کی ادا کی ہیں اور فرق ادا کی شرطوں اور وجوب کی شرطوں میں یہ ہے
کہ جب تک ادا کی شرطیں نہ پائی جائیں گی جمعہ درست نہوگا۔ اور وجوب کی شرطیں نہوئیسے
جمعہ درست ہے گوا اسکے ذمے واجب نہیں مسئلہ جمعہ ایک شہر میں دو جگہ یا کئی جگہ پڑھنا
درست ہے مسئلہ سنون میں جمعہ کے پہلے دو خطبہ ملے ایسے طور پر کہ دو خطبوں کے
درمیان ایک تہوڑا سا جملہ بقدر تین آیت کے کرے اور امام طحاوی نے لکھا ہے کہ اس

جلسے میں کوئی دعا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں ہوئی۔ مسائل عیدین کے
دونوں عیدوں کی نماز واجب ہے اس شخص پر کہ جس پر جمعہ واجب ہو اور جو شرط جمعہ کے
ہیں وہی عیدین کے بھی ہیں مگر خطبہ کہ وہ واجب نہیں بلکہ بعد نماز کے سنت سے طریقہ اس
نماز کا یہ ہے کہ پہلی رکعت کے تحریم کے بعد ہاتھ باندھ کے ثانی یعنی سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ
پڑھے اور تین تکبیریں کہے ان تکبیروں کے کہنے میں نہ باندھ ہے بلکہ کہے رکعت بعد تیسری
تکبیر کے ہاتھ باندھ کے قرأت پڑھے اور رکعت پوری کر کے دوسری رکعت کی بھی قرأت
تمام کر کے تین تکبیریں بدستور سابق کیلئے چوتھی تکبیر رکوع کی کہے اور نماز پوری کرے بعد
اسکے دو خطبے پڑھے اور خطبہ میں احکام صدقہ فطر کے بیان کرے اور اگر عید قربان ہو
تو قربانی کے احکام بیان کرے مسئلہ نماز عید اور نماز جنازہ جب ایک وقت میں پڑھنے کی
ضرورت ہو تو نماز عید کو مقدم کرے اسی طرح نماز کسوف پر بھی نماز عید مقدم کی جائے۔
مسئلہ نماز جنازہ مقدم کی جائے عید کے خطبے اور مغرب کی سنتوں پر مسئلہ العطر
کے دن مستحب ہو نماز اسے پہلے کوئی شیرینی کھانا اور غسل کر کے عمدہ پوشاک پہننا اور خوشبو
لگانا اور گھر سے نکلنے کے قبل فطرہ ادا کرنا مسئلہ عید کی نماز کے لئے عید گاہ میں جاکر
ہے اگرچہ جامع مسجد بہت بڑی موجود ہو مسئلہ راہ میں تکبیر کہتے ہوئے جانا مستحب ہے
یعنی عید کی نماز کو جائے تو راستے میں تکبیر کہتا جائے مسئلہ عید کی نماز کے پہلے اور پھر
عید گاہ میں نفل نہ پڑھے لیکن عوام کو نہ روکے کہ انکو رغبت نیکیوں میں کم ہے مسئلہ
عید قربان کے دن مستحب ہے کہ کما نہیں نماز عید تک تاخیر کرے مسئلہ ماہ ذالحجہ کی نویں
تاریخ صبح کی نماز کے بعد سے تیرہویں کی عصر تک تکبیر تشریق کتنا واجب ہے ہر نمازی
پر مرد ہو خواہ عورت مسافر ہو یا مقیم تکبیر یہ ہے اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ
اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ
کہ دو رکعت نماز لوگوں کے ساتھ پڑھے اور اس نماز کے لئے اذان اور اقامت نہیں ہو
بلکہ فقط الصلوات جابت کے لفظ سے ندا کرادے تاکہ لوگ جمع ہو جائیں اور بعد نماز
کے بیٹھا دعا کرتا رہے اور لوگ آمین کہتے رہیں اس حد تک کہ آفتاب صاف و روشن

ہو جائے مسئلہ چاند گمن کے وقت اور آندھی چلنے کے وقت رات کو ہو یا دن کو
 اور بوقت سخت تاریکی کے دن کو اور تیز روشنی ہو جانے کے رات کو اور بیماریوں کی کثرت
 کے وقت اور دشمنوں سے گہرا ہٹ اور خوف کے وقت دو رکعت نماز اپنے گہر میں
 متاثر ہے اور دعا کرتا رہے مسئلہ جب گناہوں کی شامت سے خشک سالی ہو
 پانی نہ برے تو امام کو چاہئے کہ فقط مسلمانوں کو نیکی کے جگہ میں جاوے اور بطور عید کے نماز پڑھے
 بعد اسکے سب لوگ عاودہ استغفار کرتے میں یہ عمل تین روز کرنا چاہئے مسئلہ جب وقت تین
 یا درندے کا خوف ہو یا اژدہا یا آتش زدگی ہو تو امام کو چاہئے کہ مقتدیوں کے دو حصے کرے
 ایک حصہ لوگوں کو دشمن کے مقابلہ میں رکھے اور دوسرے کے ساتھ نصف نماز پڑھے اور ظہر اور عصر
 اور عشا کی ادا کرے اور مغرب ہو تو دو رکعت انکے ساتھ پڑھے پر یہ حصہ دشمن کے مقابلہ
 میں جائے اور دوسرا حصہ جو دشمن کے سامنے تھا امام کے پیچھے آدھی نماز مسوا مغرب کے پڑھے
 اور مغرب ہو تو ایک رکعت باقی پڑھے پس اب امام تو فانی ہو اسلام پیرے اور پہلا فرقہ جسے
 آدھی نماز امام کے ساتھ پڑھے ہی وہ اپنی نماز کی جگہ آئے اور باقی کو پورا کرے اور دوسرا
 فرقہ جو پہلی نماز میں شریک تھا وہ اس وقت میں دشمن کے مقابلہ میں رہے پس جب پہلا فانی
 ہو تو وہ دشمن کے مقابلہ میں جائے اور دوسرا فرقہ باقی کو تمام کرے مسئلہ جنازے کی
 نماز فرض کفایہ ہے فرض کفایہ اسے کہتے ہیں کہ اگر کوئی اسے نہ ادا کرے تو تمام قوم گناہگار
 ہو اور بعض کے ادا سے سب بری الذمہ ہو جائیں یہ نماز فقط چار تکبیریں بغیر رکوع و سجود کے
 ہیں پہلی تکبیر کے بعد سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَكَعَالِي جَدِّكَ وَجَلَّ
 تَعَالٰی وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ پڑھے اور دوسری تکبیر کے بعد درود اور تیسری کے بعد
 دُعائے ماثورہ پڑھے وہ یہ ہے اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ
 ذِكْرًا وَآثَانَا اللَّهُمَّ مِنْ أَحَبِّتِهِ مِنَّا فَأَحْسِنْ إِلَيْنَا اللَّهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُ قُلُوبَنَا اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا قَرْنًا
 اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلْهُ لَنَا حَرْبًا وَلَا تَفْتِنَّا بِجَدِّكَ - اگر عورت میت ہو تو اُجھڑا و بجلّٰ ہاگو
 اور اگر میت بچہ ہو تو بعد دعا بالعین کے یہ زیادہ کرے اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا قَرْنًا وَذَخْرًا
 اجْعَلْهُ لَنَا شَافِعًا وَمُشَفَّعًا اس دعا میں ہی در صورت رگی ہونے میت کے اجعلہا

اور کُناہِ عَمَل و مُشَفَعۃ کئے اور چوتھی تکبیر کے بعد دونوں طرف سلام پیرے مسئلہ طریقہ دفن اور کفن کا یہ ہے کہ جب آدمی قریب الموت ہو تو اُسکے منہ کو قبلہ رخ کریں اور وہی کر دھڑ لٹائیں اور کلمہ شہادت اس طور پر تلقین کریں کہ خود حاضرین اُسکے پاس باواز پڑھیں تاکہ اُسکے کان میں آواز پہنچے پھر جب سُبْح اُس کی قبض ہو جائے تو آنکھیں اور مُنہ اُسکا بند کریں اور کپڑے اُتار کے تختہ پر بٹھائیں اور ناف سے زانو تک ڈھانگیں کہ مُرو سے کہ اُن اعضا کو دیکھنا ممنوع ہے پھر منہ کو اُس کی بغیر کلی اور ناک میں پانی ڈالنے کے اور اگر میت جنابت یا حیض یا نفاس کی حالت میں مُری ہو تو مضمضہ اور استنشاق بالاتفاق کرائیں اور اگر ایسی حالت میت کی نہ ہو تو تر کپڑے سے اُسکا مُنہ اور ناک کے منتہ صاف کئے جائیں اُسکے غسل کے پانی میں میری کے پتے یا اور کوئی میل چھانٹنے والی چیز ڈال کے جوش دیں اور اُسکے سر اور ڈاڑھی کو گل خیر و دھیر سے دھوئیں اور پہلے اُسکو بائیں کر دھڑ لٹائیں اور دھنی طرف سے پانی بھائیں بعد اُسکے دھڑ بازو پر لٹائیں اور بائیں جانب دھوئیں بعد اُسکے پیٹ کو بٹھا کے پیٹ کو آہستہ آہستہ ملیں کچھ پانچھانے کی راہ سے نکلے صاف کریں اور ہالوں میں لٹکیں کریں۔ اُردھ ناخن اور بال نہ تراشیں کہ یہ سب مکروہ تحریمی ہے تین بار بدن کو دھوئیں مگر تیسری بار پانی میں کافور ملا کے دھوئیں جب غسل سے فراغت ہو بدن کو رد مال یا کپڑے سے خشک کریں بعد اُسکے کفن مینائیں مَرَدوں کے لئے کفن میں سنت تین کپڑے ہیں پہلا تہ بند کہ وہ چادر ہے سر سے قدم تک۔ دوسرا قمیص یعنی کھٹی گرون سے قدم تک اسکا گریبان شانے کی طرف ہو قیصر لافہ کہ وہی چادر ہے تہ بند سے زیادہ لمبی۔ اور عورتوں کے لئے سنت کفن میں پانچ کپڑے ہیں کھٹی تہ بند خمار یعنی وہی کہ اسکا عوض ایک بالشت ہو اور طول تین ہاتھ کہ سر کے بال اُس میں لپیٹ کے سینہ پر رکھیں پھر تہ لافہ پانچواں ایک پارہ جس سے اٹکا سینہ بند بنائیں عرض اُکامیت کی غل سے زانو تک ہو اور طول تین ہاتھ ہو سینہ بند کو دونوں چادروں کے نیچے میں رکھنا اولیٰ ہے اور کھٹی کو اوپر دھنی جس میں بال لپیٹ کر رکھیں اُسکے اوپر وہ چادر جسے تہ بند کہتے ہیں اُسکے اوپر لافہ یعنی بڑی چادر اور کفن کو تین دھچھو لسنے باندھیں ایک سے سر کی طرف کا سر اور دوسرے سے مکر تیسرے سے قدم اور حسب طح سنازیں پہلے بالیاں ہاتھ رکھ کے اُسکے اوپر دھنا ہاتھ رکھتے

ہیں اسی طرح کفن کا بایاں حصہ پہلے میت پر ڈالیں اُسکے اوپر دہنی طرف کا کپڑا ڈالیں اور دفن کرتے وقت قبلہ کی طرف سے قبر میں رکھیں حقیقہ کے نزدیک یہ بت ہے شق سے یہ کہتے ہیں یعنی کو اور شق کہتے ہیں حندقہ کو قبر میں میت کے منہ کو قبلہ کی طرف کریں اور گرہ کفن کی کمو لیں بعد اسکے کچی اینٹوں سے اُسے بند کر کے مٹی اور سے ڈالیں اور قبر کو مرتع یعنی چوکو بنائیں بلکہ مثل کو ہاں شتر کے بنائیں اور خام رکھیں پختہ نہ کریں ہمارے سرور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی قبر شریف ہی خام ہے مسئلہ شہید کو بغیر نکلا اُسی کے خون ہرے کپڑوں میں نماز جنازہ پڑھ کے دفن کرنا چاہئے شہید اُسے کہتے ہیں جسے معرکے میں کفار نے قتل کیا ہو یا باغیوں یا ہرنفوں مے یا کسی مسلمان نے ظلم سے مارا ہو اور اُسکے مرے میں دیر ہوئی ہو یعنی معرکہ سے اُسکو دوسری جگہ نہ لے گئے ہوں اور باغی اور راہزن اگر قتل کیا جائے تو اُسے نہ نکلائیں نہ اُسپر نماز پڑھیں مسائل زکوٰۃ کے مسئلہ مالدار پر اللہ سبحانہ کا ایک فرض بہ نسبت فقیہ کے زیادہ ہے اور وہ زکوٰۃ ہے۔ قرآن شریف میں بہت سے مقاموں میں اسکا حکم وارد ہے اس کی فرضیت کے لئے چنانچہ ہیں ہیں عاقل ہونا اور بالغ ہونا پس دیوانے اور بچے کے مال میں زکوٰۃ واجب نہیں نزدیک امام اعظم رحمۃ اللہ کے اور آزاد ہونا پس غلام مکاتب کے مال میں زکوٰۃ واجب نہیں اور مالک نصاب ہو تا وہ وہ دوسو درم ہے چاندی میں اور شیش شقال ہے سونے میں اور نصاب کا زائد ہونا حاجت اصلی سے اور فراغ ہونا قرض سے اور نامی ہونا یعنی بڑے والا ہونا مال نصاب کا حقیقہ یا حکماً زیادتی حقیقی در صورت تجارت کے ہے اور زیادتی حکمی نقد روپے اور سونے میں اور چاندی سونے کے زیور اور برتن ہیں ہے خواجہ اصلی مکان سکونت کا اور لباس وغیرہ اور گھوڑا سواری کا اور تیار استعمال کے ہیں پس جس نصاب میں یہ شرطیں پائی جائیں اور سال اُسپر گزرے تو چالیسواں حصہ اُس میں سے اللہ دے اور جب قدر نصاب سے زیادہ ہو اُس میں سے بھی چالیس میں ایک دیوے اور دیتے وقت یا جدا کرتے وقت نیت لازم ہے اور وہ جانور موسیقی یعنی بکری بھیڑ گائے بھیں جو چھ مہینہ سے زائد بھگل میں چرتے ہوں اور وہ بقصد نسل اور لگی اور دودھ لینے کے رکھے ہوں

تو ان میں ہی زکوٰۃ واجب ہے اس کی تفصیل یہ ہے چالیس بکریاں یا بیس ہوں تو ان میں سے سال بھر میں ایک دے جب اکیسواکیس ہوں تو دو دے اور دو سو ایک ہوں تو تین دے اور چار سو میں چار دے بعد اسکے ہر سیکڑے میں ایک بکری زیادہ کرتا جائے۔ اور گائیں مہنیں جب تیس ہوں تو ایک بچہ برس روز کا جسکو تیج کہتے ہیں دیوے اور چالیس میں دو برس کا بچہ جسے سن کہتے ہیں دیوے اور ساٹھ میں دو تیج دیوے شتریں ایک تیج ایک سن دیوے اتنی میں دو سن بعد اسکے اسی حساب سے ہر تیس عدد میں ایک تیج اور ہر چالیس میں ایک سن دیتے رہیں اور اونٹ ہر پانچ عدد میں ایک بکری اور جب بچیں ہوں تو برس روز کا مادہ بچہ جسے بنت محاض کہتے ہیں دیں اور چھٹیس اونٹ میں دو برس کا مادہ بچہ جسے بنت لبون کہتے ہیں دیں اور چھیالیس اونٹ ہوں تو تین برس کا مادہ بچہ جسکا نام حقہ ہے دیں اور چھ اونٹ ہوں تو ایک مادہ بچہ چار سالہ جسکو پانچواں سال لگا ہو دیں اور یہ قید جتنی عمر میں ہونے لگیں سب میں معتبر ہے یعنی برس کا لفظ جہاں لکھا ہو وہاں سمجھا جائے کہ دوسرا برس اُسے لگا ہو علیٰ ہذا القیاس اور چھتر اونٹ میں دو بہت لبون اور اکاٹھ دھتے ایک سو بیس عدد تک بعد اسکے از سر نو زکوٰۃ کا حساب کیا جائے یعنی دو حقوں کے ساتھ ہر پانچ عدد میں ایک بکری دی جائے یعنی جب اکیسواکیس ہوں تو دو دھتے اور ایک بکری دے اور علیٰ ہذا پر جب اکیسواکیس ہوں تو دو دھتے اور ایک بنت محاض دیں اور اکیسواکیس تین دھتے بعد اسکے ہر پانچ میں ایک بکری اور چھیالیس پچتر ہوں تو تین دھتے ایک بنت محاض اور اکیسواکیس تین دھتے ایک بنت لبون اور اکیسواکیسوا میں چار دھتے دو سو تک بعد اسکے ہمیشہ اسی حساب سے دیتے رہیں گو کہتے ہی زیادہ ہو جاویں۔ مثلاً جب دو سو پانچ اونٹ زیادہ ہوں تو زکوٰۃ میں ایک بکری چار حقوں کے ساتھ زیادہ کی جائے اور دس سو میں دو بکریاں معہ چار حقوں کے اسی طرح ہر پانچ پر ایک بکری بڑھاتے جاویں جب دو سو بچیں ہوں تو چار حقوں کے ساتھ بنت محاض اور دو چھتیس میں بنت لبون معہ چار حقوں کے اور دو سو چھیالیس میں پانچ حقے دو سو پچاس تک اس حاصل جو صاف پڑے سو کے بعد سے دو سو تک ہر پانچ طرز دو سو سے ڈھائی سو تک اور ڈھائی سو سے تین سو تک ہے ایسا ہی ہزاروں تک ہر پانچ میں ایک حقہ زیادہ ہوتا جائے اور گدے بچتر گھوڑے میں زکوٰۃ نہیں ہے اسی طرح بکری اور اونٹ اور گائے کے بچوں میں جنکے

ساتھ بڑے جانوروں فقہ پچھ ہی ہوں زکوٰۃ نہیں ہے تفصیل زکوٰۃ سوائم کی ہے اگر یہ ہوشی
 مذکورہ بنیت تجارت کے پالے گئے ہوں تو تجارت کے حساب سے زکوٰۃ واجب ہوگی یعنی چالیسوں
 حصہ ہر سال میں اور وہ ہوشی جنگو گھر پر گالن چارو دیا جاتا ہو ان میں ہی زکوٰۃ نہیں ہے مگر اس وقت کہ
 تجارت کی نیت سے پالے جائیں مسئلہ صدقہ فطر کا واجب ہے اس آزاد مسلمان پر جسکے پاس اتنا مال
 ہو کہ اس میں زکوٰۃ واجب ہو سکے اگرچہ وہ مال نامی یعنی بڑھنے والا ہو اور فاضل ہو حاجت اصلی
 سے پس ایسے شخص پر واجب ہے کہ اپنی طرف سے اور اپنے چھوٹے بچوں اور غلام اور لونڈی
 ہر ایک کی طرف سے ادباصاع گھیوں صدقہ فطر کا دے اور اگر گھیوں ہوں تو ایک صاع جو ار
 وغیرہ کا دے اور سورتی سیر کے حساب سے ہر ایک کی طرف سے پونے پانسیر گھیوں احتیاطاً دے
 اور جو ارباب جہ سے وغیرہ سے ساڑھ نو سیر دے عید الفطر کی صبح کو سارا سے پہلے اسکا ادا کرنا بہتر ہے
 اور اگر ایک دور دراز پہلے دیدے تو بھی جائز ہے مسئلہ مستحق زکوٰۃ کے فقیر اور مسکین اور عامل زکوٰۃ
 اور کتابت یعنی وہ غلام جسکی آزادی مالک نے ادا سے مال معین پر موقوف رکھی ہو اور قرضدار اور
 غازی ہیں اور وہ مسافر جو اپنے مال سے دور پڑے ہوں اور اہل خراج کے محتاج ہوں فائدہ فقیر
 و شخص ہے جسکے پاس مال نصاب نہ ہو گودس بیس روپے کا مالک ہو۔ مسکین وہ جسکے پاس
 ایک روز کا قوت نہ ہو عامل زکوٰۃ وہ جسکو حاکم نے مال زکوٰۃ جمع کرنے کے لئے معین کیا ہو اسکو حق نسعی
 مال زکوٰۃ میں سے دیا جاوے گا اگرچہ تو اگر ہو مسئلہ زکوٰۃ اپنے اصول یعنی ماں باپ دادا وادی وغیرہ کو دیدنا
 درست نہیں ہے ایسا ہی اپنی فروغ یعنی اولاد بیٹا بیٹی پوتا پوتی نو اسانواسی وغیرہ کو زکوٰۃ نہ دے
 اور سیاں اپنی بی بی کو اور بی بی اپنے بھائی کو نہ دے اور اسی طرح اپنے غلام کو اور بی بی ہاشم کو
 اور انکے غلام کو اگرچہ آزاد ہو گئے ہوں زکوٰۃ دینا درست نہیں اور تعمیر مسجد اور کھن میتا دروین
 میت میں بھی زکوٰۃ دینا درست نہیں ہے ایسا کافر و عی کو بھی زکوٰۃ دینا درست نہیں البتہ صدقہ فطر و فی
 کو دینا درست ہے مسائل روزوں کے روزہ نام ہے ترک کرنے کے لئے پینے اور
 جماع کا صحیح صادق سے لیکر خوب آفتاب تک ساتہ نیت کے فرض ہوتا ہے روزہ رمضان کا
 چاند دیکھنے سے یا شعبان کے تیس گزرنے سے مسئلہ رمضان کا فرض روزہ اور نذر معین
 کا روزہ (مثلاً کسی نے یوں کہا کہ میرا مسافر جب گیا یا بیمار صحت پائیگا تو اسکے بعد جو پہلا جب ہوگا

اُس کی پہلی تاریخ سے تیسری تک میں روزہ رکھو گناہینے یہ سنت مانی ہے) ایسا ہی نفل کا روزہ ہے۔
 قسم کے روزے جب ادا ہوتے ہیں کہ رات سے نیت کرے یا دو کو صبح گہری سے پہلے اور صبح گہری
 سے مراد آدھون شرمی ہے اور شرمی دن صبح صادق سے غروب آفتاب تک ہے پس نصف روز شرمی
 پورا ہو نئے سے پہلے نیت کرے اور سو اٹنے کے قضا کا روزہ اور کفارہ اور نذر غیر معین کا روزہ سب
 جب تک رات سے نیت نہ کر گیا اور انہو کے مسئلہ روزہ دار اگر بیو لے سے کما لے یا پیسے یا جامع
 کرے یا عہد اچھنے لگائے تو روزہ نہیں ٹوٹا لیکن اگر واثقہ کما لے پیسے یا جامع کرے تو قضا کرے
 اور کفارہ دے کفارہ یہ ہے کہ ایک غلام کو آزاد کرے یا دو ماہ پے درپے روزے رکھے یا ساٹھ
 مسکین کو دو وقتہ شکر سیر کمانا کما لے ایک روز میں اور جو کی روٹی کے ساتھ ناخوش ضرور ہے
 گینوگی روٹی کے لئے سالن واجب نہیں اور اگر ساٹھ مسکین کو بقدر صدقۃ الفطر کے کچا انجیر
 دیے تو بھی درست ہے یا ایک مسکین کو دو وقتہ ساٹھ روز کما لے تو بھی درست ہے اور اگر غلہ صدقۃ
 فطر کے برابر یا اُس کی قیمت ساٹھ روز تک ایک مسکین کو دے تو بھی درست ہے البتہ اگر ایک
 مسکین کو ساٹھ روز کا غلہ یا قیمت اُسکی ایک روز میں دیدے تو کفارہ ساٹھ مسکین کا اور انوکھا بلکہ
 ایک مسکین کے حساب میں مجاہد کا مسئلہ روزے میں بدن یا بابوں میں تیل ملنا درست ہے۔
 مسئلہ اگر کمبی یا مچھر یا غبار لے اختیار حلق میں چلا جائے تو روزہ نہیں جاتا مسئلہ اگر تہ پیسے
 منہ پر کے یا اس سے کم آ کے نکل جائے اور پیٹ میں پلٹ کے کچھ نہ جائے تو روزہ فاسد
 نہیں تا مسئلہ اگر اٹھلی یا چلق میں ڈال کے والنتہ منہ پر کے تے کرے تو روزہ بالاتفاق فاسد
 ہوگا اگر صائم کو اپنا روزہ یا دوسرے مسئلہ صائم نے عہد اتوری تی کی یعنی منہ پر کے نہیں کی اور اس
 میں سے کچھ بھی پلٹ کے پیٹ میں نہیں گیا تو روزہ بقول ابو یوسف ع کے نہیں ٹوٹا مسئلہ
 اگر تہ خود بخود آئے منہ پر کے جو یا کم اور بے اختیار پلٹ کے پیٹ میں چلی جائے تو روزہ
 نہیں ٹوٹتا اور اگر اس تہ میں سے قدرے بقدر چنے کے یا اس سے زیادہ جان
 بوجھ کے حلق میں آنا جائے تو وہ بھینگیں کہ وہ تہ جو آتی تھی اگر منہ پر کے تھی تو روزہ
 بالاتفاق فاسد ہوگا اور اگر کم تھی تو روزہ بر مذہب مختار فاسد نہ ہوگا خواہ ساری تہ کو نکل
 ہو یا بعض کو اور پہلی صورت میں کفارہ لازم نہیں آتا۔ جانتا چاہئے کہ یہ تفصیل جو خاکسار

نے تھے کے بارے میں لکھی ہے کہ جان بوجہ کے تھے کرے تو اسکا حکم اور ہے اور بے اختیار تھے آئے تو اسکا حکم اور ہے یہ سب اس صورت میں ہے کہ تھے کمانے یا پانی یا صفا یا خون کی ہو لیکن اگر تھے بطن کی ہو تو ہر حال میں روزہ نہیں جاتا خواہ آپ سے تھے آئے یا دانستہ کرے منہ بھر کے ہو یا کم مسئلہ اگر حقہ بے یا ناگ میں کوئی چیز ستر کے یا کان میں تیل ڈالے یا لکڑی نکلے تو ایسی چیز جسکو انسان نہیں کھاتا یا کھو جاتا یا نفرت کرتا ہے تو ان سب صورتوں میں روزہ جائیگا اور قضا لازم ہے نہ کفارہ مسئلہ سافر اور مر لیں اور حاملہ اور دودہ پلانڈالی جسکو روزے اپنے بچے کے ہلاک ہو جانے یا بہت دُبلے ہو نیکیا خوف ہو تو ان لوگوں کو روزہ کا ترک کرنا درست ہے لیکن قضا ضرور ہے اور شیخ فانی یعنی ایسا بڑا ہے جسے روزہ رکھنے کی طاقت نہ ہو وہ بھی افطار کرے اور ہر روزہ کے پیچھے ایک مسکین کو دو وقتہ کھانا کھلائے مسئلہ اگر رات سمجھے کھانا کھایا اور حقیقت میں صبح ہو چکی تھی یا آفتاب کا غروب گمان کر کے افطار کیا اور ہنوز دن باقی تھا تو ایسی صورت میں قضا واجب ہے نہ کفارہ مسئلہ سال کے پانچ دنوں میں روزہ رکھنا حرام ہے ایک عید الفطر کا روزہ اور چار روز عید قربان کے یعنی دسویں سے تیرہویں تک

مسائل اعتکاف کے شرع میں اعتکاف کے معنی ٹھیرنا مذکر کا (گوڑا کا عاقل ہی ہو) مسجد جماعت میں ہے یعنی اُس مسجد میں جس میں امام اور مؤذن ہو خواہ نماز چھگنا نہ اُس میں لوگ پڑھتے ہوں یا نہ ٹھیرنا عورت کا اپنے گھر کی مسجد میں اعتکاف کی نیت سے مسئلہ عشرہ اخیرہ رمضان میں اعتکاف سنت موکدہ کفایہ ہے کہ بعض کے کرنے سے اور دوسرے کے نہ کرنے سے قضا ہوتا ہے مسئلہ مدت اعتکاف کی امام محمد کے نزدیک ایک ساعت ہے اور امام ابو یوسف کے نزدیک ایک اکثرون ہے اور امام اعظم کے نزدیک ایک دن ہے فائدہ اعتکاف کی تین قسمیں ہیں ایک واجب ہے بہ سبب نذر کرنے کے اپنی زبان سے اور بہ سبب مشروع کرنے کے دوسرے سنت موکدہ کفایہ جو اگر گزرتا ہے مستحب جو اور زبانوں میں ہو سوا ہر دو قسم مذکور کے ہیں پہلی قسم کی شرط روزہ ہے یعنی بدون روزے کے اعتکاف قسم اول صحیح نہ ہو گا مسئلہ بغیر ضرورت طبعی یا شرعی کے معتکف کو مسجد سے باہر نکلنا درست نہیں۔ ضرورت طبعی مثل پیشاب یا سخا نے غسل کے ہے اگر احلام ہو جائے اور ضرورت شرعی جیسے نماز جہ

کے لئے مسجد میں جا آئیں اگر بے ضرورت مسجد سے باہر جائیگا یا عورت سے بوس کر لیا تو وہ مکہ کا
 فاسد ہوگا اور بلا ضرورت مسجد سے باہر نکلنے سے عتکاف کا فاسد ہونا امام صاحب کے نزدیک ہر
 اور صاحبین کے نزدیک اگر روز مسجد سے باہر نہ بیگا فاسد نہ ہوگا مثلاً اگر بارہ گھنٹے کا دن ہے تو سات
 گھنٹے باہر رہنے سے عتکاف فاسد ہوگا ورنہ تین چار گھنٹے باہر رہنے سے فاسد ہوگا پس صاحبین کو
 قول میں اس باب میں گنجائش اور تخفیف زیادہ ہے **مسائل حج کے** کتبہ معظمہ کا حج عمرہ میں
 ایک بار فرض ہے جب پند شیطیں پائی جائیں۔ اسلام عقل بلوغ آزادی حج کی فرضیت کا جتنا قدرت زاد
 و راعلہ تندرستی خیر اُن لوگوں کا جبکہ انفقہ اسپر فرض ہے کہ واپس آنے تک اس راہ عورت کیسے
 شوہر یا محرم کا کلنا فائدہ محرم وہ شخص ہے جسکو اس عورت سے نکاح کرنا ہمیشہ حرام ہو جیسے ابو
 بکر بنی تھامی۔ وغیرہ محرم کو عاقل بالغ یا مراہق یعنی قریب البلوغ اور صالح نیکبخت ہونا چاہئے۔
حج کے فرض میں پہلا احرام باندھنا دوسرا وقوف عرفات اسکے خاص وقت میں تیسرا
 اکثر طواف زیارت یعنی چار شوط طواف زیارت کے دسویں ذبیحہ سے آخر عمر تک واجبات حج کو وقوف
 عرفہ اور سعی بین الصفا والمروہ یعنی صفا اور مروہ کے درمیان میں چلنا کنکریاں مارنا تینوں جرات کو
 طواف صد یعنی حضرت کا طواف افاقی کو جو کہ معظمہ سے باہر کا رہنے والا ہو بشرطیکہ زن حائض نہ ہو اور
 اگر حیض کی حالت میں ہوگی تو یہ طواف معاف ہے سر نہ ڈالنا یا بال کتر وانا احرام کا شروع
 میتقات سے اسکا طریقہ یہ ہے کہ مثلاً اہل ہند کا جہاز جب یلمکم کے مقابل پہنچے تو
 حاجی کو چاہئے کہ غسل کرے اگر غسل نہ کرے تو فقط وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھ کے
 سے ہوئے کپڑے اتارے اور بقصد عمرے کے **اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْرِیْدُ الْعُمْرَةَ فَیَسِّرْ لِّیْ**
سَبْعَ رُكُوعٍ وَتَقَبَّلْهَا مِنِّیْ لَبَّیْكَ رَبِّ الْعُمْرَةِ کہے اور اگر حج کا احرام باندھنا مقصود ہو تو فقط عمرہ
 کے لئے **حَجَّ** کا قضا کہے اور جوہرہوں مقصود ہوں تو یوں کہے **اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْرِیْدُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ**
فَیَسِّرْ لِّیْ رُكُوعًا وَتَقَبَّلْهُمَا مِنِّیْ لَبَّیْكَ رَبِّ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ۔ بعد اس کے
 پورا تلبیہ کہتا رہے وہ یہ ہے **لَبَّیْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ لَبَّیْكَ لَا شَرِّ لَیْكَ لَبَّیْكَ**
اِنَّ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لَکَ وَالْمَلٰئِکَ لَا شَرَّ لَیْكَ لَبَّیْ۔ دراز کرنا وقوف عرفات کا
 عروبہ آفتاب تک اگر دن میں وقوف کیا ہو شروع کرنا طواف کا حجر اسود سے طواف

اپنی دہنی طرف سے کرنا۔ طواف اپنے پاؤں سے چلکے کرنا طواف میں ظاہر ہونا طواف
 میں ظاہر ہونا طواف میں شرمگاہ کا ڈھکنا سعی کو صفا سے شروع کرنا سعی میں اپنے پاؤں
 سے چلنا اگر کچھ عذر بنو قارئین یا متمتع کو بکری یا بیٹری نہ ہو کر ظاہر طواف کے پیچھے دھرت
 نماز پڑھنا گناہ رکنا ترتیب کا کنکریاں مارنے اور سر منڈانے میں اور فوج میں عسکری
 دن طواف الزیادۃ کو ایام نحر میں سے کسی دن ادا کرنا ترک کرنا منوعات غیر مفسدہ کا جیسے سیر
 ہوئے کپڑے کا پہننا احرام کی حالت میں ترک کرے قاعدہ کلیہ واجبات حج کے دریا
 کر نیکیا ہے کہ جس فعل کے ترک کرنے سے ذبح کرنا واجب ہو وہی فعل واجب ہے فائدہ
 منوعات حج کی دو قسم ہیں ایک وہ جو اپنی ذات سے متعلق ہوں وہ چہ ہیں جلع کرنا اور سر
 منڈانا اور باطن کاٹنا اور خوشبو لگانا اور شہ اور چہرے کو ڈھکنا اور سیا ہوا کپڑا پہننا اور دوسری
 قسم وہ ہے جو اپنی ذات کے سوا غیر سے متعلق ہو۔ جیسے شکار کرنا حلق و حرم میں اور حرم
 کے درخت کاٹنا **سنن حج کے** طواف قدم رمل کرنا طواف قدم میں یعنی جلد چلنا
 نزدیک نزدیک قدم رکھ کر اور دونوں مونڈ ہو نہ کو ہلا کر جیسے جو ان مرد پہلوان صنف جنگ
 میں اکڑتے ہیں اسطرح سے اکڑنا فقط تین شوط میں صفا اور مردہ کے درمیان سعی کے وقت دو
 سہ بیارونکے درمیان دوڑنا ایام نحر میں رات کو منائیں رہنا نوین و لیچہ کو مناس سے بعد طلوع آفتاب کے
 عوفات کو روانہ ہونا مزدلفہ سے مناک کی طرف قبل طلوع آفتاب کے چلنا دسویں شب کو مزدلفہ میں
 نہر تاجرات ثلاثہ کے کنکریاں مارنے میں ترتیب کا گناہ رکھنا موافقت احرام یعنی وہ مواضع
 جسے بدون احرام کے گزرنا مکہ معظمہ کے جانے والی کو درست نہیں **ذو الحلیفہ** یہ اہل ینہ
 منورہ کا میقات ہے اور جب کا گزرا سپر ہے **ہو ذات عرق** یہ عراقیہ کا میقات ہے **حجفہ**
 شامیہ کا ہے اور **قرن المنازل** اہل نجد کے لئے ہے **یلملمہ** اہل یمن اور ہند وغیرہ کا ہے۔
 فائدہ حج ادا کرنے کے تین طریقے ہیں ایک **قرآن** وہ یہ ہے کہ احرام کے وقت حج اور عمرہ دونوں کی
 نیت کرے اور مکہ معظمہ پہنچے پہلے طواف اور سعی عمرے کی کرے اور سر منڈائے اور اس
 طواف میں رمل نہ کرے پہرے کے وقت طواف القدم کرے اور سعی چاہے حج سے
 پہلے طواف القدم کے بعد کرے چاہے طواف الافاضہ کے بعد کرے اور یہ شخص عمرہ کر کے

العدد (٥)

السنة (١٤٢٥هـ)

البصائر

مجلة علمية اخبارية تاريخية سياسية

تصدر مرة في الشهر



عبد الحميد

تحت إدارة الفاضل الأسي حضرتي المولى الشيخ عبد العلي المدرسي

صاحب الامتياز جناب القارئ عبد الولي

بدل الاشتراك

عن سنة ثلاث رويات في الهند واثنتان في الخارج

الطبعة: إدارة البكبان مكتبة الهند

فہرست مضامین

صفحہ

(۱)	التعلیم فی بلاد الافغان۔	(۱)
(۲)	المؤتمر التعلیمی الاسلامی العام۔	(۲)
(۳)	نظر الہند المغربی۔	(۳)
(۴)	مسلم الہند والأتراک۔	(۴)
(۵)	المقاطعة التركیة۔	(۵)
(۶)	تقریر البوستة الہند۔	(۶)
(۷)	مساعي الحرية فی الهند فی سنة ۱۹۰۵۔	(۷)
(۸)	تمکد اسلام۔	(۸)
(۹)	البیان۔	(۹)
(۱۰)	یورپ کے اخلاق۔	(۱۰)
(۱۱)	جمعية الاحمدار۔	(۱۱)
(۱۲)	عربی انجمن اخوت اسلامی۔	(۱۲)
(۱۳)	اخبار اللواہند وستان مین۔	(۱۳)
(۱۴)	مصری کیا کہتے ہیں۔	(۱۴)
(۱۵)	دولت علیہ اور حایان۔	(۱۵)
(۱۶)	آسٹریں تجارت۔	(۱۶)
(۱۷)	جمعية العلماء اور ندوة العلماء۔	(۱۷)
(۱۸)	حجاز جدید۔	(۱۸)
(۱۹)	مکہ اور مدینہ کی نمبر پارلیمنٹ۔	(۱۹)
(۲۰)	دولت علیہ کو قرض۔ جدہ۔ پارلیمنٹ۔ انجمن اتحاد و قری۔ دولت علیہ بلگیر۔	(۲۰)
(۲۱)	مربحین زندگی۔	(۲۱)
(۲۲)	ترکی پسٹل انقلاب۔	(۲۲)

بسم الله الرحمن الرحيم

البيان

هذه ابيان للناس

شوال سنة ١٣٢٦ - للهجرة النبوية

التعليم في بلاد الافغان

منذ استولت دولة الملاك صبيح الله خان على عرش
الافغان لا يزال السعي لنشر المعارف والعلوم الضائعة بين
الافغانين في جميع كلتهم وتوطيد الوفاق والاتحاد بينهم
واصلاح الادارات وانشاء المعامل وتأسيس عاهد العلم
وبالكورة اعماله انه انشأ كلية سماها باسمه الكلية الحبيبة
دعاهما الاساندة والمعلمين من الهند

المؤتمر التعليمي الاسلامي العام

سينعقد احتفال المؤتمر السنوي في واخر ديسمبر
القادم في مدينة امرتسار من اعمال ايلالة بنجا تحت رعاية

النواب سليم الله خان اميرهاكه

فتمن يتروى الى المسلمين بنجا باقتراحهم
وفضائلهم فقد اذنت اوان الاحتفال

تغري الهند المغربي

كلما تنهض القبائل المتبركة من افغان المختصين
في طواد النغر المغربي غرة من الدولة الانكليزية تعير
الملا والقر التي هي كاشنة على مقرة منهم على الخوم فقطع

الطريق وقتل لاقتصر تهملا موان لكن الدولة
تلقت بهم رغبة فتود بهم لاجل في ايام المتصمة
عن قريب يشتموا الغارة على قرية من قري مدينة بنشاور

فقتلوا أجزا واحدا من البحر ونصبوا ستة آلاف روية

مسئله الهندك لترك

اجتمع المسلمون في مدينة كاشغور من عظمى أهمية واعترضوا على خرق معاهدة برلين وقد و التشرارات

افدتم للحكاية البريطانية على النخبة التي سارت عليه في شان تركيا

المقاطعة التركية

قلقي لخطو مساهمهم وثنيوهو باسم كبري ورمضه الغنيمة

في مقاطعة من النساء الحرب عن الطر البشير المصنوعة فيها وابقاها تحت ايجهم ومن المعلوم ان الطر بوشن لاجم هوزي

المتنورة بالهند لكنهم الحاطوا على ابا احد صنيح النمسة

يعتصون عنها اشد الاغتصا وقد احتفل المسلمون بمد كلكها

الهند يوم العيد الما ١٢٤٠ وكتوب واطمروا عظيم لاحتج بهم استبداد

ذلك العجز لهم الجائر في سوقي الذي ظل وجهه سوا بعد

واما اذ ان يتبرر فعلته الشنعاء (اغتصا البوق والمهرسك)

بمخر الحكم النيابي لها وهي ان يغسل غري هذا السواد ماء وجهه

اذ اقلع الوجه فاجاؤه ولا خيري وجه اذ اقل ماؤه

هذا وقد اظهر كل من الشهم الامام عبد الحسين افند والنشيط

عزير الرحمن افند حماسته محمودة فالقوا طر بيشهم على رؤسهم

داسوا تحت ارجلهم فاقته القوم بها واقسموا بجهادهم الى ليسوا

بعد اليوم طر بيش من وضع النمسة الجور قد اعلنت تفصلا توتر

من ميمان المسلمين اذ عنتهم الحيا الى ايضا عنة لينة فيعلم ان يطبها

بلينش وليتقن روى سيرة المسلمين تاخذهم الحمية فيسعون الشكر وطبيعة للظفر

تغنيهم عن بعض الايجا ويحذو هذه المصريين ذلك لانهم بجوانا الله

في ايت قومي يعلمون ان المقاطعة في البضاعة عن الامم لاجتبا

اول حجر البناء واساس التقدم وعماد العمران

تقرير اليوستة الهندية

يظهر من تقرير مصليحة البوق الستة اشوا انها تقدم كل سنة خطوا

الى الامام لاسيا في السنة الحاضرة فاعا ثق فيهما تقدمها باهره لافاء لافيا

لبا على التذكار والبطاا البتيد في عموم القوا واليوم بالبق من العلة

نحو ١١٢٠٠٠ مستخدم وقد وزر ٢٢٥٠٠٠ كتابا و..... و.....

واصبح ميم ارباها نحو ٢٤٣٠٠٠ روية

مسألة الحرب في الهند

عصرنا هذا عصر الحرية والاستقلال الشرق كان القرن السابع عشر التقدم

في استقلال الهند فتمت الافقة لافها وتجاهل هذا السيل الحر بانفسهم

نفا انفسهم المصير في الاستقلال السعيا كان يقو وتنبأ لصيدون فسوا

ما يقى استقلالهم وحصوا على الاستويا لافهم المخر باهم فجد سلطانة

اما الهند فلا تزال يطلق استقلالها من اجلين لاجلاء هم عنها

ولكن لا على البنغال التي ليس لكون مسلكا لا يفوسا لكية افقدت

القنايل على الانجليز رجالهم وناسهم يقتلوا انفسهم مقدم قوت

القنايل والمواد المشتعلة في الشوارع ليخافهم لنا وبشدة انكسر

الحكاية وليست ههنا باذكارهم اقلها الحكا فلاتجاءهم الى الجحيم

والمسلمون الى الان كانوا يظفروا الحكوة استطافا والى الحماة

التمن الاسلامی

لجرجی افندی زیدان

تمن اسلامی

از تالیف جرجی زیدان افندی

لو کان کل طور من طوار الزمان اسماء صول غوا الزمان
الحاضر بطور التاريخ فالتاريخ اصبح الان السحابة
الافرو و بجل اعمالها ودعائمها التي لا تلبث ان تزلزل
والشعوب لتسبح لعادة مجدها باحیاء تاریخها ولكن بالسف
عليكم يا معاشرا المسلمين حيث عندكم كنز ذهب من المناجیح
ولكنكم لا تتبعون سبيلكم في اسلوبیت و غموم صاغیظا
اذواق الشعوب الراقية والمتقورین من تشبیهكم الانا
فيقوم غيركم في دنون تاريخكم فيحسن و یسبح
ویدس فی بعض طایفه به تعصبة الاسلام ویشن
الغارة علی التاريخ فيخرج الحكم عن مواضعه فيقول
ما قال الاسلام وهذا ما فعل المسلمون كان حجة الاسلام
قد نالت نعماتهم فلم يتركوا له من هم ياروا وانهم اصبحوا صما
عمیلا ليقوموا تاريخهم فليكتبوا ما يشاء لا یسأل عما افسد
ولا یؤخذ على ما اساء

لو كان كل دور من دوركم ليكن في كل دور من دوركم
تاريخ من تاريخكم فالتاريخ اصبح الان السحابة
الافرو و بجل اعمالها ودعائمها التي لا تلبث ان تزلزل
والشعوب لتسبح لعادة مجدها باحیاء تاریخها ولكن بالسف
عليكم يا معاشرا المسلمين حيث عندكم كنز ذهب من المناجیح
ولكنكم لا تتبعون سبيلكم في اسلوبیت و غموم صاغیظا
اذواق الشعوب الراقية والمتقورین من تشبیهكم الانا
فيقوم غيركم في دنون تاريخكم فيحسن و یسبح
ویدس فی بعض طایفه به تعصبة الاسلام ویشن
الغارة علی التاريخ فيخرج الحكم عن مواضعه فيقول
ما قال الاسلام وهذا ما فعل المسلمون كان حجة الاسلام
قد نالت نعماتهم فلم يتركوا له من هم ياروا وانهم اصبحوا صما
عمیلا ليقوموا تاريخهم فليكتبوا ما يشاء لا یسأل عما افسد
ولا یؤخذ على ما اساء

الف حضرة جرجی افندی زیدان صفا اهل الان
مدينة المسلمين و حضراتهم خمسة اجزاء لم يغادرها اشار
ولا وادة الاقيدها ولا طبيا ولا يابسا الا طبية فجاء كتابه
حاويا ما لم يحوه كتاب قبله فطارد عليه المسلمون و تفاقوا
عليه فافتوا في ان لا يقرأ في ذلك الا من من من له قدر

جرجی زیدان افندی اذ طبع هذا الكتاب في طهران في تاريخ
لکھی جو پانچ جلدوں میں ہے جس میں ہر قسم کی باتیں جمع کیں، اور قہر کے
معلومات بھر دیے، اس کتاب کی تمام پہلی کتابوں سے زیادہ جامع
ہوئی، اس لیے مسلمانوں میں اس کی بڑی شہرت ہوئی، اور اس پر
اس طرح گر پڑے جس طرح شیخ پرورانی نے اور بعد سے زیادہ اس کی قدر کی

ونقلوه الى الغمام هم سادن بما عملوا كما ختم خدموا الا لله
العلم احسن واصعد الابل وهاجرت اليهم من الذنوب الاقام

قرآن جملہ مؤلفات جو حق و تہذیب و ان و طاعتا
بامعان نظر و وجدنا کل کلمہ منہا اسمی استھدا ائدہ المسلمین

وکل فصل منہا قبلہ مدفع اطلاق علی صرح الاسلام و اننا
اکثر روایات الاحلال فالغینا کلامہا جعبۃ کاذبہ قصد

بما الحط عن منزلة التمدن الاسلامی الا انزلوا تباریض العز
جعل ائمة الاسلام و امراءہم ابطال روایاتہ فتنوہ

اعمالہم و قبضہم و عرضہم علی القراء بصور تسقط
شاہدہ و تحفہ منہم و اکثر ما روی الرجل ان ہوا لاشد

مفتویٰ اختلافہ من عند نفسہ لا یجید لہ عروۃ توثقہ عمد
فی تاریخہ علی قصص متلفۃ و احادیث مختلفہ ضنعہا

القاصی والد جاحلہ من اصاغر الکتاب لیضح کو اہما
الناس و یشغلوا ایام عطلتہم امثال کتاب الاعمال و وقع

للبرامک مع بنو العباس للانقلید فی المستطرف فی کاف
مستطرف لشہا بالمدین الا یشہی حیۃ الحيوان للادیم

و عجائب المخلوقات للقریبی و الاخانی الاصفیٰ کما ذکرہا
فی مصادرة فی تہذیب مجلد الاول

قال فی بعض روایاتہ و اظنہ فتاة غسان
ان محمد الصمد ان علیہ سلم کا علی ما بالتوراة والاخیل

اخذ من مجید الشامی قال فی علی انہ کان مسکاً شحیحاً
سے پڑھا تھا، حضرت علی کے بارہ میں کہا ہے کہ وہ بخیل تھے

اور اپنی زبانوں میں اس کے ترجمے کیے اور وہ غور سے خوش ہیں گویا انھوں نے
قوم اور ملک کی حدیث کی اور کوئی چھکا کام کیا اور نہیں جانے کہ ان کے ہاتھوں کی گنا

ہے جو جی زبان کی کل تصنیفات پڑھی ہیں اور غور سے دیکھا ہے اسکا ہر
لفظ ایک تیر تیرا جو مسلمانوں کے دل میں لگتا ہے اور اسکا ہر باب اسلام کی عمارت

کیلئے تنگ ہے ہم نے ہلال کے اکثر ناول پڑھے ان میں سے ہر ایک کو جھوٹے
قصید کا ترکش یا جس اسکا مقصد تمدن اسلامی کی تحقیر ہے اور تاریخ عرب

کی تذکرہ ہے اسلامی انما و رسالہ میں اس کے ناول کے بغیر ہیں، ان کے کارناموں
کو اس نے بڑا کر کے دکھایا ان کی لائق دعا و اذکار کر دیا اور انکو ناظرین کے

سامنے ایسی صورتوں میں پیش کیا جو ان کی شان کو کم کرنے والی اور ان کے
مرتبہ کو پست کرنے والی ہیں، جو کچھ اس نے لکھا ہے وہ امرائے محض

اور اپنے دل سے گڑھی ہوئی باتیں ہیں جسکی اس کے پاس کوئی تاریخ پسند
ہو، اس نے اپنی تاریخ میں ایسے جھوٹے قصے اور افتراء دیے ہیں

جسکو داعیین اور داستان گوؤں نے اس لئے وضع کئے تھے تاکہ لوگوں کو
ہنسائیں اور ان کے فرصت کے اوقات بھر دیں، جیسے کتاب الاعلام باب

البرامک مع بنی العباس، مستطرف فی کل قرن مستطرف حیۃ المیون علی
و میری عجائب المخلوقات قزوینی و اخانی اصفہانی، جیسا کہ اس نے

جلد اول کی تمہید میں اپنی تصنیف کے مآخذ کے بیان
میں لکھا ہے،

اس نے اپنے بعض ناولوں میں لکھا ہے شاید وہ فتاة
غسان ہے کہ محمد صلعم تورات انجیل پڑھے ہوئے تھے بحیرہ شامی

سے پڑھا تھا، حضرت علی کے بارہ میں کہا ہے کہ وہ بخیل تھے

وقال في القرآن ان طائفة من المسلمين تقولوا تخلق كعبه في ذلك
 انه غير متزلزل من الله تعالى. وتكلم على اهل الذمة في عهد الدولة
 العباسية فقال انهم كانوا محضوا الحقوق اذ لم يظلموا من
 وقال في الحسين ان العرب يغضونهم ويحبونهم وقال ان المرأة
 قد سقطت منه لانه في الاسلام قال ان المسلمين لم يبدوا شيئا
 وانما بنوا اهلهم على الفاض اليونان والرومان

ان كنت من ذرهم من البشر عازا على نقد الكتاب ولكن
 ما تيسر لك ذلك لعوائق شتى وقد اذبح حضرة العلامة الموضح
 الشهير بشيلى النعماني انتقاده مرارا ولكن حيث لم يكن في وقت
 سعة تيسر لي لتلخيص ذلك لآخر العمل وهو دم على نقد فيما بعد
 وكنا متعجبين من غير اخواننا مسلمي مصر انهم
 كيف يحلون الضيم ويكفون الغيظ ويغضون ابصارهم
 من امثال هؤلاء المفتوين حتى اتي فضيلة الاستاذ ككتاب
 من حضرة الدكتور محمد البصوي لقاطن الان بربلين
 عاصمة المانيا لطلب كتاب الايات الروحانية فاجابته الاستاذ
 بكتاب قال فيه اثناء كلامه على كتاب التمدن الاسلامي
 لخيرجي زيدان "فيه من الدسائس الكثيرة واهم
 ما قصد بها الخط عن شان العرب رفع منار الجحيم"
 فانه كتاب ثان من حضرة الدكتور ووصفه فيه
 كتاب التمدن الاسلامي احسن وصف وانتقد عليه
 اصدق تنقيد فاحببنا نشره ليكون المسلمون

سین ایک مدت سے اس کتاب پر دیوبند کو کبھی فکر میں تھا لیکن
 اب تک چند در چند دہرہ سے اسکا موقع ملا، علامہ شبلی نعمانی نے
 بھی اسکا بار بار ارادہ کیا کہ اسپر ایک بسیط ریویو لکھیں لیکن چونکہ
 حضرت الاستاذ کے اوقات فرصت کم ہیں اسلئے اب تک یہ کام نہ ہوا اور اب تک ہمارا ارادہ تھا
 لیکن ہمارے تعجب اپنے مصری بھائیوں کی قومی غیرت پر تھا کہ وہ نہ صرف
 یہ ذات اٹھاتے ہیں اور ایسی انفریڈا لیں جس چشم پوشی کرتے ہیں
 اور اپنا غصہ باتے ہیں لیکن اتفاق سے جب علامہ موصوف کے پاس اکثر
 محمود لیب مصری حال مقیم برلین دارالسلطنت جرمنی کا ایک خط آیا جس میں
 انھوں نے مولانا سے کتاب "آلات روحانیہ" طلب کی تھی، مولانا نے
 جس خط میں اسکا جواب دیا اس میں تمدن اسلامی کے متعلق لکھ دیا
 کہ اس میں بہت سی قریب کار بیان ہیں اور جرجی زیدان کا اس سے
 اصلی مقصد عرب کی تحقیر اور عجم کے مرتبہ کا بڑھانا اور روشن کرنا ہے،
 اس کے جواب میں ڈاکٹر محمود کا دوسرا خط آیا جس میں تمدن اسلامی کی
 پوری حقیقت کھول دی ہو، اور اس پر بہت اچھی تنقید کی ہے
 ہم اسکا شائع کرنا نہایت ضروری سمجھتے ہیں تاکہ مسلمان

علیٰ حذر من کید صاحب اللہ لعلہ یجنبوا من اخص
نفثاته، ویتنبھوا العثراتہ، وہفواتہ فانہ
عدو فی ثیاب صدیق، دشمن بصورت دوست ہی،

السید اسماعیل

معلم العربیۃ بجامعہ دارالعلوم

قال بعد الدیاجۃ

”اما بعد فقد تناولت کتابکم اللدیم وشکرتکم

بکل جاحی علی محکم العظیمہ واشنت علیکم بحجۃ

قلبی علی مکرمتکم العالیہ . وقد یعتت خطایکم

التشریف الی صاحب اللہ لعلہ مرفوق بکلمات حجازیہ

بہا انہ یسرع الی بما شملہ قونیہ من الفضل و

الکرم بارسال کتاب الاہل الروحانیۃ

قلتم فی سواد کتابکم الی عیادۃ عن کنا التمدن الاسلامی

یتخیل لی انکم قرأتموها علی لوح صدک . نعم ان فیہ

من الدسائس الکثیرۃ . واهم ما قصدتھا الخطاعین

العربیۃ فمعنا العجم فہم درکم قد وصفتم الکتاب بکلام

العبادۃ القصیرۃ وصفنا صادقاً وحکمتم علیہ حکماً صحیحاً .

یا سیدھا . ان بمصر فرستہ من الکتاب السویدین

القادرین علی الانشاء والتالیف ترعوا فی حوض

الامریکا والانجلیکا بسودیا . ورضعوا من البان

تلك البعثات المادیۃ تعصبا وحقد فشیوا

سید سلیمان

صاحب وفتو القاب آدابکے بعد اپنے خط میں تحریر فرماتے ہیں :

”د آچکا والا نامہ ملا، آپکے احسان عظیم کا اپنے عضو و عضو سے

شکر یہ ادا کیا، اور دل سے آپکی بخشش عالی کی شاکر، آپکا گرامی نامہ

میں نے اپنے چند الفاظ کے ساتھ ڈیڑھ لال کو بھیج دیا، جن سے

مجھے امید ہو کہ وہ بوجہ اُس عنایت و کرم کے جو اُسکے شامل ہو

کتاب آلات روحانیہ کے سرے پاس بھیجے میں بہت جلدی

کرے گا،

اپنے اپنے خط کے ضمن میں کتاب تمدن اسلامی کے متعلق ایک فقرہ

لکھا، جس کے مجھ کو ایسا لگاں ہوتا ہو کہ گویا میرے لوح سینہ پر جبات منقوش

تھی نہ اپنے پڑھ لی ان بیشک اُس میں بہت سی فریبک ریڈیں ہیں اور اس خط کا مقصد

عربی کی تدریس میں شان اور عجیب و غریب نامہ ہے خدا آپکا بھلا کرے اپنے اس فقرہ

عبارت میں کتاب کی سچی تعریف بیان کر دی اور اس پر آپ نے صحیح حکم کیا،

جناب من ! مصر میں مشامی اہل قلوب کی جو افشا و تالیف

پر اچھی قدرت رکھتے ہیں ایک جامعیت ہو اُنھوں نے انگلستان

اور امریکا کے آغوش میں شام میں تربیت پائی ہو، اور دشمنان

کے دودھ سے تعصب اور کینہ کی غذا حاصل کی ہے

علی بعض الشرق والشرقیین اقد و حکوۃ . وقاموا
 یبذرون تلك الحرائم الخبیثۃ . ووقفوا علی انضام
 هذا الذریع السعی بطرق غفر بیتیۃ ووسائل محفیۃ
 فھم یجمعون علینا بطلیغۃ لجیش السیاسة الغربیۃ
 لا یزال "یحاربنا حرباً صلیبیۃ فی شکل سیاسی" کما قال
 امیر المؤمنین السلطان عبد الحمید الثانی من ستوا
 ومبدیٰ هذه الفن الخبیثۃ لیشاکل صبد الیسو
 وتنقسم ثلثہ کھلاء الکتاب السورین بصیرلی
 قسمیہ . قسم یخدم ویساعد لافساد
 التعلیم التربیۃ وحل ابطۃ العائلۃ وقضم الجماعۃ
 الدینیۃ والسیاسیۃ . فھو جیش للاحتلال والکلیت
 یحصر . اما القسم الثانی فیشتغل بخدم محلیاء
 بتحریق التاریخ ونشر فی صو رتہا لایصار السدجۃ
 دویۃھا وراس هذا العصابۃ ھو جرجی زیدان
 صاحب اھلال ؟ ومد یرجوید لاء الشرق
 والشرق وغیرھم
 وداعیکم طالع کتاب التمدن الاسلامی . وحقہ
 ان یدعی کتاب ہادم التمدن الاسلامی . وامعنت نظر
 فیہ واراد علقت علیہ کرات لاتزال علی حالۃ التساقط
 ولکن عازم بحول اللہ علی تبیضھا ونشرھا عند منوج
 الفرصۃ ولا اخلھا الا قریباً ان شاء اللہ تع . والیوم
 اس لیے وہ مشرق اور شرقیوں کے بحیثیت قوم اور سلطنت کے بعض
 رکھنے پر نشوونما پائی اور ان فاسد جراثیم کی تخم ریزی کرے لگے ، اور اس
 کردہ کھیتی کے پختہ کرنے پر جتنی ذرائع اور جہنی وسائل سے کھڑے ہوئے
 وہ ہم پر مغربی سیاست کے اس لشکر کا مقدمہ ہمیشہ بنکر حملہ کرتے ہیں
 جو ہم سے برابر صلیبی جنگ ایک سیاسی صورت میں کر رہا ہے ، جیسا کہ
 امیر المؤمنین سلطان عبد الحمید خان ثانی نے چند سال پہلے کہا تھا ،
 اس ناپاک گروہ کا مقدمہ عیسائیت کے مشابہ ہے ،
 ان شامی اہل قلموں کی جماعت مصر میں دو گروہ بنے ہیں ، ایک
 گروہ وہ ہے جو کی خدمت کرتا ہے اور مصری تعلیم و تربیت کے بگاڑنے
 میں اور خدیوی خاندان کے رابطہ کو کھولنے میں اور دینی اور سیاسی
 جامعیت کے منتشر کرنے میں انکا مددگار ہے ، تو گویا وہ مصر میں
 انگریزی قبضہ کیلئے ایک لشکر ہے اور دوسرا گروہ وہ ہے جو بربروں کے
 آثار کے منہدم کرنے میں بذریعہ تعریف تاریخ مشغول ہے اور اس معون
 تاریخ کو ایسی شکلیں میں پیش کرتا ہے کہ سادہ لوحوں کی آنکھیں ان
 سے لذت اٹھاتی ہیں ، اس جماعت کے اعلیٰ نمبر جرجی زیدان اور
 اھلال ؟ اور اٹوٹیر الشرق اور اٹوٹیر الشرق وغیرہ ہیں ،
 اور آپ کے دعا گو نے تمدن اسلامی کا مطالعہ کیا ہے ،
 اور حق یہ ہے کہ اسکا نام برباد کنندہ تمدن اسلام رکھنا چاہیے
 اور جس نے چند مرتبہ اس پر غور کیا اور اس پر یادداشتیں
 لکھیں ، جواب تک غیر مرتب ہیں بشرط فرصت اس کے صاف
 اور شائع کر دیا عزم میں کر لیا ہے انشاء اللہ بہت جلد ہوگا اور آج

حيث شرفي كنكم مؤيداً صحته رأيت فقد راجعت تلك
الذكرات فافت نفسي اطلاقكم على ائمتنا منها من با
مداولة الافكار .

المثل الاول قال في الجزء الاول صحيفة . في نشان
ابو مسلم الخراساني مع ابي عبد الله بن محمد المنصور
الخليفة العباسي فقتله غيلة وغلده الى اخر العبارة
ثم كرها ايضا في ص ۱۰۷ ج ۱ - بقوله "قتل المنصور ابو مسلم
الخراساني" بدون اضطراب للتكرار ثم اعادها ايضا في
الجزء الثاني ص ۱۰۷ ج ۱ - ثم في الجزء الرابع ص ۱۱۳ و ۱۱۶

فما الداعي يا ترى لتكرارها خمسة دفعات . الملائم
يريد ان يثبت في ذهن القارئ ان المنصور الخليفة
العربي غافل غداً حيث انه "قتل ابو مسلم غيلة وغلده"
فخرجي زيدان نقل هذه الخبر على علل بدون ان
يكلف نفسه مؤنة البحث عن الاسباب العلل التي
دعت المنصور الى قتل ابو مسلم بل ترك المسئلة غامضة
لكن يضطر القارئ الساذج - واغلب القراء كذلك
الى الحكم على المنصور بانه رجل ظالم ومعتد اثم خصوصاً
بعد ما علم القارئ ما لابي مسلم من الفضل والهمة
في إقامة دولة بني العباس . فكل من يقرأ هذه الاخبار
يستخيم مضطراً اذ كان يحجب تفاصيل التاريخ
ان المنصور كافر بالنعمة غيوجا فظ للجحيل .

جبکہ آپ کا خط میری رائے کا مؤید ملا تو میں نے پھر اپنی یادداشتوں
اور نوٹوں پر نظر ثانی کی اور سید اول جاہکہ بغرض مبادیہ خیالات اُسی
یادداشت کی چند مثالوں سے اطلاع دوں ،

پہلی مثال جلد اول صفحہ ۱۰۷ میں ابو مسلم خراسانی اور ابو عبد
منصور کی نسبت لکھا ہے کہ اسکو تاگمان اور دھوکے سے مروا
ڈالا آخر تک ، پھر صفحہ ۱۰۷ جلد ایک میں کر لکھا کہ منصور نے ابو مسلم
خراسانی کو قتل کر ڈالا حالانکہ مکر کی حاجت نہ تھی پھر جلد ثانی صفحہ
۱۰۷ میں اس عبارت کی تکرار کی پھر جلد ثانی صفحہ ۱۱۳ و ۱۱۶ میں
اس کا اعادہ کیا ہیں تم دیکھتے ہو کہ پانچ پانچ مرتبہ تکرار کیا
حاجت تھی کیا اس لئے نہیں ہو کہ وہ پڑھنے والے کے ذہن
میں یہ حکم کرے کہ منصور خلیفہ عربی بے پروا خدا باز تھا کہ اس نے
ابو مسلم کو دھوکے سے قتل کر ڈالا پس حیرتی زبیاں نے اس خبر کو
باوجود اسکے نقصانات کے بغیر اسکے کہنے آپ کو ان اسباب
و علل سے بحث کر سکی رحمت دین جو ابو مسلم فعل کے معنی تھے
بلکہ اس مسئلہ کو اس نے اسطرح سرایت چھوڑ دیا تاکہ سادہ دل
ناظرین اکثر ایسے ہی ہوتے ہیں اس بات کے فیصلہ کی طرف
آدھ ہوں کہ منصور ظالم جفا کار گنہگار آدمی تھا بعد اسکے کہ
ناظرین نے ابو مسلم کے فضل و کمال و ہمت کو جو عباسیوں
کی سلطنت قائم کرنے میں صرف کی پڑھا گیا جو شخص ان حالات
پڑھیں گا وہ خواہ مخواہ نتیجہ نکالے گا بشرطیکہ وہ تاریخ سے
واقف نہیں ہو کہ منصور کافر نعمت اور احسان کش تھا

مع ان الحقیقۃ تاریخیۃ تشہد بعد المنصو واثہ
لم یقدم علی ہذا الفطیعة۔ والقتل بعد فطیعة ولو کان
عقابا عادلا۔ الا انی خلص نفسہ من ملک من محال الی مسلم
حیث ان ہذا اقد مد عنقہ الی سریر الخلافتہ وکاد
یقبضہ علیہا وکاد یستقل بحکومتہ مملکتہ العجم علی الاقل
نعم ان القتل فطیعة شنیعة لا تفتقر لکن الم یکن
القتل فی بعض الاحیان مباحا اذا خیف الفتنہ ؟
امادینا ان الرجل یقتل الرجل فاعا عن حیاتہ ؟
الیس من القضاء المسلمۃ ان القتل فی موضع الفلاح
عن الحیاء مباح ؟ الم تجمیع قوانین العالم باشر علی
ہذہ القصیۃ ؟ والمنصو لم یقتل ابی مسلم حیا فی
اھراق الدماء وتسفیامنہ لاسباب اھیۃ بل فاعا
عن حیاتہ ومملکتہ۔ وھذا الم یکن جائزا فی تلك الايام
فقط بل فی عصرنا ھذا ایضا۔

باوجود اسکے تاریخی حقیقت منصور کے عدل انصاف کی شہادت دیتے ہیں
اور اسنے اس بُرائی کی جرأت نہیں کی (اور قتل کا بھی برائیوں میں
شمار کیا جاتا ہے اگرچہ وہ منصفانہ سزا ہو) لیکن اسلئے کہ اپنے
آپ کو اپنے ملک کو ابوسلم کے پنجہ سے چھوڑنا اسلئے کہ ابوسلم نے
تحت خلافت کی خواہش کی تھی اور قریب تھا کہ وہ خلافت پر قبضہ
کر لے یا کم از کم مملکت عجم کا مستقل پادشاہ ہو جائے ہاں اس میں
شک نہیں کہ قتل ایک مذموم امر ہے لیکن کیا یہ نہیں ہو کہ قتل بعض
اوقات میں مباح ہو جبکہ فتنہ و فساد کا خوف ہو کیا ؟ ہم یہ نہیں سمجھتے
کہ اپنی زندگی کی حفاظت کے لیے ایک شخص دوسرے کو قتل کر دے
کیا ؟ یہ اصول مسلمہ ہے نہیں ہو کہ زندگی حفاظت کے لیے قتل مباح ہو
منصور نے ابوسلم کو اسلئے نہیں قتل کیا کہ اسکو خونریزی سے محبت تھی
یا خیف اسباب کی بنا پر ابوسلم سے کینہ لینا تھا بلکہ اسکو اپنی
اور ملک کی حفاظت مقصود تھی اور ایسا کرنا نہ صرف اس زمانہ میں
جائز تھا بلکہ ہمارے اس زمانہ میں بھی

المثل الثانی قال فی الجزء الاول صحیفۃ ۱۲۰ ”وقد
نھاہم عمر بن الخطاب عن الذبح ...“ ثم کورھذا
الجملة فی ج ۱ ص ۱۰۱ ثم فی ج ۲ ص ۱۲۱ و ۱۲۲
ج ۳ ص ۲۹ و ۳۰ و ۳۱ ثم ج ۵ ص ۸۲۔ اسی کورھا
ثمانیۃ مرات ۰ فما الداعی لذلك ؟ الیس لاسباب
اقلھا ان عمر ید ولا یرغب فی الحضارة والعمران
المثل الثالث زعم تارة ان عددا من سکان مصر

دوسری مثال جلد اول صفحہ ۱۲۰ میں کہا ہو کہ ”حضرت عمر بن خطابؓ
انکو کاشتکاری سے روک دیا ...“ پھر اس فقرہ کو جلد اول صفحہ ۱۵۸
پھر جلد ۲ صفحہ ۱۲۱ و ۱۲۲ اور پھر جلد ۳ صفحہ ۲۹ و ۳۰ و ۳۱ پھر جلد ۵
صفحہ ۸۲ میں اسکا اعادہ کیا یعنی ۸ مرتبہ تکرار کی پس اسکی
ضرورت کیا تھی ؟ کیا یہ اعتراض پر مبنی نہیں ہیں اس میں کم از کم یہ
کہ عمر وحشی تھے جو شایستگی اور آبادی کو پسند نہیں کرتے تھے۔
تیسری مثال جرجی زیدان نے کچھ لکھا کہ کرباشہ گان مصر کی تعداد

عند الفتح زادت جملة على ۳۰ مليون وهو ثلث	فتح کے وقت تین کروڑ سے زیادہ تھی اور وہ آج کل کی
اضعاف سکاٹھا اليوم ج ۱ ص ۸۲ و تارة اخرى	مردم شمار کی سہ گونہ زیادہ ہے ج ۱ صفحہ ۸۲ اور کبھی کہتا ہے کہ
يقول "اعتبر ذلك بمصر وتاريخ جباية ما فقد كان	"اس کا اعتبار کرو اور اس کے خراج کی تاریخ کا ایسے کہ فتح اسلامی کے
عند سكاٹھا عند الفتح الاسلامي نحو عشرين مليوناً	وقت مصر کے باشندوں کی تعداد تقریباً دو کروڑ تھی جیسا کہ اس پر
علما واجمع عليه مؤرخو العرب ج ۱ ص ۸۲ سطر	مصر میں عرب کا اتفاق ہے ج ۱ صفحہ ۸۱ سطر ۱۲ پس یہ دونوں
۱۲ فخذين القولين المتناقضين يبعدان	قول بالكل متعارض ہیں اور دونوں صحت کے دور ہیں ۱۰ ایسے کہ
عن الصواب اذ اذروحي مبلغ الجباية الذي قال عنه	اگر خراج کی مقدار وہ ہے جس کی نسبت اس نے کہا ہے لیکن مصر تو عمرو بن
"اما مصر فقد جباها عمرو بن العاص ۱۲ مليون	العاص نے وہاں ایک کروڑ بیس ہزار دینار خراج وصول کیا ج ۱
ديناراً ج ۱ ص ۸۲ فان كان هذا مبلغ الجزية فقط	ص ۸۲، اُن مردوں کی تعداد مصر میں اس وقت ساٹھ ہزار سے
كان عند المذكور الذين ضربت عليهم الجزية لايزيد	زیادہ نہ ہوگی، جن پر جزیرہ لگایا گیا ہوگا ایسے کہ ہر شخص جس کی مقدار
عن ستة ملايين لان الجزية وضعت دينارين	دو دینار تھے جیسا کہ مصنف نے ج ۱ صفحہ ۱۰۰ میں کہا ہے کہ "مصر
على الشخص الواحد كما قال في ج ۱ ص ۱۰۰ عقد صلح	کی صلح کا معاہدہ عمرو بن العاص کے ساتھ اس بات پر ہوا کہ قطیفی
مصر مع عمرو بن العاص على ان يدفع القبط دينارين	ہر شخص کی طرف دو دو دینار ادا کریں" تو اگر ہم فرض کریں کہ
دينارين عند كل نفس ... ولو فرضنا ان العائلة	ہر خاندان تین ممبروں کے مرکب تھا تو کل ایک کروڑ اسی ہزار آدمی تھے
ثلاثة انفس كانت الجملة ۱۸ مليون نفس ولو فرضنا	اور اگر فرض کریں کہ ہر خاندان میں چار ممبر تھے تو ۲ کروڑ چالیس ہزار
اربعة انفس كانت الجملة ۷۲ مليون نفس . وكلا	آدمی ہو گئے اور ان دونوں میں سے ہر ایک نتیجہ مصنف کے گمان
النتيجتين تخالفان زعمه . ومن جهة اخرى تعلم ان	کے خلاف ہے اور ایک اور دوسرے پہلو سے دیکھو کہ ہم جانتے ہیں
الاثنى عشر مئتي ديناراً التي جباها عمرو بن العاص في مصر	کہ ایک کروڑ بیس لاکھ دینار جنگو عمرو بن العاص نے وہاں
لم تكن مبلغ الجزية فقط بل يدخلها ايضا المبالغ المتحصلة	وصول کیا تھا وہ صرف جزیوں کی آمدنی نہ تھی بلکہ زمین اور دوسری
من الخراج المصروف على الارض الزراعية كما قال في ج ۱ ص ۸۲	آدمیان بھی داخل ہیں مثلاً زمین کاشت کا محصول جیسا کہ اُس نے
ضرب الخراج ج ۱ ص ۸۲ دھما و فغير اعلى كل ثمن	کہا ہے کہ عربین خطاب ہر جزیہ زمین پر ایک دہم اور ایک فقیر محصول تقریباً

والجرب نحو نصف فدان - فلو فرضنا ان قيمة غلة القفيز - القفيز عشر الجرب - درهما واحدا كان خراج الفدان الواحد اربعة دواهم - ولو فرضنا ان ارض مصر المزروعة كانت تبلغ خمسة عشر مليون فدان (هو يدعى كما ترى بعد انحاء كانت ۳۰ ملین) كان مجموع الخراج على الارض الذراعية ستة ملین درهماي نحو اربعة مليون دينار حيث كان الدينار في ذلك العهد لايساوي اكثر من ۱۵ درهما - ولو اخذنا الاربعة ملايين قيمة الخراج من الاثنی عشر قيمة الجزية كان الباقي ثمانية ملايين دينار هو مبلغ الجزية وبتوزینہ علی عدد الرؤس باعتبار انھا دینارین علی الاسكان عدد الدافعين للجزية اربعة ملايين وليس ثمانية ملايين كما قال ج اص ۸۲ وكان عدد سكان مصر (باعتبار العائلة ثلاثة انفس) اثني عشر مليون نفس وستة عشر مليون اذا عدنا العائلة اربعة انفس في المتوسط - وهذا اعظم عدد يمكن الوصول اليه بالاستقصاء - فاین هذه النتيجة ما زعمه ؟

اور ایک جرب قریباً نصف فدان کے ہوتا ہے اور اگر ہم فرض کریں کہ ایک قفيز غلہ کی قیمت (قفيز جرب کا دسواں حصہ) ایک دم ہے تو ایک فدان کا خراج چار دم ہوگا اور اگر ہم فرض کریں کہ مصر کی مزروعہ زمین ایک کروڑ پچاس ہزار فدان تھا اور تعجب ہے کہ جرجی زمین کا دعویٰ کرتین کروڑ فدان مزروعہ زمین تھی تو مجموعہ خراج مزروعہ اراضی ۵۰ کروڑ دم ہوگا جسکے لاکھ دینار ہونگے کیونکہ دینار اسی زمانہ میں ۱۵ دم سے زائد کا نہیں ہوتا تھا پس اگر ہم چالیس لاکھ دینار مزروعہ زمین کا خراج کل خراج ایک کروڑ بیس لاکھ سے نکال دیں تو باقی اسی لاکھ دینار رہ جائینگے جو دراصل جرجی کی مقدار ہوگی اور اس مقدار کو اگر ہم باشندوں پر فی شخص دو دینار کے حساب پھیلا دیں تو جزیہ دینے والوں کی تعداد چالیس لاکھ ہوگی نہ اسی لاکھ جیسا کہ ج اص ۸۲ میں کہا ہے اور باشندگان مصر کی مردم شماری (بشرطیکہ ہم خاندان تین آدمیوں کا مان لیں) ایک کروڑ بیس لاکھ کی ہوگی یا ایک کروڑ ساٹھ لاکھ ہوگی اگر اوسط ہر خاندان چار آدمیوں کا مان لیں اور یہ سب زیادہ تعداد جسکا جاننا استفصا سے ممکن ہے پس یہ نتیجہ جرجی زیدان کے خیال سے کس قدر دور ہے ؟

المثال الرابع قد حظ في تقديره لمسا الارض الزراعية بمصر خلافاً لحاشا - خلافاً لقوله في ج اص ۸۲ بتجد انھا بلغت من هشام بن عبد الملك (حكم من سنة ۵۸۱ إلى سنة ۵۸۴) ثلاثاً وثلثاً فداناً !! وبتجد انه ينقل احد ذلك عن المقرئ

چوتھی مثال مصر کی مزروعہ اراضی کی پیمائش مساحت میں سخت غلطیاں کی ہیں، مثلاً ج اص ۸۲ میں هشام بن عبد الملك (جسے ۵۸۱ء سے ۵۸۴ء تک حکومت کی) کے زمانہ میں ہر کروڑ فدان مزروعہ زمین تھی اور اسکے بعد وہ تاریخ مقررہ سے نقل کرتا ہے

انہا بلغت مساحتها في اواسط القرن الثالث للهجرة	تیسری صدی ہجری کے وسط میں مزارعہ ارضی کی مساحت
۲۳ ملیونا في الفدادين . ثم يعود في الجزء الرابع في ۸۹	۸۹ کروڑ چار لاکھ فدان تھی، پھر دوسری بار ج ۴ ص ۸۹ میں
ويزعم ان مساحتها بلغت ۳۰ ملیونا . وهذه الدعوى	لکھتا ہے کہ ۳ کروڑ فدان مزارعہ زمین تھی، اور یہ دعویٰ بھی
ايضا خالية عن التدقيق التاريخي لانه قال (في ۱۷۵۰	تاریخی شہادت سے خالی ہے، اس لیے کہ (ص ۱۷۵ و ۱۷۶ میں
۱۷۶۰ - اوها) ان مصرجيت في زمن عبد الملك	کتا ہے کہ عبد الملك یعنی تیسرے خلیفہ اموی یعنی نساب حکومت
(ای في عهد ثالث الخلفاء الامويين اى محمد بن عفوان	امید میں مصر کا خراج وصول کیا گیا تو چار لاکھ دینار تھا یعنی
الثلثة الاموية) فعقدت اربعة ملايين دينار اى ان	امیر معاویہ کے زمانہ سے (عمر بن العاص کی امارت میں) تقریباً
جابتها نقصت عن عهد معاوية (عمر بن العاص) نحو	دو تہ کم ہو گیا، اس قدر کم مدت میں خراج کی مقدار اتنی
الثلثين . فكيف تحط قيمة الجباية في ملك قصير الى	کم کیونکہ ہو جائیگی، حالانکہ زمین مزارعہ کی مقدار کم نہیں ہوئی
هذا الحد . ولم ينقص منها على الاقدنة بل تبقى كما هي	بلکہ ہشام بن عبد الملك تک یہی رہیگی حالانکہ ہشام کے زمانہ سے
عهد هشام بن عبد الملك وهو مبدأ الخطا و تقصر	بنی امیہ کا انحطاط شروع ہوتا ہے، باوجود اسکے اگر ہم تسلیم
دولة بني امية . ومع ذلك فلو وافقناه على زعمهم	کر لیں کہ ہشام کے زمانہ میں مصر کی مساحت ۳ کروڑ فدان
كانت مساحتها في زمن هشام بن عبد ۳۰ مليون	تھی اور زرخراج کا حساب چار درم فی فدان کر لیں جیسا کہ شمال
فدانا وحسبنا قيمة الخراج باعتبار انه اربعة دراهم	سوم میں ہونے بیان کیا تب بھی ضرور ہے کہ کل زرخراج بارہ کروڑ
الفدان كما بينا في المثل الثالث لو جاز ان تكون جملة	یعنی اتنی لاکھ دینار ہو اس حساب سے کہ ایک دینار
۱۲۰ مليون درهماي ثمانين ملايين دينار باعتبار	۱۵ درم کے برابر ہوا اور یہ اتنی لاکھ دینار زر جو یہ کے سوا ہے،
ان الدینار خمسة عشر درهما . وهذه الثمانية ملايين	اور پھر باوجود اسکے وہ ج ۱ ص ۱۷۶ میں کتا ہے کہ مصر کا خراج
دينار هي خلاصا للجزية مع ان يقول (ج ۱ ص ۱۷۶) ان	۸ لاکھ دینار تک کم ہو گیا، پس اس قدر خراج کم ہو جاتا اور
خراج مصر انط الى ثمانمائة الف دينار فكيف يحط الخراج	زمین مزارعہ کی وہی مقدار ۳ کروڑ فدان باقی رہنا
الى هذا الحد ويبقى على الاقدنة كما ذكر ۳۰ مليون ؟	تعجب ہے ؟
ثم تجد لا يقول في نفس الصحيفة (۱۷۶) فلما تولى	پھر اسی صفحہ (۱۷۶) میں کتا ہے ،، جب

ابن طولون بلغت جباية اربعة ملايين وثلاثمائة الف دينار
 ثم يضيف عليه فطل خراجها نحو ذلك في سائر ايام بنو العباس
 ثم ياتي في الجزء الثاني ١٩ ويقول اما في ايام المأمون فقد
 بلغ الخراج المصروف مئتين مئتين عن كل فدان
 كيف اصادع الفدادين على هذه الحسنة ١٥٠
 الف فدان فقط ١٩ اما ان الغلط في مقدار الجباية الذي
 كان يجب ان يكون ٦٠ مليون او على الاقل ٢٨ مليون دينار
 باعتبار ان الارض الزراعية كانت ٣٠ او ٢٢ مليون فدان
 مع ان العلم ان مبلغ الجباية في زمن عمر بن العاص لم يصل
 اكثر من ١٢ مليون بما في الجزية !! اما ان ادعينا قوله في
 ج ٤ ص ٥٥ من الجباية مصروفه انما خطت في زمن المأمون
 الى نحو مليونين ٩٢٠ الف دينار وقل ٣ (لشبهيل الحنبل)
 فعلى الفدادين يخط المليون ونصف حيث كان المصروف
 على الفدان مئتين (ص ١٩ ج ١) وكيف يكون خراجها
 نحو ثلاثة ملايين ويجب ان يكون طولون اربعة ملايين
 وثلاثمائة الف وطل خراجها نحو ذلك في سائر ايام بنو العباس
 (ج ١ ص ١٢٠) اما قوله ج ٤ ص ١٩ ان خراج مصر زاد
 بعد المأمون حتى بلغ في اواسط القرن الرابع للهجرة
 ثلاثة دنانير ونصف فجعلها جوهر (القائد الفاطمي)
 سبعة دنانير فخرى لا محالة لا اذ اقبلنا هذه الخرافة
 بلغت قيمة الخراج (على ٤٠ او ٣٠ مليون فدان) السنوية

ابن طولون مصر حاكم هو التومصر حاكم خراج ٢٣ لاکھ دینار تھا، پھر
 اس پر اضافہ کرتا ہوا، اور بنی عباس کے کل عہد میں قریب قریب
 یہی رہا، پھر آگے چل کر کتا ہوا راج ٢ ص ٨٩ لیکن مامون کے
 عہد میں مصر کا مقررہ خراج فی فدان دودو دینار تھا، یہ کیونکر
 حساب زمین مزروعہ کی مقدار کیا صرف ٣٠ لاکھ بجاس ہزار
 فدان تھی یا خراج کے مقدار بنائے میں غلطی ہوئی جو ضرور ہو کہ
 کروڑ ہو یا کم از کم چار کروڑ آٹھ لاکھ ہو اس حساب سے کہ مزروعہ
 زمین کی مقدار تین کروڑ اور دو کروڑ ٢٠ لاکھ فدان تھی، اور
 باوجود اسکے کہ ہم جانتے ہیں کہ خراج کی مقدار عربوں العاص کے زمانہ
 میں ایک کروڑ بیس لاکھ سے زائد تک نہیں پہنچی تھی، اور زبیر
 بھی اسی میں داخل تھا، اور اگر ہم اسکے اس قول کو تسلیم کریں ج ٢
 ص ٥٥ میں کہ مصر کا خراج مامون کے زمانہ میں انیس لاکھ بیس
 ہزار تک کم ہو گیا یا حساب کی آسانی کے لیے تیس لاکھ دینار فرض
 کرو تو زمین مزروعہ کی مقدار پندرہ لاکھ فدان رہ جائیگی کیونکہ
 فی فدان دودو دینار مقرر ہو راج ١ ص ٨٩ اور مصر کا خراج تیس لاکھ دینار
 کے قریب ہو جائیگا اور ابن طولون ٢٣ لاکھ کیونکر وصول کر گیا اور بنو عباس
 کے تمام زمانہ میں کسی قریب قریب ہا، ج ١ ص ٢٠ ایک مصنف کا
 ج ٢ ص ٩٠ میں یہ کہنا کہ مامون کے بعد خراج کا زکوٰۃ ہو گیا یہاں تک کہ پچھلے
 صدی کے وسط میں ستر مئین دینار تھا پھر بنو فاطمہ سے پہلے ابوجہر سات
 دینار کر دیا، لیکن الخریف اس لیے کہ اگر ہم ان خرافات کو قبول کر لیں تو سوائے
 خراج اس بنا پر کہ زمین مزروعہ کروڑ چالیس لاکھ یا تین کروڑ فدان ہو

۸۴ ملین او ۱۰۵ ملین دینار با اعتبار ان جزئیۃ	اٹھ کروڑ چار لاکھ یا ۱۰ کروڑ ۵ لاکھ دینار ہوگا اس اعتبار سے
الفدان کیا بزم ثلاثۃ دنانیر ونصف . مع ان مبلغ	کہ زمین کا لگان ساڑھے تین دینار تھا جیسا کہ وہ کہتا ہے
جایۃ مصر فی واسط القرن الثالث (ای بعد المائۃ)	حالانکہ مصر کا خراج تیسری صدی کے وسط میں (یعنی ۱۸۰۰ کے
المدعی حصول الزیادۃ فیہی نبأ علی قائمۃ قدامۃ	بعد) عاید ہو کہ زیادتی خراج میں حاصل ہوا اور یہ زیادتی
(فی الجزء الثاني) ملیونین کذا ونصف دینار (فی زمن	اُس فترت کی بنا پر جو اُس کے سامنے ج ۲ میں ہو مقسم کے
المعتمد) واما فی زمن المعتمد وهو واسط القرن	زمانہ میں پچیس لاکھ دینار تھا لیکن معتضد کے زمانہ میں جو چوتھی
الرابع للحمۃ فلم تبلغ الجبۃ اکثر من ملیونین ۱۸۰۰	صدی کا وسط تھا ۲۱ لاکھ ۸۰ ہزار سے زیادہ نہیں پہنچا تھا
الف دینار کما ذکر فی جریۃ ابن خرداذبہ فی باریقۃ	جیسا کہ اُس نے ابن خرداذبہ کے حال میں سلطنت کی ثروت کے
القائۃ بالجزء الثاني . واما القول الثالث وهو ان	باب میں ج ۲ میں کہا ہے لیکن اُس کا تیسرا قول کہ جو ہرنے
جوہر قد جعل الضریۃ سبعة دنانیر علی الفدان	لگان فی فدان سات دینار کر دیا تھا یہ ایسا قول ہے کہ جس کو
الواحد فقول لا یتفقہ بہ الا کل مجنون مضاجخل	مجنون کے سوا یا جسکو خلل دماغی ہوا اور کوئی نہیں کہہ سکتا ہے
فی عقلہ وشعورہ لاند لا یعقل قط ان يبلغ خراج مصر	لیے کہ یہ ہرگز سمجھ میں نہیں آتا کہ مصر کا خراج و جزیرہ کے
خلافت الجریفی فی زمن من الا زمان ۱۶۸-۲۱۰۹ ملیون	علاوہ کسی زمانہ میں ۱۶ کروڑ اسی لاکھ یا ۲۱ کروڑ ہو گیا ہو
من الدنانیر (اذا اعتبرت الافدۃ) کما یقول ۲۳-۹۱	در جب کہ زمین مزرعوں کی مقدار ۲ کروڑ چالیس لاکھ یا ۳
۳۰ ملیون) . وحقی لوقیل انھا کانت (ای الافدۃ)	کروڑ فرض کی جائے جیسا کہ وہ کہتا ہے اگر زمین مزرعوں کی
۵۱ ملیون فقط . وهو نصف ما سیکون الخراج	مقدار نصف بھی کر دی جائے یعنی ڈیڑھ کروڑ فدان تب بھی خراج
۱۰۵ ملیون وهذا لا یصح ایضا .	دس کروڑ پچاس لاکھ ہوگا اور یہ بھی صحیح نہیں ہو سکتا،
فمن هذا یری ان الرجل لا یعد مورخا محققا	اس بحث تم دیکھ سکتے ہو کہ شخص مورخ محقق نہیں شمار ہو سکتا،
وباحثا محصا . کلا . بل ہو کاتب یحسن صیغۃ الکتابۃ	ہرگز نہیں بلکہ وہ ایک منشی جو اچھا لکھتا ہے اور اُس کے دل میں
وفی نفسہ شوق یقصد الوصول الیہ . فعند ما یرید	کچھ اور ہی جہان تک وہ پہنچنا چاہتا ہے پس جب مصر کی ترقی
اثبت رخا مصر وتقدم المادی عند الفتح الاسلامی	اور فتح اسلامی کے وقت اُسکی مالی ترقی ثابت کرنا چاہتا ہے

یاتی بشواہد تدافعہ هذا القصد . وعند ما یرد
من اثبات تعقہرہا یاتی بشواہد آخر ولو کان
یناقض الاول . وفي محل الاستشہاد علی کثرة
الخارج وظلم الرعیۃ تراه یدل علی الجبۃ الروائیة
ویلتقط شواہد الیکان ولو کان منافیا لکل الکتابۃ
وما یؤید دعوانا ان الرجل لیس من المحققین
العارفین بالناریخ انه اثبت کثیر من الروایات
الخرافیۃ الکذبۃ وزعم انها حقائق تاریخیۃ مثلاً
قوله ان المہدی اجاز الشاعری ما علی قصیدۃ
واحدۃ مائۃ ملیحاً دہم (ج ۲ ص ۱۳۸) وانہ
وجد بین ریاشام المستعین بساطا الفقت علی
صنعر ۱۳۰ ملیوناً من الدنانیر (ج ۲ ص ۱۳۵)
وان المہادی اعطی عبد اللہ بن مالک اربع مائۃ
بغل موقرۃ دراهم وخریجھا . (ج ۲ ص ۱۳۳) وغیر
ذلک فومثل هذه الخرجیلات الاحادیث الخرافیۃ
التي کثر ذکرها فی ابواب ثروة الخلفاء وسخاوتهم
الی آخرہ .

تو وہ ایسے شواہد لاتا ہی جن سے اسکی تائید ہو، اور جب کہ
مصرکا انحطاط دکھانا چاہتا ہی دوسرے دلائل لاتا ہی اگرچہ
وہ پہلے کے مناقض ہوں اور جب اسکی شہادت پیش کرنی
ہوتی ہی کہ مصر میں خراج زیادہ تھا اور رعایا پر ظلم بہت
ہوتا تھا، تو وہ روایات کے ترکش کی طرف ہاتھ بڑھاتا
ہی، اور اسکا اقتباس کرتا ہی اور وہ روایت خواہ کیسی ہی
اگر پہلے اقوال کے منافی ہو، اور ان دلائل میں سے جو
اس پر مال ہیں کہ یہ شخص مورخ محقق نہیں ہی ایک دلیل یہ ہی
کہ وہ بہت سی جھوٹ خرافات روایتوں کو صحیح سمجھ لیتا ہی اور
وہ سمجھتا ہی کہ یہ حقائق تاریخیہ ہیں مثلاً - مہدی نے سام شام
کو صرف ایک قصیدہ پر دس کروڑ درہم دیدیا ج ۲ ص ۱۳۸
اور ام مستعین کے سامان میں ایک فرش تھا جس کی طیاری
میں ۱۳ کروڑ دینار صرف ہوئے تھے ج ۲ ص ۱۳۵ اور ہادی نے
عبد اللہ بن مالک کو چار سو خر دیے جن پر روپے وغیرہ لکے
ہوئے تھے، ج ۲ ص ۱۳۳ اور اسکے سوا بہت سی مثالیں
توہات اور خرافات سے ہیں جسکا ذکر خلفا کی مالی فروت
اور انکی سخاوت میں مصنف نے کیا ہی،

فکلامہ من مصر ومساختمها وعدتسکافخاعتہ
الفہم وبعده بالصفة التي ذکرتمها وانتقدتمہا شعر
مقابلتمہا بالحالۃ الحاضر مع الاشارة الى قلة الخراج
والی زیادۃ العمران وانہ لا یستبعد (کما یقول)

پس مصنف کا کلام مصر اور اسکی بیابان اور مردم شمار کی
بارہ میں فتح اسلامی کے وقت اور اسکے بعد جس طریقہ سے ذکر
کیا ہی اور پھر اسکا مقابلہ زمانہ موجودہ کیساتھ اور اس بات کی طرف
اشارہ کر کے خراج ہوتے کم ہی اور آبادی زیادہ اور یہ کچھ بعید نہیں (جیسا کہ آگاہ

ان يبلغ عدد سكانه في مجر سنوات قليلة نحو ۲۰ مليون واخذتها الحكمة وكيت فليقاً فيه تليم وتنبيه للمصريين كانه يقول طعم مصر كمانت كيت وكيت في جهة الرومان عند الفتح الاسلامي ثم قهرت شيئاً فشيئاً ازمنة لاجل الافات والحكومات الاسلامية وهي الان اخذت بمساعي الاحتلال طبعاً في سبيل الرقي والتقدم. فبهذه الدسياسة السياسية في قالب ادبي يثير الشغبية المصرية الساعية وراء الحصول على الاستقلال والتخلص من ربقة الاحتلال. يا قوم ماذا تريدون من الاستقلال والرجوع الى حكومة اهلية اسلامية؟ العترون انكم في جحوة من العيش في ظلال الرأية الانكليزية؟ وان بلادكم سائرة في سبيل الرقي والتقدم الحادي بفضل هذا الاحتلال؟ فاهلها في ازدياد وارضها الزراعية في ازدياد وينتظران يبلغان ما كانا عليه قبل عهد الحكومة الاسلامية فها انتم في هذه السيارة راضين؟ وعلى الاستقلال معززين؟ وبلاحتلال راضين؟

فها بعض الاصله تدل على قدرة الرجل في تحريف التاريخ وخيانة في البحت. فهو لم يبحث في تاريخ التمدن الاسلامي بحثاً فلسفياً بل ان يبلغ عدد سكانه في مجر سنوات قليلة نحو ۲۰ مليون واخذتها الحكمة وكيت فليقاً فيه تليم وتنبيه للمصريين كانه يقول طعم مصر كمانت كيت وكيت في جهة الرومان عند الفتح الاسلامي ثم قهرت شيئاً فشيئاً ازمنة لاجل الافات والحكومات الاسلامية وهي الان اخذت بمساعي الاحتلال طبعاً في سبيل الرقي والتقدم. فبهذه الدسياسة السياسية في قالب ادبي يثير الشغبية المصرية الساعية وراء الحصول على الاستقلال والتخلص من ربقة الاحتلال. يا قوم ماذا تريدون من الاستقلال والرجوع الى حكومة اهلية اسلامية؟ العترون انكم في جحوة من العيش في ظلال الرأية الانكليزية؟ وان بلادكم سائرة في سبيل الرقي والتقدم الحادي بفضل هذا الاحتلال؟ فاهلها في ازدياد وارضها الزراعية في ازدياد وينتظران يبلغان ما كانا عليه قبل عهد الحكومة الاسلامية فها انتم في هذه السيارة راضين؟ وعلى الاستقلال معززين؟ وبلاحتلال راضين؟

فها بعض الاصله تدل على قدرة الرجل في تحريف التاريخ وخيانة في البحت. فهو لم يبحث في تاريخ التمدن الاسلامي بحثاً فلسفياً بل

ان يبلغ عدد سكانه في مجر سنوات قليلة نحو ۲۰ مليون واخذتها الحكمة وكيت فليقاً فيه تليم وتنبيه للمصريين كانه يقول طعم مصر كمانت كيت وكيت في جهة الرومان عند الفتح الاسلامي ثم قهرت شيئاً فشيئاً ازمنة لاجل الافات والحكومات الاسلامية وهي الان اخذت بمساعي الاحتلال طبعاً في سبيل الرقي والتقدم. فبهذه الدسياسة السياسية في قالب ادبي يثير الشغبية المصرية الساعية وراء الحصول على الاستقلال والتخلص من ربقة الاحتلال. يا قوم ماذا تريدون من الاستقلال والرجوع الى حكومة اهلية اسلامية؟ العترون انكم في جحوة من العيش في ظلال الرأية الانكليزية؟ وان بلادكم سائرة في سبيل الرقي والتقدم الحادي بفضل هذا الاحتلال؟ فاهلها في ازدياد وارضها الزراعية في ازدياد وينتظران يبلغان ما كانا عليه قبل عهد الحكومة الاسلامية فها انتم في هذه السيارة راضين؟ وعلى الاستقلال معززين؟ وبلاحتلال راضين؟

فها بعض الاصله تدل على قدرة الرجل في تحريف التاريخ وخيانة في البحت. فهو لم يبحث في تاريخ التمدن الاسلامي بحثاً فلسفياً بل

سفسطائی مضرت بخش بحث کی ہے۔ اور میری یادداشت	سفسطائی مضرت۔ و هناك اشياء كثيرة
میں اسکے سوا اور بہت سی باتیں ہیں جنکی اہمیت اس	فی معلقاتی علی کتابہ لاقول اہمیت انتقادھا
کم نہیں ہے جسکو میں نے بیان کیا، اسوقت میں بعض	عماذکرت من الامثلة اشیرالی بعضھا اشارة
غیر مذکورہ مثالوں کی طرف تطویل کے خوف سے اشارہ	خوف التطویل۔ فہذہ مثلاً کلامہ علی العهد
کرتیا ہوں، اُنسے ایک یہ مثلاً اسکا کلام عہد نبوی	النبوی المکذوب (ج ۳ ص ۹۲) ونقلہ بصورة
مکذوب پر ج ۴ صفحہ ۹۲ اور اسکا نقل کرنا ایک اجازت نامہ	رخصتہ یدعی اھا "من جانب الشرع الشرع
کو جسکی نسبت وہ دعوے کرتا ہے کہ یہ "شرع شریف	بدیاریکدر (ج ۳ ص ۱۲۷) ولیستشہد بھاعلی
دیاریکدر کی جانب سے ہے" ج ۴ ص ۱۱۷ اور اس سے اس	وجود التعصب الديني مع انه موضوع الباب
بات پر مشہد کرتا ہے کہ تعصب مذہبی موجود تھا حالانکہ	"الكلام علی اهل الذمۃ فی الدولة العباسیة"
فصل کا عنوان "دولت عباسیہ میں ذمی ہے اور اس	ولیس علی الرخص المعطاة (علی زعمہ) من
اجازت نامے (اسکے گمان کے موافق) شرع شریف	الشرع الشریف بدیاریکدر فی زمانہ اذناو
دیاریکدر سے ہمارے زمانہ میں اور نہ کسی مصری خانقاہ	المحفوظة "فی بعض البطرککھا فالبصر" (۹)
میں (اسکا وجود ہے) اور انھیں میں سے ایک یہ ہے جو اسے	ومنہما ما ذکرہ بخصوصہ "الخصیان" (ج ۵
ذکر کیا ہے الخصیان کے مضمون میں ج ۵ صفحہ ۲۷ میں	ص ۲۷) زاعمان تجار الیہود ہمال الذین
اس گمان پر کہ تجار یہود ہی انکو اندلس لاتے تھے	کانوا یاتون بھمالی الاندلس الحقیقة
اور حقیقت حال یہ ہے کہ خواجہ سرا می "خضنا"	ان الخضنا کان شائعاً فی مملکة الروم
اس زمانہ میں تمام مسیحی مملکت روم میں شامل	(ابیننس) المسیحین وان المسیحین
تھی عیسائی ہی لوگ انکو ایشیائے کوچک کے	ھمال الذین کانوا یاتون بھمال عن طریق
راستہ سے دمشق لاتے تھے اور ہمیشہ خصیان	اسیا الصغری الی دمشق۔ وما زال
عیسائیوں میں اخیر گزشتہ صدی تک روم میں	الخصیان موجودین فی المسیحین الی اخر
موجود رہے اس لیے کہ ہکستانی گرجوں کے	القرن الماضی برومۃ بدلیل ان کفۃ البیعة

الکستانیۃ المصوب الیہم افتتاح اوقات
 للصلوة كانوا كذلك . ومنها ادعاؤه ان العرب
 (وقریش) كانوا ياكلون الخبز والخنافس و
 العقارب وغير ذلك من المواد التي لا تالفتها نفوس
 البشر (ج ۵ ص ۱۰)

بادری بنکے سپرد نماز تھی وہ ایسے ہی ہوتے تھے اور
 انھیں مثالوں میں سے ایک یہ ہے کہ جرجی زیدان نے
 دعوے کیا ہے کہ عرب (اور قریش) ٹڈی حشرات الارض
 بچھو وغیرہ اور ان چیزوں میں سے کھاتے تھے جنکو انسان
 کا نفس مکروہ سمجھتا ہے ج ۵ ص ۱۰

فمن هذه الملاحظات ترون ان الرجل
 لم يقصد الخط من منزلة العرب و رفع منار
 العجم فقط بل له اغراض سياسية اخرى
 اهمها اصابة المسلمين و الاسلام بما هو
 براع منه حفظنا الله و العباد بالله من مثل
 هؤلاء الخونة المدلسين و في الختام ارجو
 المذرة من التطويل و اعتراكم
 سلام الله و رحمته و بركاته

ان ملاحظات سے آپ نے دیکھا ہو گا کہ اس شخص کا مقصد
 صرف عرب کی شان گھٹانے اور عجم کی عزت بڑھانی نہیں ہے
 بلکہ اس کے مقصد دوسرے سیاسی اغراض بھی ہیں جن میں سے
 سب اہم یہ ہے کہ مسلمان اور اسلام کو اس چیز سے صدمہ پہنچانا
 جس سے وہ پاک ہیں خدا ہو کہ محفوظ رکھے اور ہم بٹا چاہتے
 ہیں خدا کی ایسے سکار خاتین سے اور آخر میں ہم معذرت
 چاہتے ہیں کہ کلام طول ہو گیا والسلام علیکم ورحمۃ اللہ
 وبرکاتہ

ڈاکٹر
 محمود لیبیب
 محرم

الدكتور
 محمد لبيب
 محرم

البيان . ونحن نحفظ دأينا في
 هذا الباب الى فرصة اخرى و ربما نوقى
 القراء ما يستهم في الموضوع و يغنيهم
 عن الاطباب في ذلك ان شاء
 الله تعالى

البيان . اس مسئلہ میں ہم اپنی رائے کو آئندہ فرصت
 کے وقت پراٹھا رکھتے ہیں اگر خدا نے چاہا تو اس
 موضوع میں البیان ایک نہایت مکمل مضامین کا سلسلہ شائع
 کرے گا جس میں کسی قسم کے مبالغہ یا طول کلام کی ضرورت
 نہ ہو گی

خلائیق اوریا

ندعی اوریا انا افضل الا قال یحییٰ بن علی بن کرم

الاصلاق ولین العربیة ودمانة العوائل الا یفاء
بالعهد وانجاز الوعد وحیا الاصلاح وحریت الافکار
وحیا الجنس البشری والمساحة فی الدین والوطن
والجنس وبغض التعصب ولكن هل تافی اوریا
ان لیست منها الفسا التي خرفت معاهدتها ونقضت
میثاقها واظفت وعدها وسرقت بلاد غیرها وتقیأت
لان تعثو فی الارض وتسفک الدماء وتخب احوال
الناس وتشیر الفتن وتسدر تاج الاصلاح تبغض
غیر جنسها وتخذ التعصب اماما

فان كانت الفساد اخلت فی اوریا فلیشهد الثقلان

ان اوریا کذب فیما ندعی نعم تکذب فیما ندعی
الف مرة نحن مسلمو العالم كافة نبغض الفسا و
نحسبها من اعدائنا فبحمها الله ولا نشتری
بعدئذ شیئا من بضاعتها ومصنوعاتها وندعو علیها
بکرة واصیلا فان سلاح الاعز لین الدعاء ولشکر
مسلمو العالم قاطبة الحكومة الانجلیزیة ویدعون لها الخیر
حیث اخذت یا بدیم وساعدت خلقهم واستاعت من
علی الفسا التي صغرت فی عین العالم المتمدن کله
فاقولک انهما الفسا وتبا وتعالک انهما الخائنة

یورپ کے اخلاق

یورپ دعوی کرتا ہے کہ وہ تمام ملک سے زیادہ خوش خلق

پاکیزہ عادات، عہد کا وفا کرنے والا اور وعدہ کو پورا کرنے
والا اصلاح پسند، آزاد خیال، نوع البشر کا خیر خواہ مذہب
وطن اور قومیت کے معاملہ میں بالکل بے تعصب لیکن کیا
یورپ اس سے انکار کرے گا کہ وہ اسٹریا اسکے حدود میں
داخل نہیں ہوئے جسے اپنا معاہدہ توڑا اپنے عہد کی پروا نہ کی
اپنے وعدہ کے خلاف کیا، غیروں کا ملک چورالیا اور اس بات
پر آمادہ ہوا کہ ملک میں فساد کرے خون بہائے لوگوں کٹال
چھین لیے فتنے اٹھائے اصلاح کا دروازہ بند کر دیا اپنی
غیر قوم سے بغض رکھا اور تعصب کو اپنا امام بنایا،

تو اگر اسٹریا یورپ میں داخل ہو تو تمام لوگ گواہ رہیں کہ
یورپ اپنے وعدے میں جھوٹا ہوا اور ہاں ہزار بار جھوٹا ہو
ہم تمام دنیا کے مسلمان اسٹریا سے بغض رکھینگے، اور اسکو
اپنا برا دشمن سمجھینگے خدا اسکا برا کرے اور اب ہم اسٹریا کی
ساخت کی کوئی چیز نہ خریدینگے اور اسکے لیے بددعا کرینگے
کیونکہ غیر مسلم لوگوں کا سلاح دعا ہو، اور تمام دنیا کے مسلمان
دولت برطانیہ کے شکرگزار ہیں اور اسکے خیر خواہ ہیں کہ اس نے
انکی مدد کی، اور اسکے خلیفہ کی امداد کی اور اسٹریا کے طرز
عمل کو برا کہا وہ اسٹریا جو متمدن دنیا کی نظر میں ذلیل ہے
برا اسٹریا تیرا ملک ہو ہٹریا تیرے لیے اور برباد ہو تو اوی دغا باز

جمعية الاحرار

يا ايها البرق السبق الساري من اين ماء غمامك المذرا
من "يوسفورس" فابتسام الثغر منك بما يشاطئه من الاسرار
يا "يوسفورس" قد رأيت عجائب السد نيا فصر لك اطول الاعمار
فرأيت روما واقتدار ملوكها من شوكة ومفاخر ووقار
هل شاهدت عينك اعجب منظر مما ارتث جمعية الاحرار
فالله يقيمها لتقطف من ربا ضالكها من يانع الانهار

السيد سليمان

عربي انجمن اخوت عثمانی

جمعية الاخاء العرب العثماني

من منافع الحرية ان ترى العثمانيين متضامين
كلاعضاء لجسد واحد ساهين في سبيل الاخاء
والوئام فلما انه يجب على اعضاء الجسد ان يتضام
بعضها ببعض وينصروا احدها اخرها يجب على كل
عضو ان يسعى على حدة لتقوية ليقوى الجسد كله
فان اذا صلح الجزء وصل الكل

فالجنسية العثمانية جسد اعضاءه العرب
والاكراد والأتراك واليهود وغيرهم
على كل شعب من الشعوب العثمانية ان يسعى
لتقوية نفسه وترقيتها سعيا لا يشغله
عن الجنسية العثمانية

اس بنايران عرب نوجوانوں نے جو سلطانیت میں

وعلى هذا فقد رأى بعض أبناء العرب القاطنين

فی الاستانہ ان یؤسسوا دار السعادة جمعیة
 لمواخاة العرب معاخذہم باسم "جمعیة الاحساء"
 العربی عثمانی اتقاء بالجمعیات التي تالفت هذا
 كالجمیة التركیة والارمنیة والكردیة والبلغاریة
 فاجتمع الجم الغفیر من ابناء العرب فی تارینج
 اشعبان المنصور فاسسوا الجمیة وانتخبوا لها
 الاعضاء من وجهاء العرب وفضلائهم اما
 مقاصد الجمیة فھی كالتاتی :

مقیم ہن وہاں کی اور انجمن جیسے ترکی، ارمنی، کردی،
 بلغاری کے دیکھا دیکھی ایک انجمن بنام "جمعیة الاخاء العربی"
 العثمانی، قائم کرنے کا ارادہ کیا، جس کا مقصود استانہ
 کے عربوں میں اخوت و اتفاق پیدا کرنا ہوگا،
 گذشتہ شبان کی چٹائی پر کویہ لوگ جمع ہوئے اور اس
 انجمن کو قائم کیا، اور اس کے ممبر منتخب کیے
 اس انجمن کے مقاصد حسب ذیل
 ہیں،

اولاً - المحافظة علی القانون الاساسی وقایة
 من كل خلل یطرق الیه وقد تحالف جمیع الاعضاء
 ان یفدوا الاموال ولا رواح دون ذلك،
 ثانیاً - تفہیم ابناء العرب خاصة وسائر العثمانيين
 عاتمان الممالك العثمانیة هی جمیعاً جسم واحد لا یقبل
 التجزئة ولا التفریق وان كل قطعة منها وان بعد
 وطن لكل فرد منهم فیحیب المحافظة علی هذا الوطنیة
 والدفاع عنها واذا اتفی الامر بذل النفس
 النفس دونها،

(۱) قانون سیاسی کا ان تمام امور سے جو اس میں
 خلل انداز ہوں، بچانا، اور تمام ممبروں نے اپنے جان
 و مال کو اسکے لیے خرچ کرنے پر حلف اٹھایا،
 (۲) اہل عرب اور تمام عثمانی قوم کے ذہن نشین
 کرنا کہ ممالک عثمانیہ ایک جسم کے مانند ہی، اس میں
 تجزی و تقسیم ممکن نہیں، اسکا ہر ایک حصہ اگر چہ دور ہو
 ہر شخص کا مسکن ہو، ہر شخص کو اس کے وطنیت کا لحاظ رکھنا
 چاہیے، اسکے پیچھے اگر جان و مال خرچ کرنے کا بھی
 موقع آجائے تو دریغ نہ کرے،

ثالثاً - من الواجب علی كل عثمانی كی یعتقد
 ان كل قطعة من الممالك العثمانیة هی وطن له ان
 یعتقد ان كل فرد من العثمانيين علی اختلاف
 اجناسهم ولغاتهم ومذاہبهم اخ له فلذلك رأیت

(۳) ہر عثمانی پر جس طرح یہ واجب ہو کہ ممالک عثمانیہ کے
 ہر حصہ کو اپنا وطن سمجھے، اس طرح اس پر بھی واجب ہو کہ ہر شخص
 کو اپنا بھائی سمجھے، اگرچہ وہ قوم، زبان، مذہب میں
 اس سے اختلاف رکھتا ہو، اس دفعہ کی رو سے

الجمعية من فرائضها تذکیر ابناء العرب
انہما خوة لسا الاقوام العثمانية وحتم علی
الاتفاق والاتحاد معہم
انجمن نے نوجوانان عرب کو یہ بات یاد دلانی کہ وہ تمام
عثمانی قوم کے بھائی ہیں، اور اُنکے ساتھ اتفاق و اتحاد
رکھنے کی انکو بہت تاکید کی،

رابعاً . بمان العرش سلطان العثمان هو اتفاق
جامعة واثق رابطة بين العناصر والممالك
المختلفة العثمانية فالجمعية تعتبر فرضا واجباتا
ابناء العرب باذیال هذه الجامعة العظمی اتحادہم
بغاية الصدق والاخلاص حول سدة السلطنة
العثمانية ومقام الخلافة الاسلامية
(۴) چونکہ پایہ گاہ سلطنت عثمانیہ مختلف قوموں
اور مختلف ملکوں کے اتفاق و اتحاد کا اعلیٰ ذریعہ ہے
اس لیے انجمن نوجوانان عرب کے لیے فرض سمجھتی ہے کہ اس
خلافت عظمیٰ کے دامن کو بہت مضبوطی سے پکڑے
برہین گے، اور خلوص اور سچائی کے ساتھ اسکے بارگاہ
کے گرد جمع رہیں گے

خامساً . لا یخفان ما تقدم لا ینع کل عنصر
من العناصر العثمانية ان یقوم بالنظر فی شؤونہ
الخاصة لاسیما العنصر العربی ذو اللغة الذکرمة القرآنية
والتاریخ المجید الباهرة فالجمعية تسعى فی احوال
شان العرب والعربية ضمن الجامعة العاتمة العثمانية
وانا لہ ابناء العرب علی اختلاف مذاہبہم ما منحتہم
المساواة الدستورية من حق احرا ن الوظائف
والمناصب وغیر ذلک من الحقوق المشروعة
(۵) پہلے دفعات کے لحاظ سے ہمیں کسی طرح کا حرج نہیں
کہ قومیت کا کوئی خاص گروہ اپنے ہی حالات کے درستی
کے لیے کھڑا ہو، خاص کر یہ عربی گروہ جسکی زبان
میں قرآن نازل ہوا ہے، جسکے کارنامے دنیا پر روشن
ہیں، پس یہ انجمن اپنے عام اغراض کے ضمن میں اہل عرب
اور زبان عربی کے شان کے بلند کرنے میں کوشش
کرتی رہیگی، اور ازربے حقوق مساوات اسکے لیے وظائف
اور عہدوں کی بھی کوشش کریگی،

سادساً . بمان جانباً من الولايات العربية
العثمانية لم یزل حتی الان خارجاً عن نفوذ الحكومة السنية
غیر مشارک سائر العثمانيين فی حقوقہم واجباتہم نابذا
اسباب التفرق والحران فبالجمعية ان یتم بامر هذا القسم
(۶) چونکہ عربی صوبوں کا ایک حصہ اس وقت تک
حکومت سنیہ کے اثر سے علیحدہ ہے اور دوسری عثمانی رعایا
سے حقوق و واجبات میں کنارہ کش، تہذیب و تمدن سے
دور انداز ہے انجمن انکو راہ راست پر لانے تعلیم دلانے اور حکومت

<p>عثمانیہ کے ریرا فر لائے مین کو شمش کرے، (۷) اہل عرب مین علوم و معارف کے پھیلانے کی کوشش کرنی، اور اس کام کے لیے مدرسے قائم کرنا اور کتابیں، رسائل اور اخبار طبع کرنا،</p>	<p>فأرشاده وتعليمه وإدخاله في أئمة الجامعة العثمانية سابعاً. السعي بنشر أنوار المعارف بين أبناء العرب وذلك بتأسيس مدارس وطبع كتب ورسائل وجرائد،</p>
<p>(۸) اہل عرب کو اس بات پر آمادہ کرنا کہ وہ عثمانی رعایا کے ساتھ ملکر تجارت، صنعت، وغیرہ کے ترقی کے لیے متفقہ کمپنی قائم کریں، (۹) اہل عرب کی سچی توسعہ انکے تمام کاموں مین مدد کرنی، انکے فقیروں، مریموں، یتیموں اور بیواؤں کی خبر گیری کرنی،</p>	<p>ثامناً. حث أبناء العرب على الاتفاق مع سائر العثمانيين في تشكيل شركات تقوم بترقية التجارة والصناعة والزراعة في جميع أنحاء الممالك العثمانية، تاسعاً. معاونه أبناء العرب على قدر الوسع في أمورهم وشؤونهم وإغاثة فقرائهم ومضاهم وإيتائهم وإراعتهم،</p>
<p>انجن نے یہ بھی قرار دیا کہ تین اخبار عربی، ترکی اور فرانسیسی زبانوں مین جاری کیے جائیں، جنکے مقاصد یہ ہوں گے، عربی موبوں کو دارالخلافہ کے زیر اثر لانا، انجن عام کی خدمت کرنی، اسکے مقاصد کو شائع کرنا، آستانہ کے وقائع کو معتمد ذریعہ سے حاصل کر کے درج کرنا، حقیقت کو بتانا کہ عدل و انصاف کی نعمت کوئی محروم رہنے نہیں سکتا، ان مقاصد کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اہل عرب</p>	<p>وقد قدرت الجمعية اصداد ثلاث جرائد عربية وتركية وفرنسية لشد الروابط بين الولايات العثمانية وإدخال الخلافة وخدمة الجامعة العثمانية ونشر أفكار الجمعية وإعطاء حوادث الأستانة من المصادر الموثوق بها ودرج حقائق الأحوال لإلحابة وإعلاء صوت كل مظلوم كيلا يحرم من نعمة العدل والإنصاف،</p>
<p>ان مقاصد کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اہل عرب کو حرکت مین لانے کے لیے ان سے گریز نہیں کیوں کہ انکو ایسے سچے بہرہ وون کی سخت ضرورت ہے جو انکی مدد کریں، انکا ہاتھ بٹائیں، انکی تعلیم مین کوشش کریں</p>	<p>فهذه المقاصد كما ترون لا مندوحة عنها للهضة العربية تحت ظلال الجامعة العثمانية فإن العرب في أشد حاجة إلى فتيان صفة مقربين ليعازروهم ويأخذوا بأيديهم ويسعوا في تعليمهم</p>

وارشادھما الى اسباب التمدن فاننا
ننظر لهم مستقبلا عجيدا كما كان ماضيهم
عجيدا اباهرا س

جريدة اللواء في الهند

جريدة اللواء من الجرائد التي خدمت الامة
والدين احسن خدمة وذاع صيتها ورفع
منارها واكتسبت شهرة عظيمة في وضع ستون
خطا كما تسمع ذكر الجرائد المصرية في اندية
الهند الاسلامية اللواء اولها ذكرها واكثرها
قراءة واوسعها بحثا واغفرها لبا للسلامة
من ادري ماذا حدث حتى ودعنا اللواء وفارقنا
منذ فارقتا الفقيد المرحوم مصطفى كامل و
استأثر الله به ونقله الى اركرامته انا نعم قطعنا
ان اذاعة اللواء نبعث بغيره الى اكل اسبوع
وايضا نحن على يقين من ان البوستان البحرية
توصلها الى بوستان الهند في بمبائي وبوستان
عبائي توصلها الى ايلتنا آود ولكن اهالي آود
الذين تاتي الى بعضهم جريدة اللواء لا تغفروا
مخافا اسبوع حتى نفقدها في اسبوع اخر وتارة
يتصل بنا بعد فقط من اعدادها الستة الاسبوعية
ومرة لا ناتيها شهر او بعض شهر بل اكثر منه

اسباب تمدن کی طرف انکی راہ نمائی کرین، جس طرح بیانی
میں فضائل سے روشن تھے اسی طرح ہم انکے مستقبل کو
بھی دیکھنا چاہتے ہیں،

اخبار اللواء ہندوستان میں

اللواء ان اخباروں سے ہے جس نے قوم و مذہب
کی بہت اچھی خدمت کی ہے اس نے بڑی شہرت اور ناموری پیدا
کی ہے، چند سالوں میں اس نے ایسی ترقی کی ہے کہ ہندوستان
کے اسلامی مجلسوں میں سب سے پہلے اسی کا نام لیا
جاتا ہے، اسی کو لوگ زیادہ پڑھتے ہیں، اس کے بحث
کا دائرہ بہت وسیع ہوتا ہے، اسلامی باتوں میں اسے
خاص دلچسپی ہے مگر معلوم کیا افتاد پڑی ہے کہ جب سے
مرحوم مصطفیٰ کامل پاشا نے انتقال کیا ہے یہ اخبار ٹھیک
طور سے ہمارے پاس نہیں پہنچتا ہے، ہم کو یہ یقین
کامل ہے کہ دفتر سے اخبار برابر روانہ ہوتا ہے اور بحری
ڈاکخانہ بمبئی پہنچتا ہے، اور وہاں سے ڈاکخانہ آودھ تک
آتا ہے، مگر ہم آودھ والے جن میں سے بعضوں کے پاس اللواء
آتا ہے کبھی تو پورے ہفتے کا اخبار پالیتے ہیں، اور
کبھی بالکل نادر ہوتا ہے، کبھی ہفتہ کے چھپے
پر چون سے صرف ایک ہی ملتا ہے، کبھی ایسا بھی
ہوتا ہے کہ مہینہ ڈیڑھ مہینے تک نہیں
آتا ہے،

وقد نبكنا من طريق غير رسمي ان الحكومة تتفق
منعها عن الدخول في الهند سر و امرت رجال البقا
سر ان لا يوصلها الى اصحابها فان كان الخبير ملاقا
والخبر يصدق ويكذب فعلى الحكومة ان
تعلن منعها لئلا يختلط على الناس امرهم
ونستريح من عذاب الانتظار فالانتظار اشد
من انقطاع الامل

ماذا يقول المصريان

يا ايها الزاكب المزجي مطيعة

سائل بنى اسد ما هذه الصوت

ويل للذين يتفرون ويتحدون هواهم

اسل عظامهم فتسودهم الفوضى تذهب نجمهم

وتكبو زنادهم وتطيش سهامهم تحل املهم

بواذ غير ذى ذرع فتصير خائبة

خاسرة

هذه النهضة الاضية التي نهض بها

الشرق من سنوات ما عادت مكمما من الشرق

الاوايقظت اهلها من سباتهم فانتبهوا

وقاموا وسعوا

ومصر التي هي من اقدم البلاد مدنية وحضارة

وان فقدت الان مكافتها من الفضل ولكن

ہمیں پرائیوٹ طور سے معلوم ہوا ہے کہ گورنمنٹ ہکا ہنڈ سٹا
میں آنا پسند نہیں کرتی، اور ڈاکخانہ والوں کو پوشیدہ طور سے
کہہ دیا ہے کہ یہ اجار خریداروں کے پاس نہ پہنچا کرے، اگر واقعی
یہی بات ہے تو گورنمنٹ کو چاہیے کہ اس بات کا اعلان کر دے
تاکہ لوگ دھوکے میں نہ پڑیں، اور ہمیں بھی انتظار
کے عذاب سے نجات ملے، کیونکہ امید کے منقطع
ہو جانے سے انتظار کی بلا بہت سخت ہے،

مصری کیا کہتے ہیں؟

اوسوار! جو اپنی سواری کو دوڑائے ہو لیے جاتا ہے

بنی اسد سے دریافت کر کہ یہ ہنگامہ کیسا ہے

جو لوگ قوم میں تفریق پیدا کرتے ہیں اور اپنی خواہشوں کے

غلام بن جاتے ہیں انکو اخیر میں بہت سی خرابیوں سے

سامنا کرنا پڑتا ہے، کیونکہ اسکی وجہ انکی عزت جاتی رہتی ہے اپنی

مراد میں ناکامیاب رہتے ہیں، انکا تیر نشانہ پر نہیں بیٹھتا

انکی امیدیں خاک میں مل جاتی ہیں -

اس اخیر بیداری کے دور میں جہمیں مشرق بیدار ہوا ہے

چند برسوں کے برابر دیکھا جا رہا ہے کہ مشرق کے تمام بادشاہ اپنی

سے بیدار ہو کر اپنی رعایا کو بیدار کر رہے ہیں، اور وہ سب

بیدار ہو کر اپنی اپنی ترقی کے دھن میں لگے ہوئے ہیں

گو مصر جو کسی وقت تمدن اور ثروت میں سب سے

آگے تھا اس وقت پست حالت میں پڑا ہوا ہے، مگر

نحن ننظر لها مستقبلًا محمداً بصيرا نظار
العالم ويكون لها شأن ياخذ به المسلمون حتى تصير
مصر بعد أيام قلائل كعبة آمال المسلمين

قام فيها مصطفى كامل بلعاء السياسة
وعمل في حياته المقدسة عمل لوطنه العزيز ولكن
اهل مصر انصروه حق نصرة بل قاومه حزب منهم
وشدا واعلوا النكير فضعت قوى القوم واصبحوا
فرقا فلما توفي مصطفى كامل قام بعده
محمد فرید بات رئیس الحزب الوطنی وسار
على خطة صاحبه غير انه في بعض خشونه
اعلمنا فحول بينه وبين مراده قرأنا ما كتبه حصر
الرئيس تحت عنوان "ما ذا يقولون" فاجبتني
حرية افكاره ولكن استاءتنا لجهته فانه يوقع
للساد وبعصم من نزاق الاقوال

س

الدولة العلية واليابان

قابل سفير اليابان السفير غراونظر الحاجة واضبركان
اعلان بلغاديا لاستقلالها وقع وقعا سياسيا جدا في اليابان
اضحى السفير بخبر الشدة في قول هذا الشأن بالوسائل السلمية

التجارة النمساوية

مقاطعة التجارة النمساوية مستمرة في القاهرة يشك

همین امید ہو کر آئندہ دنیا کو اپنے علم و فضل سے روشن
کر دیگا اور مسلمانوں کا ہاتھ بٹائیگا جسکی وجہ سے
چند دنوں میں مسلمانوں کی امیدوں کا کعبہ بن جائیگا۔
مردم مصطفیٰ کامل باشا نے سیاسی امور کی طرف اپنی توجہ
مبذول کی تھی اور اپنے پیارے وطن کے لیے بہت کچھ کر کے
مگر مصر تو بے جیسی چاہیے انکی مدد نہیں کی بلکہ اُلکے سخت
مخالف بن گئے اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ قوم کے قوسے ضعیف ہو گئے
اور وہ چند گروہ بن گئے۔ انکے انتقال کے بعد محمد فرید بک نے
وطنی کے صدر قرار پائے یہ بھی انھی کے نقش قدم پر چلے
مگر افسوس یہ ہو کہ انکے مزاج میں کسی قدر سختی ہو جسکی وجہ
ابھی تک نا کامیابی رہی انھوں نے جو مضمون "مصر کی کیا کھینچ" کے
موضوع پر لکھا ہے ہماری نظر سے گزرا مگر اسکے بجائے
مجھے سخت رنج ہوا۔ خداوند تعالیٰ انھیں نیک راہ
کی توفیق عنایت کرے اور غرض سے بچائے۔

س

دولت علیہ اور جاپان

جاپان کے سفیر نے سرگرمی سے وزیر خارجہ انگلستان سے
ملاقات کی اور بیان کیا کہ یلگیا کے اعلان آزادی کا اثر جاپان میں
براہ راست سفیر مونس نے اپنی طری خواہش ظاہر کی کہ مسئلہ بطریق صلح ہو جائے

اسٹریٹ تجارت

مصر میں اسٹریٹ تجارت سے بایکٹ بہت خدشت سے پھیل رہا ہے

والصحة المصرية تشجع الاهل على القاطعة بكل قواها مصرى اخبار زيارت توت سائحہ لوگوں کو اس بائیکاٹ پر آدہ کر رہی ہیں کچھ
وقد عقد منذ ايام اجتماع كبير والعقد في خطب تنضم اليه على دن گذرے کہ ایک بہت بڑا جلسہ ہوا تھا جس میں پچیس دن کی گئی تھیں جن میں اس
الدب في هذه الخطة، وهناك لشرائط خاصة تطبع توزع هذا بائیکاٹ کی پالیسی پر لوگوں کو آدہ کیا گیا تھا اور بہت رسا اور اشتہار ایجنسی
الغرض تعمد بعض التجار باجماع لي يقرروا بعد بالاضائع النساء ليغية شائع کیے جائیں بعض بعض تاجروں نے عہد کر لیا ہے کہ وہ اہل طرین چیزوں کی
وهذا اضرت الفابريقات النساء وبتراكت كبرى بنة الموالها جدا، کبھی تجارت کرنا ان دنوں اس طرح کی طرح نہ کرنا چاہئے تھا جو کچھ انکو خوشی ہو

جمعية العلماء وندوة العلماء

جمعية العلماء اور ندوة العلماء

فاق علماء الهند اشد اهل البلاد الاسلاميه كالحريه سبغوا ہندوستان کے علماء اپنے دوسرے علماء پر جو اور بلاد اسلام میں رہتے
بنظر الدين ورد الدين بتاسيس جمعية سبغوا ہندوستان کے علماء ان میں طرح کے گئے کیونکہ مذہب کی امداد اور بدعات کے رد میں ندوة العلماء کے
بعد ان يبلغ السيل نيا تبتدئ هذه الحاجة الدينية علماء نام سے ایک انجمن قائم کرنے میں سب سے پہلے ہیں اور اب جبکہ سیلاب بکڑ گیا
مصر فاجتمع لفيف كبير من نابغى علماء الازهر الشريف علماء مصر نے بھی اس مذہبی ضرورت کا احساس کیا اس لیے انہوں نے
في منتصف الشهر انصرم واسسوا جمعية سبغوا ہندوستان کے علماء نے گزشتہ نصف مہینے میں ایک انجمن قائم کی ہے جس کا نام جمعية العلماء ہے اس انجمن
ومن اهم اسست لاجل هذه الجمعية النظر المطاعين الدينية کے قائم کرنے کا اصلی مقصد ان مذہبی اعتراضات اور شکوک کا بالذیل دفع
والشكوك الواردة من بعض الناطرين وردها بالحجة والبرهان کد انہوں نے جو بعض لوگ کرتے ہیں اور نیز ان سبب بدعات میں غور کرنا جن میں
النظر في البديع والمفتریات التي يوتكها القبايا منهم والدين مہاجر اور عام لوگ مذہب کے نام سے بتلا ہیں حالانکہ مذہب دسے بری ہے،

الحجاز الجديد

حجاز جدید

الاستواء العثماني لم يغير شيئا الا وبقا فقط بل كان لا محالة حجازا كالحجاز الجديد حجاز کو اور نجد کو
ونخلها وجمعها فروع في خلال الحجاز انا التقدر والعلم ان عرب اور عجم کو حجاز میں قی و خالی کی کے آثار جدید گورنری کی کوشش سے نمایاں
يسع والى الجديد فبزع الاغنياء الكرام بمبالغ طائلة المصليہ ہین فی ثروت لوگوں نے بہت طریق میں عظمیٰ کی اصلاح اور صفائی کیلئے چندہ دی
بلکہ الحرام وتنظيفها وصلا من مكة المكرمة جریق عریضہ کو کھڑکے ایک عربی ترقی اخبار شائع ہوا ہے جس کا بیرونی نام عربیہ کیا
ترکیت رجعت العربیہ ولسع بعض التجار المعتبرین لتشكيل شوق بعض حجازی تاجروں کی قی قائم کی کوشش کر رہی ہیں دولت عثمانیہ کی ایک ایسی
عثمانیہ بکملہ المکرمة واهل التسوا المحکومہ السنیہ منخرم حصہ تسلیم کے قائم کرنے کی اجازت چاہی ہے اور حجاز میں آرام و آسائش اور آراہنگوں
محل تلجوا تسوا قومین لسلامة الحج والعمرة من بادية العرب مطوفین اور ہجرت کے پتھر سے رہا کرنے کے لیے قواہد منضبط کیے ہیں

والمطوفين، وعرضوا على تسميل امر البقية في المجاز،

مبعوث مكة والمدينة

قد احرز الكثرية الا لوصفا الفضيلة الشيخ عبد الله بن عبد الله افندي
مفتي الاحكام في انتخاب المبعوث الذي افضى الى التعيين من مكة
وقد صار انتخابه لشيخ القادر افندي المدينه المنورة

قرض الدولة العلية

وافقت بنوكه انكلترا على اقراض الدولة العلية خمسين مليون

جدلة

قد صار انتخابه قسما في دنيا من جلة وفرشان
تأسيس دستة بغرض تعلم اللغة التركية قراءة وكتابة

مجلس المبعوثين

سيكون على اعضاء المبعوثين ۲۲۸ عضوا وقت انتخاب ۲۲۹
عضوا واصلوا وامر الصداقة العظمى بالامر تسفيرهم الى العاصمة

الاتحاد والترقي

جمعت جمعية الاتحاد والترقي كباد اعضاها في جمعية جمعية
سلانيك لتقريب اعمالها بل انعقاد مجلس المبعوثين وحضر الامم
كباد اعضاها في لستانة والولايات اقروا اهلها ان لا تتدخل
جمعية بعد انعقاد المجلس في اداة البلاد بل تقتصر مهمتها
مراقبة الاصلاح وخدمة البلاد من الوجهة الادبية -

الدولة العلية وبلغاريا

الملك والانتخابات العلية وبلغاريا صعبة اوها تنهيا لان
اعادتها روسيا وانكلترا فاما تنقسط الملك والامم لا يبرر الحق

اور حجازين ذاك كي آساني كا اراده كيا سبه ،

مكة اور مدینه کے ممبر پارلیمنٹ

مکرمین ممبری کے زیادہ اوٹ شیخ عبدالسراج افندی مفتی اخلاف نے
اوس انتخاب میں حاصل کیے ہیں جو مکہ کی طرف سے ہوا ،
مدینہ منورہ میں ممبری کے لیے سید عبدالقادر افندی کا انتخاب ہوا ہے ،

دولت علیہ کو قرض

انگلستان کے بینک ولت علیہ کو بلج کرو گئی قرض نے کو طیار ہیں ،

جدہ

جدہ پارلیمنٹ کی ممبری کے لیے قائم افندی نزل کا انتخاب ہوا ہے جدہ کے
نوجوانوں ایک سراسر غرض قائم کرنا چاہا ہے کہ ترکی لکنا پڑھنا سیکھیں ،

پارلیمنٹ

پارلیمنٹ کے ممبرن کی تعداد ۲۴۰ ہوگی جن میں ۲۲۰ کا انتخاب ہو چکا
وزارت عظمیٰ حکم صادر کیا ہے کہ بہت جلد قسطنطنیہ پہنچ جائیں ،

انجمن اتحاد و ترقی

انجمن اتحاد و ترقی نے اپنے بڑے بڑے ارکان کو سلانیکیا میں اپنا پرگرام منعقاد
سلانیکیا تقریریں اعلیٰ ہا بل انعقاد مجلس المبعوثین وحضر الامم
کباد اعضاها في لستانة والولايات اقروا اهلها ان لا تتدخل
جمعية بعد انعقاد المجلس في اداة البلاد بل تقتصر مهمتها
مراقبة الاصلاح وخدمة البلاد من الوجهة الادبية -

دولت علیہ اور بلغیریا

دولت علیہ اور بلغیریا کے درمیان مسئلہ کا طوری نہایت مشکل ہے اور دونوں کی رائے
لیکن فرانس میں اس مسئلہ کی ماحولہ دریکہ دونوں کے مابین صلح کرنا چاہیے

مرتخ میں زندگی

پھیلی ہوئی ہون اور ہوا سے برف گھل کر جو ہتی ہو وہ شاخیں

عام طور سے یہ سمجھا جاتا ہے کہ زمین کے سوا کسی اور کرہ میں آبادی نہیں ہے

اور اسکو چوس لیتی ہوں اور اسطرح ہلو مرتخ کی سطح پر بلند اور وسیع

مگر چند سالوں میں تحقیق پر یہ دعویٰ ہو کہ ستارہ مرتخ میں بھی آبادی ہے،

نہرین دکھائی دیتی ہوں،

سول نے ان نہروں کی بنا پر نتیجہ نکالا تھا، کہ وہ نہرین جب مصنوع

میں مرتخ میں نہرین ہیں یہ نہرین اگر مصنوعی ہیں تو صاحب عقل کائنات نے بنایا ہوگا،

اور چونکہ کوئی نہرین بنایا ہوگا،

تو ظاہر ہو کہ انکو کسی نے بنایا ہوگا،

صاحب عقل ہونا بھی ظاہر ہو، لیکن وہ ابھی قوت عقل کے اعلیٰ درجہ

نہیں ہیں، اور یہ آلات معدنی چیزوں کے بنے ہوئے نہیں ہیں،

اور جب معدنی چیزوں کے بنے ہوئے نہیں ہیں،

تو مشکل سے ہم اسکا انکار کر سکتے ہیں،

اس لیے کہ اگر زمین کی تاریخ زندگی پر غور کیا جائے تو ظاہر ہو کہ اسکی جسمانی اور

عقلی ترقی، تدریجی طور سے ہوئی ہے اس لیے ممکن ہے کہ مرتخ کی زندگی

ابنی تدریجی ترقی کی بنا پر ابھی حد انتہا تک نہیں پہنچی ہے، کیونکہ

ظاہر ہو کہ زمین پر زندوں کا وجود اتفاقی طور سے عناصر کی ترکیب سے

یک بیک نہیں ہو گیا بلکہ پہلے بہت سے مرکب حیوانات پیدا ہوئے،

اس لیے کہ زمین جہاں سردی اور گرمی اس ناقص حد تک ہو

جو انسان اور ابتدائی درجہ کے حیوانات کی پیچ کی کڑیاں تھیں،

ممكن ہے کہ مرتخ کی زندگی صرف ایک نوع کی ہو انکی پیدائش اُس

ممكن ہے کہ مرتخ کی زندگی صرف ایک نوع کی ہو انکی پیدائش اُس

عام طور سے یہ سمجھا جاتا ہے کہ زمین کے سوا کسی اور کرہ میں آبادی نہیں ہے

اور اسکو چوس لیتی ہوں اور اسطرح ہلو مرتخ کی سطح پر بلند اور وسیع

مگر چند سالوں میں تحقیق پر یہ دعویٰ ہو کہ ستارہ مرتخ میں بھی آبادی ہے،

نہرین دکھائی دیتی ہوں،

سول نے ان نہروں کی بنا پر نتیجہ نکالا تھا، کہ وہ نہرین جب مصنوع

میں مرتخ میں نہرین ہیں یہ نہرین اگر مصنوعی ہیں تو صاحب عقل کائنات نے بنایا ہوگا،

اور چونکہ کوئی نہرین بنایا ہوگا،

تو ظاہر ہو کہ انکو کسی نے بنایا ہوگا،

صاحب عقل ہونا بھی ظاہر ہو، لیکن وہ ابھی قوت عقل کے اعلیٰ درجہ

نہیں ہیں، اور یہ آلات معدنی چیزوں کے بنے ہوئے نہیں ہیں،

اور جب معدنی چیزوں کے بنے ہوئے نہیں ہیں،

تو مشکل سے ہم اسکا انکار کر سکتے ہیں،

اس لیے کہ اگر زمین کی تاریخ زندگی پر غور کیا جائے تو ظاہر ہو کہ اسکی جسمانی اور

عقلی ترقی، تدریجی طور سے ہوئی ہے اس لیے ممکن ہے کہ مرتخ کی زندگی

ابنی تدریجی ترقی کی بنا پر ابھی حد انتہا تک نہیں پہنچی ہے، کیونکہ

ظاہر ہو کہ زمین پر زندوں کا وجود اتفاقی طور سے عناصر کی ترکیب سے

یک بیک نہیں ہو گیا بلکہ پہلے بہت سے مرکب حیوانات پیدا ہوئے،

اس لیے کہ زمین جہاں سردی اور گرمی اس ناقص حد تک ہو

جو انسان اور ابتدائی درجہ کے حیوانات کی پیچ کی کڑیاں تھیں،

ممكن ہے کہ مرتخ کی زندگی صرف ایک نوع کی ہو انکی پیدائش اُس

ممكن ہے کہ مرتخ کی زندگی صرف ایک نوع کی ہو انکی پیدائش اُس

مداور جزراور دریا کی موجیں ہیں جو زمین کی نوعون کو توڑ توڑ کر لگ کر دیتی تھیں لیکن مروج کی حالت اس سے جدا گانہ ہر اسلئے
 ممکن ہو کہ مروج کے سطح پر جو زندگی پیدا ہوئی ہو وہ تمام سطح پر ایک قومون کی پوشیدہ امداد میں کوئی کمی نہیں کی، ترکی سلطنت کی
 متصل طویل و عرضی وجود ہو جس طرح کہی کہی زمین پر برف کی ایک وسط تاریخ میں نیکی فوج سلطنت کی دست و بازو تھی اور سلطنت
 بہت جڑی لمبی چوڑی سطح پیدا ہو جاتی ہر اسلئے ممکن ہو کہ اس حالت میں کی ہر قسم کی قوت اس کی ذات پر موقوف تھی لیکن یہ معلوم ہو گا کہ نیکی فوج
 مروج کی سطح پر ایک ایسی بتائی زندگی پیدا ہو گئی ہو جس طرح پر برف کی عیسائی بچو کو جنگی تعلیم دینے سے طیار ہوتی تھی اسلئے دول یورپ
 پھیل ہوئی سطح بانی کی سطح پر پھیلی رہتی ہو، ڈاکٹر ہینگن کی رائی کے اشارہ سے اس فوج میں مذہبی احساس جو مسلمانوں کے اختلافات
 یہ خلاصہ ہو لیکن ڈاکٹر رسل اس نے جس نے ڈاکٹر ہو کر اور ہیکل ڈیٹنگسٹرا کم ہو گیا تھا پھر پھر ڈاکٹر تھا، اور سلطنت کا سب سے بڑا دشمن
 کے ساتھ ارون کے جلسہ میں بیالوجی کے متعلق تحقیقات کی تھی ہو گیا، سلطنت کے کمزور کرنے میں اس فوج نے کوئی کمی نہیں کی،
 اس نے پروفیسر سول کی تحقیقات کی تردید کی ہو اور اس نے مروج کی سلطان سلیم ثالث نے چاہا کہ اس فوج کو برباد کر کے یورپ میں طرز پر فوج
 نہروں کا سبب یہ بیان کیا ہو کہ مروج کی سطح میں بہت سے نرگانہ طیارہ کی جاگہ سلطان سلیم کی یہ امید پوری ہوئی، سلطان سلیم کے بعد
 پیدا ہو گئے ہیں جو ہکو نہر کی صورت میں نظر آتے ہیں، سلطان محمود ثانی تخت نشین ہوا اس سے مختلف مذاہم نیکی فوج کو جو
 بہر حال یہ سب بھی مفروضہ ہیں اصلی تحقیقات کا وجود ابھی باطل سلطنت کی قوی تر دشمن تھی ہلاک کر دیا اور اس کی جگہ پر اس نے جدید طرز
 دور ہر جو وقت اصلی تحقیقات کے چہرہ سے پردہ اٹھ جائیگا تاہم اپنی تمام فوج آراستہ کی، اس بنا پر ترکی کی موجودہ ترقی و انقلاب کا
 میں ایک عجیب قسم کا انقلاب پیدا ہو گا، سنگ بنیاد گویا سلطان محمود ثانی نے رکھا تھا،

ترکی پولیٹکل انقلاب

اسلامی سلطنتوں کے نظام کے بعد یورپ میں سلطنتوں نے جتنی کی تو ان کو صلیبی جنگ میں جو نقصان اٹھانا پڑا تھا مسلمانوں سے اس کا اپنی عیسائی رعایا نے اس کی کوشش کی کہ عیسائی رعایا کے دل سے
 انتقام لینے کا خیال پیدا ہوا، عثمانی حکومت کے زیر سایہ اکثر عیسائی یہ غلط فہمی دور کر کے سلطنت صرف مسلمانوں کی ہو بلکہ عیسائی یا
 تھے اسلئے عیسائی سلطنتوں کو اپنے مقاصد میں کامیابی کے زیادہ یا مسلمان جو بھی اس سلطنت کے زیر سایہ ہیں ان کی پیشتر سلطنت
 موقع ملے، اس بنا پر عثمانی سلطنت کے دو عظیم الشان دشمن پیدا اور کل لوگوں کو ملکر ترکی سلطنت کی حفاظت کرنی چاہیے، لیکن ان زبان میں

ایک اور بہت بڑی خرابی یہ پیدا ہو گئی کہ دول پورچک اقتدار ترکی پارلیمنٹ ملک کے لیے ایک وقتہ ہو گئی اور سلطنت میں ایک عجیب قسم کی برابری سلطنت میں بہت بڑھ گیا، اور ہر چیز میں اس کا دخل شروع ہو گیا، پھر کئی ایسے سلطان مناسب سمجھا کہ پارلیمنٹ بالفعل موقوف کر دی جائے سلطان عبد المجید کے بعد سلطان عبدالعزیز سلطان ہوئے سلطان عبدالعزیز کے عہد میں اس میں بھی غلط فہمی کے دور کرنے سے پھر بے توجہی دشمن ہو گیا، سلطان نے تشدد شروع کیا ایسے یہ گروہ ترکی مقبوعات کی گئی، اور اسی زمانہ میں شرق میں یورپین اثر سے آزاد خیال لوگ سے کل کل کر پورچک بڑے بڑے شہروں میں چلا گیا، اور وہیں سے ترکی پیدا ہونے لگے اور خاص کر ترکی میں پورچک کی تعلیم نے بہت ترکون کو اصلاحات کے متعلق اخبارات جاری کیے جو نہایت آزادی سے سلطنت کی جدید اصلاح کی طرف آمادہ کیا، اور انھوں نے ملک میں اخبارات جاری کیے جدید تصنیف پھیلانیں مساوات حقوق کا خیال پیدا کیا، ترکی سلطنت نے ہر قسم کی کوششوں سے ان اخبارات کو بند کرنا چاہا لیکن انھوں نے سلطان عبدالعزیز نے اس اصلاح پسند فرقہ کی طرف جنکا پوٹیکل فر ملک میں روز بروز بہت تاجا تھا، لیکن کئی کوششوں کو مدد نہ کی، اور روز بروز سلطنت کی حالت بدتر ہوتی گئی، ایسے ناپا آراؤں جو ان کو جو کچھ اصلاح ملک کے سودا کوئی فکر نہ تھی نہ روک سکی آزاد اصلاح کا خیال جو بہت دور تک پھیل چکا تھا اسے اس پر آمادہ کیا ہر ترک سلطان عبدالعزیز تخت سے اُتار دیے جائیں، چنانچہ ۱۸۷۸ء میں سلطان عبدالعزیز تخت سے اُتار دیے گئے اور سلطان مراد چھوٹے فرخ کے خیال میں تخت کے لائق تھے نہ نشین کے گئے لیکن بد قسمتی سے سلطان مراد کو جنوں ہو گیا وہ تخت سے علیحدہ کر دیے گئے اور انکی جگہ پر اصلاح پسند گروہ نے سلطان عبد المجید کو تخت پر اس شرط سے بٹھایا کہ وہ ملک میں پارلیمنٹ قائم کریں، سلطان نے یہ شرط منظور کر لی وہ تخت پر بیٹھے، چند مہینوں کے بعد پارلیمنٹ بھی قائم ہوئی، مگر چونکہ یہ جدید خیالات صرف ایک خاص گروہ تک محدود تھے اور یہ خیالات ابھی تک عام نہیں ہوئے تھے، ایسے ملک نے پارلیمنٹ کی قدر نہیں کی اور نہ ابھی ملک میں اسکا احساس پیدا ہوا تھا ایسے

پارلیمنٹ ملک کے لیے ایک وقتہ ہو گئی اور سلطنت میں ایک عجیب قسم کی برابری سلطنت میں بہت بڑھ گیا، اور ہر چیز میں اس کا دخل شروع ہو گیا، پھر کئی ایسے سلطان مناسب سمجھا کہ پارلیمنٹ بالفعل موقوف کر دی جائے سلطان عبدالعزیز کے بعد سلطان عبدالعزیز سلطان ہوئے سلطان عبدالعزیز کے عہد میں اس میں بھی غلط فہمی کے دور کرنے سے پھر بے توجہی دشمن ہو گیا، سلطان نے تشدد شروع کیا ایسے یہ گروہ ترکی مقبوعات کی گئی، اور اسی زمانہ میں شرق میں یورپین اثر سے آزاد خیال لوگ سے کل کل کر پورچک بڑے بڑے شہروں میں چلا گیا، اور وہیں سے ترکی پیدا ہونے لگے اور خاص کر ترکی میں پورچک کی تعلیم نے بہت ترکون کو اصلاحات کے متعلق اخبارات جاری کیے جو نہایت آزادی سے سلطنت کی جدید اصلاح کی طرف آمادہ کیا، اور انھوں نے ملک میں اخبارات جاری کیے جدید تصنیف پھیلانیں مساوات حقوق کا خیال پیدا کیا، ترکی سلطنت نے ہر قسم کی کوششوں سے ان اخبارات کو بند کرنا چاہا لیکن انھوں نے سلطان عبدالعزیز نے اس اصلاح پسند فرقہ کی طرف جنکا پوٹیکل فر ملک میں روز بروز بہت تاجا تھا، لیکن کئی کوششوں کو مدد نہ کی، اور روز بروز سلطنت کی حالت بدتر ہوتی گئی، ایسے ناپا آراؤں جو ان کو جو کچھ اصلاح ملک کے سودا کوئی فکر نہ تھی نہ روک سکی آزاد اصلاح کا خیال جو بہت دور تک پھیل چکا تھا اسے اس پر آمادہ کیا ہر ترک سلطان عبدالعزیز تخت سے اُتار دیے جائیں، چنانچہ ۱۸۷۸ء میں سلطان عبدالعزیز تخت سے اُتار دیے گئے اور سلطان مراد چھوٹے فرخ کے خیال میں تخت کے لائق تھے نہ نشین کے گئے لیکن بد قسمتی سے سلطان مراد کو جنوں ہو گیا وہ تخت سے علیحدہ کر دیے گئے اور انکی جگہ پر اصلاح پسند گروہ نے سلطان عبد المجید کو تخت پر اس شرط سے بٹھایا کہ وہ ملک میں پارلیمنٹ قائم کریں، سلطان نے یہ شرط منظور کر لی وہ تخت پر بیٹھے، چند مہینوں کے بعد پارلیمنٹ بھی قائم ہوئی، مگر چونکہ یہ جدید خیالات صرف ایک خاص گروہ تک محدود تھے اور یہ خیالات ابھی تک عام نہیں ہوئے تھے، ایسے ملک نے پارلیمنٹ کی قدر نہیں کی اور نہ ابھی ملک میں اسکا احساس پیدا ہوا تھا ایسے

۱۸۹۷ء میں قسطنطنیہ میں ایک عام کشت و خون ہوا تھا اس نے آزاد جماعت کو اور زیادہ آمادہ کر دیا، اور انھوں نے اپنی خفیہ سازشوں کا سلسلہ اور زیادہ پھیلا دیا، یہاں تک کہ اسمین اکثر تعلیم یافتہ اور

صاحب قلم عثمانی شریک ہو گئے، اصلی انجمن جو پہلے قسطنطنیہ میں تھی دیا، ان کے ساتھ اور بہت سے فوجی افسر تھے سلطان کو جب یہ پھر برسر پھر سلاویکا میں اوسکا دفتر منتقل ہوا اُسکے تحت میں جو مجلس معلوم ہوا تو انھوں نے فوراً فوج کے ایک دستہ کو سلاویکا کی طرف انتظامی تھی اوسکے ارکان وقت مقرر پر ایک جگہ جمع ہو جاتے تھے بڑھنے کا حکم دیا لیکن اتفاق سے اس فوج کے افسر بھی آزاد جماعت اور ریزولیشن پاس کرتے تھے مختلف ماعت انجمنوں کو بحکم مل کر شامل تھے اسلئے سلاویکا پہونچ کر یہ فوج بھی آزاد فوج سے مل گئی کرتے تھے جب ملک میں کوئی نیا ہونا ظاہر ہوتا فوراً آزاد جماعت ایک فوج اوجھگی گئی اُسکا بھی یہی حال ہوا سلطان نے دیکھا کہ کی کوشش ہوتی کہ وہ اس انجمن میں داخل ہو جائے، کام طاعت سے باہر ہو گیا اور ایک وسیع کشت خون کے بغیر جوش ہر ترک کا ایک خاص نمبر ہوتا تھا جو اُسکو دیا جاتا تھا اور دفتر اور دب نہیں سکنا اسلئے نہایت عاقلانہ تدبیر کے ساتھ دستور کا حکم رپورٹوں میں نام کے بدلے اسی نمبر سے کام لیا جاتا تھا، اور جب کوئی حباری کیا جو شیخ الاسلام کی اجازت کے بعد تمام ملک میں شائع نیا ممبر بننا تھا جو سب سے پہلا سوال یہ ہو گا کہ آزاد جماعت کی کھاتا تھا کہ وہ اخلاص اور وفاداری کے ساتھ انجمن کی خدمت کر گیا، کامیابی کے کیا اسباب تھے اسکا جواب حسبِ ہل ہے، اس قسم کی چھوٹی چھوٹی خفیہ انجمنیں بڑی انجمن کے تحت میں ہر جگہ ملک میں قائم ہو گئیں جیل میں ہائیونی کو معلوم ہوا کہ بڑے بڑے عہدہ دار، (۱) قوم میں خود احساس پیدا ہونا، (۲) آزاد نو جوان کی، وفاداری، استقلال، خوش فہمی، افسر فوجی، آزاد جماعت کے سرگرم ممبر ہو گئے ہیں اور وہ سب سلاویکا میں جمع ہیں، تو انھوں نے تمام افسروں کے نام خط لکھے کہ قسطنطنیہ (۳) آزاد گروہ کتنا نہیں تھا کہ تاتھا، (۴) انھوں نے غیر مناسبتی سے کام نہیں لیا بلکہ وقت کے منتظر رہے، چلے آئیں آزاد جماعت کے پانچ ممبروں نے جنکا نام ہمیشہ مخفی رکھا جائیگا خیال کیا کہ یہ مجمع اگر پھرتش ہو تو کامیابی بھی معلوم ہو جائیگی، اسلئے انھوں نے اس اعتماد پر کہ اکثر فوجی افسر اس جماعت میں شامل ہیں اسلئے فوج بھی ہمارا ساتھ دیکی (۵) ہر قسم کے مذہبی، وطنی، قومی تعصب سے یہ گروہ الگ رہا، (۶) جتنے ممبر اس انجمن میں شریک تھے سب متحد المقصد تھے، (۷) مابین ہائیونی کے تشدد اور نظام، (۸) غیر سلطنتوں کی موافقت، نیازی یک جو ایک مشہور ترک بہادر فوجی افسر تھا اوسنے فوج میں حرکت پیدا کرنیکی کوشش کی، انوریک نے بھی جو دوسرا فوجی افسر تھا نہایت بہادری سے اس خدمت کو انجام سلاویکا کو شمش کو ۲۴ جولائی کی صبح کو کامیاب کر دیا،

باپ ہی۔ بکر بن ہوازن کے بیٹے سعد، معاویہ، اور زید تھے، زید بن بکر کو اُسکے بھائی معاویہ نے قتل کر دیا اور وہ پہلا شخص ہے جسکے فد یہ میں اونٹ دیے گئے تھے۔ سعد بن بکر کی اولاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دایہ تھیں۔ جب ہوازن والے جنگ میں قید کیے گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دودھ شیر کی بہن آپ کی خدمت میں سفارش کے لیے آئیں اور حضور انور نے ان سب لوگوں کو آزاد فرما دیا۔ معاویہ بن بکر کے بیٹے جشم، نصر، صعصعہ، السباق، جسر، حبش، حجاج، عوف، دحوة اور وحیمہ تھے۔ دحوة و حنیہ، حبش اور حجاجش کی نسل کا مجھے کچھ پتا نہیں ملا۔ مگر عوف کی اولاد درو قہ، کہلاتی ہے، ایک شاعر کا قول ہے۔

یا أخت دحوة بل یا أخت اختم من عامر و سلول و من الوقت

اے دحوة کی بہن بلکہ اے اُنکی بہن کی بہن جو عامر یا سلول، یا وقت کے کنبہ سے ہے

باقی رہا جشم کا گھرانہ، اُسکے بارہ میں اخطل شاعر کہتا ہے۔

ولا جشم شرب الی لائم کبیش لقط الیسو البود ولا حمر

جشم کوئی برا قبیلہ نہیں ہے کیونکہ وہ لوگ رقطاء کے اندھونکی طرح بالکل سیاہ ہیں اور سرخ رنگ

غزویہ، درید بن اہمہ کا جد اعلیٰ اسی گھرانے سے ہے۔ بنو نصر میں سے، مالک بن عجم بن نصری مشہور شخص ہے جو غزوہ حنین کے دن قبیلہ ہوازن کا سردار تھا۔ صعصعہ بن معاویہ کے بیٹے عامر مڑہ، غاضرہ، مازن، اور وائلہ ہیں، بنو مرہ اپنی مان، سلول کی جانب منسوب ہو کر بنی سلول کے نام سے مشہور ہیں، ابو مریم السلولی، عجمی السلولی شاعر، اور عبد اللہ بن ہام السلولی شاعر اسی گھرانے کے لوگ ہیں۔ عامر بن صعصعہ کا بیٹا ہلال بن عامر ہے، یہ ام المومنین نبی بنت خزیمہ کا جد اعلیٰ تھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی تھیں، اور سمیونہ بنت الحارث کا بھی جد ہے۔ سوام بن عامر، اور نیر بن عامر، لوگ حمزات عرب میں سے ایک، ”حمرہ“ ہیں، ابو حنیہ النہیری، راعی رشاء اور ربیعہ بن عامر، سب اسی خاندان کے لوگ ہیں ربیعہ بن عامر کی اولاد اپنی مان کی طرف منسوب ہو کر بنو مجید کہلاتی۔ لبید شاعر کا قول ہے

سقی قومی بنی محمد واسقی میرا والقبائل من ہلال

بنی محمد نے میری قوم کو پانی پلایا اور میں میرا ور ہلال کے قبائل کو پانی پلاتا ہوں

بنو محمد کے نام عامر بن ربیعہ، کلام بن ربیعہ، اور کعب بن ربیعہ ہیں، عامر بن ربیعہ کی اولاد سے عمرو بن عامر، الضحیٰ کا شہسوار ہے۔ جسکی نسل سے خدائش بن زہیر شاعر ہوا ہے۔ بنو البکاب عامر بھی اسیکی اولاد ہیں۔ خرقار، ذی الرمتہ، کی بیوی بنی البکاب کے گھرانے کی لڑکی تھی،

کلاب بن ربیعہ کسی قدر بے عقل شخص تھا، اُسکے فرزند حسب ذیل ہیں، جعفر، معاویہ، ربیعہ، ابوبکر، عمرو، الوحید، رؤاس، الاضبط، اور عبد اللہ، بنی رؤاس کی نسل سے ”وکیع“، محدث ہیں اور بنی الوحید کی نسل سے ”ام البنین“ جو حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی بیوی تھیں اور عباس، جعفر، اور عبد اللہ، یہ تینوں صاحبزادے انھیں کے بطن سے تھے۔ معاویہ بن کلاب کی نسل سے ”الضباب“ ہیں یعنی حل حیل، اور ضب، معاویہ کے بیٹے۔ عمرو بن کلاب کی نسل بہت کثیر چراغین سے ایک قوم ”بنو دودان“ کہلاتی ہے، یزید بن لضعق عمرو ہی کی نسل سے ہے۔ جعفر بن کلاب کے فرزند، الاوس، خالد، مالک، اور عتبہ ہیں۔ احوص کی کنیت ”ابا شریح“ تھی اور

وہ ”یوم جیلہ“ کے دن بنی عامر کا سردار تھا۔ اُسکی اولاد سے علقمہ بن غلاشہ ہے جسنے دہرم بن قطبہ الفزاری کے پاس عامر بن الطفیل کی منافرت کی تھی۔ خالد بن جعفر وہی شخص ہے جسکو زہیر بن جذیمہ العبسی نے قتل کیا تھا اور اُسکو حرث بن ظالم المری نے قتل کیا۔ مالک بن جعفر کے بیٹے عامر، طفیل، ربیعہ، عبیدہ، اور معاویہ، ہیں جسکی ماں، ام البنین، تھی۔ لبید شاعر کا قول ہے۔ نحن بنو ام البنین الاربعہ، اُسنے ”اربعہ“ کو قافیہ کے لیے رکھا ورنہ دراصل وہ لوگ پانچ ہیں۔ معاویہ حکیموں کا سرپرست تھا، ربیعہ لبید شاعر کا باپ ہے، طفیل وہ ابو عامر بن الطفیل ہے۔ ابوبکر بن کلاب کی اولاد ”قرطات“ کہلاتی ہے جسکے ”م قرط، قرطی، اور مقروط، ہیں، ضحاک بن سفیان اسی قبیلہ کا شخص ہے جسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی جانب سے بنی سلیم پر عامل مقرر فرمایا تھا، مخلوق بن حنتم بھی اسی کنسہ کا ایک فرد ہے جسکے بارہ میں ایک شاعر کہتا ہے۔ ”روبات علی انار اللندی والمخلوق“، کلاب کا بیان ختم ہوا۔

کعب بن یحییٰ کے بیٹے عقیل، قشیر، الجرشیش، جعدہ، عبداللہ، اور حلیب، ہیں، عبداللہ بن کعب کی نسل میں بنو عجلان ابن مقبل شاعر کا خاندان ہے۔ جعدہ بن کعب کی نسل سے بالغہ جدی ہے۔ حریش بن کعب کی نسل میں مطرف بن عبداللہ بن اشیر، زرارہ بن اونی، اور عبداللہ بن سبرۃ اشیری ہیں آخر الذکر کا ہاتھ اطریانوس رومی نے کاٹ ڈالا تھا۔ قشیر بن کعب کی نسل میں غطفان اور غطفان ہیں، مالک، ثور، رفیبہ اور بنو ضمہ بھی جنگی کثیر تعداد شہر بصرہ میں سکونت رکھتی ہے اسی نسل سے ہیں عقیل بن کعب کی اولاد میں، "خفاجہ" کا قبیلہ ہے جس میں اشراف ہیں اور حلیف لوگ بھی، ایل یعنی لیلیٰ اخیلیہ، کا جد اعلیٰ اسی کنبہ کا شخص ہے اور اس کا شوہر توتہ بن الحمیر بھی،

ثقیف۔ منبہ بن ہوازن بن منصور بن عکرمہ بن خصفہ بن قیس عیلان کا بیٹا قسی تھا جو ثقیف ہے۔ ثقیف، دبی رغال، کا قاتل ہے جو نہایت راست باز آدمی تھا اتفاقاً ایک دن ثقیف اس کی طرف گیا اور اسے قتل کر ڈالا لہذا اس کی بابت کہا گیا کہ "قسا علیہ" یعنی ظلم کیا اسپر اور بیرحمی کی۔ اسی وجہ سے ثقیف کا نام "قسی" پڑ گیا، چنانچہ ان کے شاعر نے کہا ہے۔

غن، قسے قسنا ابونا ہم لوگ شگ دل ہیں در اس بیرحمی کا تخم ہا رہا ہے براتھا
ثقیف کے دو بیٹے چشم اور عوف، اور ایک لڑکی، مسک، نامی تھی جس کے ساتھ "قاسط" نے شادی کی اور اس کے بطن سے "وائل" بکر بن وائل کا باپ پیدا ہوا، چشم کا بیٹا، حطیط تھا اور حطیط کے دو فرزند "مالک" اور غاضرہ تھے، عوف کی نسل احلاف کہلائی کیونکہ ان لوگوں نے بنی مالک کے مقابلہ میں تحالف کر لیا تھا، غاضرہ بھی احلاف کے ساتھ ہو گیا اس وجہ سے بنی ثقیف کے دو فرزند ہو گئے، ایک بنو مالک، دوسرا احلاف، بنی مالک کی نسل سے سائب بن الاقرع، اور حرث بن مالک ہیں جنکو "اشرون" کہتے ہیں۔ اور احلاف کے گھرانے میں، مختار بن ابی عبدہ حجاج بن یوسف، امیہ بن ابی اہصلت، ابوحنن شاعر، حرث بن کلذہ، معتب، عتاب، اور ابو عتبہ یہ سب لوگ ہیں۔ یہ ربیعہ کا خاندان ہے۔

ربیعہ بن نزار بن معد بن عدنان کے بیٹے حسب ذیل تھے، اسد بن ربیعہ، صبیع بن ربیعہ

اور اکلب بن ربیعہ، اکلب بن ربیعہ کی اولاد خثعم بن شائل ہے، انس بن مدرک بخشی، سلیم بن السکک کا قاتل اسی کنبہ میں ہے اور اُنکے قبیلے اور یثرب کی غزیرت میں جو سب کے سب خثعم کی جانب منسوب ہوتے ہیں، ضبیعہ بن ربیعہ کے اولاد میں تین بیٹے احمس، حرث، اور قلاوہ ہیں۔ احمس کی نسل میں ایک جماعت سیب بن عاص، شاعر کے گھرانے کی بہتہ اور دوقن، التلمس شاعر کا گھرانہ، اور حرث بن عبد اللہ بن قنولاجم کا جو زمانہ جاہلیت میں قبیلہ ضبیعہ کا سردار تھا۔ اور ابو الکلیبہ کا کنبہ ہے جنکی تعداد اور دلیزی مشہور ہے۔ بنو شعمہ بھی اسی نسل سے ہیں۔ اسد بن ربیعہ کی اولاد میں جدیلہ بن اسد، جکی مان، رابادہ، تہی، غزہ بن اسد، اور عمیرہ بن اسد ہیں، آخر الذکر دو لون لڑکوں کی مان، برہہ، قیس عیلان کی بیٹی تھی۔ عمیرہ بن اسد کی اولاد، عبد العیسٰی بن شائل ہے، اُسکے بیٹے مبشر، منصور، اور مالک، نامی تھے غزہ بن اسد کا اصلی نام عامر تھا لیکن چونکہ اُس نے مقام غزہ میں ایک شخص کو قتل کر ڈالا تھا اسیلئے اس نام سے نامزد ہو گیا، ایک قول ہے کہ غزہ اسد بن خزیمہ کا بیٹا ہے۔ اُسکے بیٹوں کے نام مذکر بن غزہ، اور یقدم بن غزہ ہیں۔ جدیلہ بن اسد کے بیٹے کا نام دہلی اور دہلی کا فرزند قسی ہے جسکے فرزند ہنب بن قسی، اور عبد القیس بن قسی ہیں۔

عبد القیس بن اقصى کے بیٹے حسب ذیل ہیں: اللہو، جکی مان، ہند بنت تمیم بن مرثد، اسکے مان جائے بھائیوں کے نام تھے، تغلب، بکر، اور اقصى بن عبد القیس اللہو کی نسل، موصول اور قوج میں کثرت ہیں، اقصى بن عبد القیس کے دو بیٹے، شن، اور، لکیر، نامی تھے۔ شن کا بیٹا مدیل بن شن تھا اور مدیل کے فرزندوں کے نام سعد، جذیمہ، عامر، اور صیب ہیں، بنو ہنتہ بن جذیمہ بھی اسی نسل سے ہیں، یہ جذیمہ مدیل بن شن کا بیٹا ہے۔ لکیر کے بیٹے نکرہ، صباح، اور ودیعت نامی تھے بنو نکرہ، جذیمہ کے حلیف ہیں اور منبہ بن نکرہ بھی انھیں میں سے ہیں یہ لوگ بحرین کے باشندے تھے اور نسل کا شمار اور خاندانی شرف بھی انھیں کے حصہ میں آیا تھا، مشقب العبدی شاعر، المرق شاعر اور الفضل بن عمرو شاعر، قصیدہ مصنفہ کا مصنف، یہ سب اسی خاندان سے ہیں۔ عمان اور یمن میں بھی اس خاندان کے بہت سے لوگ آباد ہیں۔ ودیعہ کے بیٹے عمرو بن ودیعہ، دھن بن ودیعہ، اور غنم

ابن وولیعہ بن۔ وہ بن وولیعہ وائلہ کہلاتے ہیں جو اپنی ماں کی طرف منسوب ہوئے۔ غنم بن وولیعہ کے بیٹے عمرو بن غنم اور عوف بن غنم ہیں۔ عمرو بن وولیعہ کی نسل سے انار، عجل، محارب، الدیل، العوق، اور امرؤ القیس، ہیں۔ وائل کی اولاد بن عثمان کے باشندے ہیں جنہیں سے درہو، صوحان، اور مصقلہ بن رقیۃ الخطیب بھی ہیں۔ اور انھیں کی نسل سے، مغدل بن عیلان کی اولاد، شہر بصرہ میں سکونت پذیر ہوئے۔ العوق کی فریت، العوقہ، عمان کے پہننے والے اور تھوٹے سے لوگ ہیں، انار کی نسل میں عصر، اشج العبدی کا گھرانہ، اور ظفر، صحرار العبدی کا جد اعلیٰ ہے، بنو جذیمہ بھی انار ہی کی نسل سے ہیں اور جوہر جسے "ہبرہ" کی دو چادرین قیمت میں دیکر "قسو" کو خرید کیا تھا بنو جذیمہ میں سے ہے۔ محارب بن عمرو کے دو بیٹے حطمہ، اور ظفر ہیں۔ ہنب بن قضی کے دو فرزند، قاسط بن ہنب، عمرو بن ہنب، اور جندب بن ہنب، ہیں۔ عمرو کی اولاد میں سے عقیب بن عمرو کی نسل بنی شیبان میں ملی ہوئی ہے، اور عقیب کے اولاد کی ایک کثیر تعداد شہر بصرہ میں بھی آباد ہے۔ جندب کی اولاد بھی بنی شیبان میں ہے۔ قاسط بن ہنب کی اولاد میں عمرو بن قاسط، نمر بن قاسط، اور وائل بن قاسط تین بیٹے ہیں جنکی ماں "مسک" ثقیف کی بیٹی تھی۔ عمرو بن قاسط کی نسل سے "غفیلہ" کا کنبہ ہے جنکی ایک تعداد بنی تغلب کے ساتھ البحرہ میں سکونت رکھتی ہے۔ نمر بن قاسط کی اولاد، تیم الد، اوسس الد، اور عائد الد تین بیٹے ہیں، انکی ماں "ہند" تیم بن مر کی بیٹی تھی، اور انکے ماں جانے بھائی، بکر، و تغلب تھے، اور اللب بن عبد القیس بھی انکا ماں جایا بھائی تھا۔ تیم الد کے بیٹے خزیج، اور حرث، تھے، خزیج کا بیٹا سعد، اور سعد کا فرزند عامر بن سعد الضحیان تھا، اُسکا نام "ضحیان" ایسے مشہور ہوا کہ وہ دوپہر کے وقت اجلاس کر کے اپنی قوم کے نزاعات کو فیصلہ کیا کرتا تھا، اور اسکو اموال غنیمت کا ایک چہارم حصہ ملا کرتا تھا۔ عامر کا فرزند ربیعہ تھا، اور ربیعہ کی اولاد سے ہلال بن ربیعہ بن زید مناة بن مرہو، جنکی نسل میں ابو حوط الخطائر، تھا، اُسکا نام "خطائر" ایسے رکھ دیا گیا تھا کہ "سند بن امرؤ القیس نے جنگ بکرہ کے قیدیوں کو ایک گٹھ میں جمع کر کے انھیں زندہ جلادینے کا قصد کیا تھا لیکن ابو حوط نے کہ سنکر ان لوگوں کو نجات دلا دی اور اُسکا نام کعب بن انہیں سے کعب الحرف، اور انھیں بن

الیس النمری، اور ابن الصلتہ ہیں۔ اور قریہ "حوصلہ" کو کہتے ہیں۔ وائل بن قاسط کی نسل میں
بکر بن وائل اور تغلب بن وائل، اور غز بن وائل تین لڑکے تھے جنکی ماں ہند بنت تمیم بن مرثع
غز بن وائل کی نسل سے "داراشمہ" اور رفیدہ ہیں۔ اور اراشمہ کے نسل سے اشجع، اور عضاضہ
تغلب بن وائل کے فرزند غنم، اوس، اور عمران، تھے۔ غنم بن تغلب کے گھرانے سے معاویہ بن عمرو
بن غنم ہیں جنکے بارہ میں اخطل شاعر نے کہا ہے۔

اذ اخلت معاویہ بن عمرو علی الاطوار خفت الکلابا

اور "داراتم" یعنی حشم، مالک، عمرو، تغلبہ، حرث، اور معاویہ، بکر بن حبیب بن عمرو کے بیٹے بھی
انھیں میں سے ہیں۔ عکب، بنی تغلب کے سلسلہ میں ہر جنم سے بنو عدی بن اسامہ ہیں
اور بنو کنانہ بھی انھیں کے سلسلہ میں ہیں جنکو "قریش" والے تغلب کہا کرتے تھے حالانکہ وہ عکب
کی اولاد ہیں۔ حشم بن بکر اسی نسل سے ہے جسکی ذریت میں بنی احمرث بن زہیر، کلیب بن ربیعہ کا گھرانہ
ہو، کلیب کے بارہ میں یہ ضرب لٹل ہے "دا عمن کلیب وائل" یعنی کلیب وائل سے زیادہ صاحب
عزت، اسی کلیب کا بھائی "مہمل" تھا جسے چالیس سال تک بکر اور تغلب کے گھرانوں کے
ما بین آتش جنگ مشتعل رکھی۔ بنو عتاب جنم سے عمرو بن کلثوم بن زہیر کی نسل سے ہیں۔ اور
اخطل شاعر کا جدا علی "قد وکس" بنی حشم سے تعلق رکھتا ہے۔

بکر بن وائل۔ بکر بن وائل کے بیٹے علی، لشکر اور بدن تھے جنکی ماں تمیم بن مرثع
بیٹی "ہند" ہے اور وہ "ام القبائل" کہلاتی ہے۔ لشکر کی اولاد، کعب بن لشکر، کنانہ بن لشکر، اور حرب
بن لشکر تین بیٹے ہیں۔ شمار نسل اور خاندانی شرف کعب کی ذریت کا حصہ ہوا، جسکی اولاد حسب ذیل
حبیب، اور عتیک، جنکی نسل سے بنو غنم بن حبیب، تغلبہ، حشم، اور عدی بن حشم ہیں۔ لشکر کا
کنبہ یہیں تک ختم ہو جاتا ہے۔ علی بن بکر بن وائل کا بیٹا ہے صعب، جسکے فرزند بحیم، حکایہ، اور مالک
تین تھے مالک بن صعب کی نسل سے "بنو زمان" ہیں، جنم سے "الفتک الزمانی" تھا، اور
انکا شمار بنی حنیفہ میں ہوتا ہے بحیم بن صعب کے بیٹے عجل بن بحیم، اور حنیفہ بن بحیم تھے، اور دواوہ

بھائی جنگی نسل نہیں چلی۔ عجل کی اولاد، ربیعہ، ضبیعہ، سعد، اور کعب، بن، کعب و ضبیعہ کی تعداد بہت کم ہے۔ ربیعہ کی نسل سے ابو النجم الرجاز، اور عدیل بن الفرج شاعر تھے، مشہور احمق عورت، "دوغہ" بھی اسی کنبہ کی بیٹی تھی جو جندب بن العنبر کے حوالہ نکاح میں آئی اور اس کے لطن سے عدی بن جندب متولد ہوا۔ سعد بن عجل کے نسل کا شمار کئی بیٹوں کی ذریت میں ہوتا ہے جن میں سے "غلب الرجاز" اور "فرات بن حیان" ہیں۔ آخر الذکر کو کچھ دنوں صحبت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم بھی حاصل ہوئی۔ "ابو" جو سرد اصفہان میں نازل ہوا تھا وہ بھی اسی کنبہ سے ہے۔ عجل کی اولاد تمام ہوئی۔

حنیفہ بن حکیم کے فرزند۔ الدول بن حنیفہ، عدی بن حنیفہ، عامر بن حنیفہ، اور عبد منہ بن حنیفہ تھے، عبد منہ کی ذریت بہت کم ہے۔ عدی بن حنیفہ کے گھرانے میں "سلیۃ الکذاب" "عدی نبوت" گزرا ہے۔ الدول کی نسل سے "بنو عفان" ہیں، "ہو ذہ بن علی الحنفی" صاحب تاج اسی گھرانے میں تھا۔ حنیفہ کی اولاد کا ذکر ختم ہوا۔

عکایہ بن صعب کے دو بیٹے قیس، اور ثعلبہ تھے، قیس بن عکایہ بہت کم تعداد رکھتا ہے اور "مکاشمار" بنی ذہل "میں ہوتا ہے۔ مگر ثعلبہ بن عکایہ "الحصن" کے لقب سے یاد کیا گیا ہے جس کے بارہ میں "داعشی شاعر" کہتا ہے:

فما ضربا او خالطت فبے یوتهم بنی الحصن ما کان اختلافاً القبائل

اگر ذہل کے گھرانوں میں بنی الحصن بھی ٹپک ہو تو اس کچھ نقصان نہیں ہوا اور قبائل میں اختلاف نہیں ہوا

ثعلبہ کے فرزند حسب ذیل تھے۔ ذیل بن ثعلبہ، شیبان بن ثعلبہ، قیس، تیم اللہ، اُتیبہ اور ضنہ، یمن والوں سے مل گیا اس لیے اس کا شمار بنی عذرہ میں ہوتا ہے۔ اُتیبہ بنی شیبان کے ذمہ میں ہے، تیم اللہ بن ثعلبہ کی نسل، اللہازم، کے نام سے موسوم ہے اور وہ لوگ بنی عجل کے حلیف ہیں تیم اللہ کے بیٹے مالک، حرث، عامر، ہلال، ذہل، زمان، اور حاطمہ ہیں، ان لوگوں کو احلاف کے لقب سے بھی یاد کیا جاتا ہے لیکن اس سے مالک، حرث، اور عامر کے گھرانے مستثنیٰ ہیں اول الذکر کے احلاف سے موسوم ہونے کی وجہ یہ ہے کہ انھوں نے آخر الذکر میں گھرانوں کے بالقابل

محافت کر لی تھی اقیس بن ثعلبہ کے بیٹے ضبیعہ، تیم، اور سعد، تھے نسل کا شمار ضبیعہ ہی کے گھرانے میں ہے، ایشی شاعر، میمون بن قیس، اور ربیعہ الحجدری جو "تحت لاق اللم" کے دن کمزین وائل کے گھرانے کا شہسوار تھا یہ سب لوگ اسی نسل سے ہیں اور مرثیہ بن عباد، حرث بن عباد اور جریر بن عباد جسکی جانب "جریری" محدث منسوب ہے یہ بھی بنو ضبیعہ سے سلسلہ نسب رکھتے ہیں۔ تیم بن قیس اور سعد بن قیس، یہ دونوں "خرقان" کہے جاتے ہیں۔

ذیل بن ثعلبہ بن عکایہ کے بیٹے شیبان، اور عامر تھے۔ عامر کی نسل، وحم کلماتی ہے شیبان کا ایک بیٹا، سدوس تھا جسکی نسل میں خاندان کا شمار چلتا ہے، اور باقی اولاد بن حسب ذیل تھیں، عمرو، مازن، علیار، مالک، عامر اور زید مناة۔ علیار بن شیبان کی اولاد بہت کم ہے عمرو بن شیبان کی نسل سے "تقعاع بن شور" ہے جسکے بارہ میں ایک شاعر کا قول ہے۔

و کنت جلیس تقعاع بن شور ولایستی تعجب شعاع جلیس

میں تقعاع بن شور کا ہم نشین تھا جس کا کوئی ہم صحبت کہنت نہیں ہوتا

غفل بن حنظلہ، مشہور نسب دان اسی خاندان سے ہے۔ سدوس بن شیبان "روایۃ اکمل المزار" کی وجہ سے مشہور ہے، اُس کے دس لڑکے تھے جن میں ایک لڑکے "حارث بن سدوس" کے اکیس بیٹے تھے، شاعر کہتا ہے۔

فلو شار ربی کان ایرا بیکم طویلاً کا یرا حارث بن سدوس

شیبان بن ثعلبہ بن عکایہ بن مصعب کی اولاد، ذیل، تیم، ثعلبہ، اور عوف ہیں، عوف کی نسل نہیں چلی۔ ثعلبہ کی نسل سے مصقلہ بن ہیرۃ الشیبانی ہے۔ تیم بن شیبان کی نسل میں سخاوت اور سرداری تھی۔ الاصمغان بنی تیم ہی میں سے ہے۔ جاہلیت میں میوم الاصمغین، مشہور ہے ذیل بن شیبان کا فرزند مرہ بن ذیل ہے جسکے نسل میں گھرانے کا شمار اور خاندانی شرف رہا۔

اور ذیل کے باقی فرزند حسب ذیل ہیں، ربیعہ بن ذیل، حرث، اور محلم، جسکی ماں رقاش تھیں، عبد غنم، عوف، صبح، اور شیبان (جسکی ماں "والورثہ" بنی لشکر کی لڑکی تھی اور یہ لوگ

نسل خاندان کم۔ عرب کی ایک مشہور اور باطنی کا نام ہے ۱۱

ذقت الغرام وما الغرام ببديعة
 رفقا بساجعة مقيمة وني
 يا ساليا قصد الهوى متصنعا
 ما انت للعشق المقدس قابلا
 اسعاد زمرت العاشقين تفضلا
 واجبرت نقصان الصدق بنظرة
 واذا ارتقى العشاق في امد الهوى
 صمدت الغزال على لغزال بعالم
 هي ظبية من صلب اسد هذبوا
 قد اودعوا خضر الحديد دماءنا
 ازاد في سبل الغرام على الهدى

او ما تشاهد حالة السورق
 هذا ان مبتليان بالبرحاء
 او انت تترجم باليد الشلاء
 هو جوهر مهدى الى الكملاء
 كيف اطلعت على جوى الغرباء
 ما احسن الحسن من المحسناء
 تقع الجاذر في حبال ولاء
 هذا وحق العشاق أى عدا
 اخلا قهر بامانة الاحياء
 فكانه ورق من الحناء
 هو قابس عن جذوة الكبراء

وقال متغزلا

واشفأ يوم وردت الفلا
 تخطف فيهن يمانية
 قاتلة سفك دمي عندها
 باسمه قبلة يا قوتها
 غانية قاتلة اوقعت
 شيبني حب فتاة نأت
 رب ظباء نظرت مقلتي
 لم ارفيهن كخديفة
 ارقب ان تذكرني مرة

قد فتكت بي ظبيات النقا
 جاعلة القلب طعين القنا
 اسهل من صب اناء الطلا
 تطفئ والله لهيب الجوى
 مخلصها في ورطات النوى
 فاشتعل الراس كشمع الدجى
 هن مريحات قلوب الوري
 لذله قتل اسود الشرى
 قبل نزولي بمضيض لثري

الحاجة التي لوفاها
 يكون الزماد
 مع البرحاء
 الشدة
 ربحى ربحه
 يمتحن بجهل
 مع العالم
 الغداء المودة
 بين الضدين
 نصره احدها
 انك لا تشترى

شروط واحد
 القتل باليد
 الجحيم في نية

ظنني ان ترحم في ساعة هل لك يا مالكتي حاصل فيم تريقين دمي جفوة ليس من الهمة ان تحرمي عاقلة انت فلا تطردى قلبي لا يسكت عن نوحه لم ير والله على حالة فتش عن حالته سائل قال لقد كدره طارق كل مرام لك مستصعب اقسم بالله لكل امرئ شمت باعلى اضم بارقا بت بصحرا عراعى بها امل ان يهدى نور الالى حكمة انزاد يمانية صل على الخاتمة ياربنا	ان علمت حل اسير الغنى ان طعم الخادم سمر الردى طالبة متى حسن الرضا مرتجيا فضلك عند الاسى من صرف العمر بسوح الهوى وهو حمام لغصون المني طيبة بعد ليالى منى قلت لقد رام جناب الحمى احسن ان ام مقام الصفا ينجيه الله بام القرى يقصد ها يظفرها بالمدي اقلق في الليل غراب الكرى انجم عيني سمي الكرى ناظري عطر قتيص الصبا حاول عن سوح نبى الهدى مارقص لا غصن بالمغنى
---	---

وقال متغزلا

الا عجم صبا حاسم الصبا فتحت كمام النقاب كورة امية بالبغل مشهورة تغنى بغصن الفضا صادح	لقد جعنتى من جناب الحمى لك الخيرات ابو عذرها فكيف تناولت منها الشذا واورى بقلبي زناد الغضا
---	---

لقد فدا ب
الكوى استنار
والجاء مع ينما
الطيران السواد
قن في الكرى
سواد مغنى الكوى
ظلمة على البصر
وتشبهه بغير
الربن اتم الخيل
بين البصر والبصر
والطائر فيضطين
بروية الضياء في
التيل مع الكرى
مفرق لا تيامم
التيل خصوصاً
في القروى
الكبرى الى من
اراعى

تكدسرت جدًا ابثوحاته
فهل يرتئى المعتنى لعلها
مهاة ابوها اخو عنيرة
فيا حسرة تلك محفوفة
ارقت دمي من اراقت دمي
لقد يرحم التي وفقت
اسلمى اتيتك مستجلا
قتلت وجئت الى مرقدى
يدى من يد الداهية
ايا ساكنى يا بل ارقوا لنا
وما جرائى ان اروم اللقا
الى الله اشكوا العذول لذي
ان اخترت دين الهوى فاستقم
الاكن قرايشا اخا لوعة
فطوبى لماء جرت عينه
لقد ذاب في الحب ا زادنا

لقد اذكرا العهد عهد الصفا
وهل يظفر العبد بالمدعى
سبثنى غداة بام القرى
باسد الثرى والظبا والقنا
تخاف البرايا بيان اسمها
بذبح المحب بسوق منى
فا وقعتنى فى صنوف العنا
فما تبغين لبعيد الردى
فنلى بصيد ظباء المنى
والافلا تفجر وابالرقى
رضاى رضاها ولوبا لنوى
على مسلم سل سيف الاذى
كذا قال لى ساجرا المنحى
وحمحول انوار نار الهوى
واروى بها غصن بان النقا
ويرجو من الله حسن الرضا

له كتابا ما يشير
بالعبد الى اسمه
غلام على المدعى
مكان معروف
كلمة المكونة
الموقد القبول قال
الله من بغتنا من
قدنا وبغين هضير
بعد الله
فى بابل معروف
ارقوا من الرقى
يقال استرقبت
فراقنى

وقال يمدح النبي صلى الله عليه وسلم

عطفت القنيص على جوى الورقاء
ظفرت مقيدة على اغصانها
طوبى لها هي فى ظلال قفيصها
هي ظبية سلبت عقول اولى النهى

سوى لها قفصا من الطرفاء
لله جذبة معشرا لاسراء
وقفيصها فى راحة الحسناء
مشهورة بعقيلة الدهناء

غثى مهاة الأبرفين عناية	جذبت فوادي ظبية الوعساء
أو تلبسين الحلى حيث تبرجت	نقص الشعور تكحل العوساء
لا تلحظ الناس الصفا لحقارة	هم عصابة في رتبة الكبراء
وانظر بمنظرة البصيرة نحوهم	تظهر عليك كبراة الصغراء
لله عهدا ذاهب عن مقلتي	ما كان الانشوة الصهباء
يا صاح طوّلت المسافة بيننا	انا في الشثام وانت في البطاء
لك قدرة فاسرع الى كرامة	بجناب احمد صاحب الاسراء
نور تها مئ توجّه ليله	من دار مولدة الى الزوراء
قصر اصيل النور من ام القرى	ملا الجبابات المست بالاضواء
ناطور بستان الهدى في سوحه	غثى سجع السلدرة الخضراء

وقال في الخمرة الالهية

ليست معشر شمس السماء	استخر في الدجى شمس الطلاء
يذى ظفرت على قدح الحميا	يبسط الكف في حال الدعاء
المرت نور دعوتهم أقول	وعناية دعوت نور البقاء
معتقة اذا جلّيت تربينا	صباح العيد في وقت المساء
اخاف على السكارى ان يضلوا	صلوة الفجر في وقت العشاء
اباها من تجنب عن سناها	عمى الخفّاش في سطوا الضياء
ثوت في دنّها المحروس ابهى	من العذراء في خدر الحياء
وبطتها التي كسبت سرورا	تكاد تطير في جو السماء
ارث حنية قد سخرت في	زجاج المرتبة الصفاء
تجلت ذات الوان ناربت	على الطأؤس في حسن الرواء

اهل المنطقة
كالمنطقة يقال
لها بالقادسية
عينك
الشام بالبلد
في الشام
سجع السلدرة
يدجيد على
السلام
اهل الدعوة
مخزون الشمس
والقبر وغيرهما من
السيارات ولهم
في تخليطها طوي
وهم منكم
مالي والشمس
رايهم منكم

وان ترزاهداثلجا فخذها	ولذ بالنار في برد الشتاء
بروحى شادن يسقى الحميا	على يده وفي يده شفائي
اتاني مصيحا طلق الحيا	وفي سيماه بتحقيق الرجاء
ادار الحجام جاما ذلال	عليه تلمذت مقل الطباء
سقتني رافنة من غير سوء	نجيم السراح من كبد الاناء
افاض على عقيانا فاضحى	سواد الفقر بارقة الغناء
واروى علة الملتاح فورا	بماء شاعل يا للرواء
عليكم بالشواء اذا شربتم	تقووا بالغذاء على الدواء
ذروا اعداءكم في النار طرا	فان كيودهم خيرا للشواء
ايا اصحابنا هذا هنيئ	لكم لا اكبد الشرف النواء
الا ان اذ عبد مستحق	سقتاه الله صهباء الولاء

وقال يمدح النبي صلى الله عليه وسلم

عطوا النسيم سرى من الوعاء	وافادني بشرى من الحسناء
وازال عن دنف سقام معضلا	دفع المهين عنه كل بلاء
اعجب بمعتل صحير الراى في	تصغير ممرض من الادواء
ينجي مريض لحب من شرك الودى	من مثله في زمرة الحكماء
يده مباركة وتلك عطية	في حقه من واهب الالاء
لما اتى هذا الميشرق الى	سبحي من هي زينة الجرعاء
ما ان اتوكلامه حتى بدت	مياسة من جانب الصحاء
بابي واهي ظبية اضمية	نشرت اريج المسك في الارحاء
مختالة لما بدت في المنفى	ما اخضر غصن البائة الخضراء

مصادقه في عينها الكحل	فتالوا يزيد الكحل اسكارا الطلا
اي فضل الاعلى على العيناء	الزجر لريان يز هو عندها
كقناتها في الطعنة النجلاء	ان دق اسهم طرفها فلها يد
وفقدته في الليلة الليلاء	صنعت جواهر مهجتي في صداغها
انجي المتيمن عن يد البرحاء	يا ربة الخيلاء انت كريمة
لم انت عازمة على لا يذاء	لم يرتكب هذا الغلام خطيئة
شيئا يفيدك في اذى الغرباء	انت الغطينة في الحسان فبني
لا خوف لي اصلا من الرقباء	انا في لقاءك من مزاجك خائف
ان كنت خائفة من الحضراء	لا تنطقى وبمقلتيك تكلمي
يتكلم لعقلاء يا لا يما	واذا غثلت الاجانب فجلسا
ثبتت نبوة عينك العجباء	ولعينتك الفصلى بيان معجز
وعقيق فيك يضي بالصهباء	وجه العقائق فيه ماء لامر
امست تشابه ليلة الاسراء	ان لملت الى ضفائر كالتى
بهلال روضة سيد الزوراء	وعشقت حاجبك الرقيق لشبهه
اغنى عن الاقمار في الظلماء	نور الاله المستعان محمد
وعما دهى الخيمة الزرقاء	هو ركن بيت الله جل جلاله
ما فيه عيب تنقل الافياء	شجر الث على الانام ظلاله
لا رتد نور المقلة العمياء	لو كحل الاعى يترب وصيده
حكم التيمم باطل بالماء	قد عطل الملل السوابق بينه
نقصان عند المعشر العقلاء	ان اخر الخلاق ملته فلا
كراهة تاتي بعد في الانشاء	صغرى القياس تجي اول وهله

احببى النبی المصطفى ابائے
 متحمل بیض السلاح وسمرة
 خرت على اذقانهم اعداؤه
 سلب الحراك من الاعادى رعبه
 تكفيه عن ايقاد نيران الوغى
 يا ايها البدرا اصل كماله
 اشرق على عناية وكرامة
 انزاد عيد معتق لكته
 مالى وراءك فى القيامة ملجأ
 ان ارتقب منك الخوف فساتر
 اهدى الاله اليك مسك تحية

فجنا به العالی ابو الالباء
اپ عن البیضاء والصفراء
والبیض تلمع فی الید البیضاء
ما امتاز موتاهم عن الاحیاء
نار الضغينة فی حشا الاعداء
ضاعت بنورک مقلة العلیاء
وازل ظلام المهجة السوداء
فی قید حبک اول الاسراء
انت المخلص لی من الضراء
حق علی الالباء للابناء
ما جالت الغزلان فی البیضاء

وقال عمتدحا للكعبة الشريفة

لله غانية من البطاء
 معشوقة عربية مكية
 حسناء مكة عطلت معشوقة
 ان اصبحت في الغايات عتيقة
 طوبى للمارية اليها ارسلت
 مثلت ولا يدع المثلول قوامها
 طوبى في نفس عظمت زوارها
 قيس احب جمال ليلي واحد
 ما ان راينا في الخرائد مثلها

هَجَلَوْتَ فِي الْحَلَّةِ السُّودَاءِ
لَا غَادَةَ السَّقِيَا أَوْ الدَّهْنَاءِ
شَامِيَةً بِالْحَسَنِ وَالْخِيَلَاءِ
فَجَمَالَهَا اسْتَبَى مِنَ الْعَذْرَاءِ
قُرْطَيْنِ مَلَأَيْنِ فِي الدَّهْمَاءِ
فِي الْيَوْمِ وَالظُّلُمَاءِ وَالْقَمَرَاءِ
وَتَعَرَّجْتَ فِي هَذِهِ الْبَرَحَاءِ
وَقِيَّوسَهَا جَلَوَا عَنِ الْإِحْصَاءِ
لَصَقْتَ لَطُولَ الْمَلِكِ بِالْغُبَرَاءِ

الع
 يا ارضي الله
 يا بانيها
 موضوع
 يا بانيها
 يا بانيها
 بنت ارقم
 انى كانت في
 فطيمه اذ نانا
 لم يمشا معها
 فاعادتها الى
 الكعبه ١٢

لا تكتسى في العام الأمرة	والوجه منكشف على لعقلاء
تخشى لتعوى حين يبدل ثوبها	في من حياء خريدة العرباء
ما احسن الميسر في ياقوتها	ازرى بحسن شقائق الغلباء
ياقوتة كحلية لمعانها	يجلو الصباثرا عين الصلحاء
ما صدت العشاق عن تقبيلها	بذلت عنايتها على الامناء
احسن بها من شامة مسكية	في جانب من وجنة الجملاء
قامت على برز هنيئ ماءها	تشفى اوام الناس بالاسراء
من يلتزمها لا تصد كرامة	روحى فداء صنيعه الحسناء
لا باس ان ظهرت على وادها	اذ يالها طهرت من السوءاء
اسر اذ زار مهاة مكة مرة	وحوى الفيوض بسوحها الفيحاء
رجاءه ان يلقي الجناح مكرها	ويفوز فيه باسبغ النعماء
زاد الاله جمالها وجلالها	ما ذرت الصقلاء في الخضراء

وقال يتغزل

انا في الصباية رونق الحسناء	ان الحمام لزينه الطرفاء
الحسن في سوق الصباية راجح	قد راجوا هرفي يد العرفاء
ان لم يكن في الدار شخص ناظر	يتعطل المصباح في الظلماء
ما كل من يهوى يعد متيما	انست هذا الامر في الصقلاء
غرض الورى منها صلاح معاشهم	وجمالها امنية الحرباء
خد الفتاة وقرطها في صدغها	هي ثروة في عين البصراء
ريق الغواني لا يماثل ريقها	ماء ولا والله كالصداء
حمت غصون المصطفى في حبها	من شرفها علة النفضاء

له هي ليلة القاء القرو والثرنا

البیان اور ترکی پارلمینٹ

دولت عثمانیہ میں پارلمینٹ قائم ہونے سے مسلمانوں کو جو مسرت ہوئی اسکا اندازہ اخبارات کے کالموں سے ہو سکتا ہے جو اس غریمت پارلمینٹ کی تحسین و تعریف میں ہمیشہ لبریز رہتے ہیں البیان جسکا فرض صرف اسلام اور مسلمانوں کی خدمت ہے اس کے ہر نمبر میں پارلمینٹ کے متعلق محکم اور بہترین خبریں درج ہوتی ہیں لیکن البیان اس مسرت کے موقع پر یہ چاہتا ہے کہ اپنے ناظرین کا دائرہ زیادہ وسیع کرے تاکہ اسلامی دنیا کی صحیح و معتبر خبریں مسلمانوں کو معلوم ہوں اس لیے ترکی پارلمینٹ کی خوشی میں ماہ ذی الحجہ ۱۳۸۵ تک البیان بجائے ستر کے صرف دو سو بیس میں ملے گا ایک عربی کا رسالہ جس کے ساتھ علاوہ بہترین مضامین کے چند ادبی اور تاریخی کتابیں بھی ماہ ماہ شامل ہوتی ہیں اس سے زیادہ کم قیمت نہیں ہو سکتا۔ اگر مسلمان اس وقت بھی البیان کی خریداری پر آمادہ نہ ہوں تو ان سو سے بھی بچ کر البیان لکھنؤ مفید مفتی مدت سے ملک کو ضرورت تھی کہ فقہائے حنفیہ کے تاریخی حالات اور فقہ حنفی کی تالیفات سے قوم کو اطلاع دی جائے اس لیے کہ کسی ایک محامد سے اسی وقت بحث کی جا سکتی ہے۔ جبکہ بزرگان قوم کی تحقیقات علمیہ سے پوری وقفیت ہو اور مذہبی کتابوں پر کافی عبور ہو۔ حضرت مولانا عبداللہ صاحب جو بیوری نے اس ضرورت کو محسوس کر کے کتاب مفید مفتی جدید طرز میں تالیف فرمائی جو فتویٰ نویسوں کے لیے دستور العمل اور اہل نظر کے واسطے سرمایہ تامل ہے۔ مولانا نے اس کتاب میں نہایت جانفشانی سے تمام لوازم احتیاج و تالیفات اصناف کا استقصا کیا ہے اور نیز ان کتابوں کا ذکر کیا ہے جو غیر معتبر ہیں اور جن سے فتویٰ درست نہیں ہے۔ پھر صرف فقہی کی ترتیب سے فقہ حنفی کی تمام مستند کتابوں کے حالات درج کیے ہیں۔ اس کتاب کو مولانا نے عام فائدہ کے لیے صاف اور شستہ اردو زبان تحریر فرمایا ہے یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ اس کتاب کا مقدمہ ۸۸ صفحہ میں ہے جس طرح یہ کتاب اپنے موضوع میں اعلیٰ تر اسی طرح کمال حسن و خوبی کے ساتھ ولایتی چمکنے خشک کاغذ پر چھاپی گئی ہے جو اسکی اہمیت پر مال ہے اور کاغذ کی صفائی کے لحاظ سے دو سو بیس قیمت کچھ زیادہ نہیں ہے یہ کتاب دفتر البیان محمود نگر لکھنؤ سے عنایت قیمت پر مل سکتی ہے۔

جلستان مع سنبلستان

حضرت علامہ خواجہ جبرائیل بن یوسف آفندی مخلص ناظم دیوان خدیوی نے مصر۔ اسکندریہ میں بڑے بڑے علماء ادب اور فضلاء مصر و عرب کی فرمائش سے ۱۳۷۵ ہجری میں جلستان فارسی کا تصنیف عربی میں ترجمہ کر کے جلستان نام رکھا۔ فاضل مترجم نے ترجمے میں یہ کمال کیا ہے کہ اصل کتاب فارسی کے نظم و نثر کی عبارت کا پورا۔ پورا۔ مواد اور مقابله کر کے نظم کو نظم میں اور نثر کو نثر میں لکھا ہے اور حیرت یہ ہے کہ ساری کتاب میں رنگین استعارات۔ دل نشین تشبیہات اور لطیف کنایات کی رعایت کی ہو اور اول سے آخر تک مسجع عبارت لکھی ہے۔ اسکو تمام عرب کے اہل زبان نے بالاتفاق پسند کر کے عربی فارسی۔ اور ترکی میں اسیر نظر لگین لکھی ہیں اس کتاب جلستان کا اردو لفظی ترجمہ بنام سنبلستان لکھی برس تک رسالہ الریاض اور البیان کے ساتھ بطریق خفیمہ اس ترتیب سے شائع ہوتا رہا کہ ایک کالم میں اصل کتاب کی عربی عبارت ہوئی تھی اور اسکے مقابل دوسرے کالم میں اردو ترجمہ احمد رشک کہ اب وہ ترجمہ کتاب کی صورت میں مکمل ہو کر طیار ہے۔ اس ترجمہ میں نہایت تحقیق سے کام لیا گیا ہے اور لفظی رعایت کے ساتھ طالب علم کے سمجھنے کا زیادہ خیال کیا گیا ہے۔ نہ بالکل حاصل مطلب اور محاورے ہیں کہ صرف مطلب سمجھ میں آجائے اور لفظوں سے معنوں کا تعلق نہ رہے یعنی ترجمہ لفظ بلفظ سمجھ میں نہ آئے اور نہ انکے زمانے کے ترجمے کی طرح رنگین ترکیبیں اور خلاف محاورہ اضافتیں آنے پائی ہیں بلکہ ان دونوں سے علاحدہ ایسا مفید اور جدید ترجمہ کیا گیا ہے کہ روزمرے اور قواعد کے بھی موافق ہے اور لفظی لکھی ساتھ مطلب خیر اور محاورہ کے بھی مطابق ہے۔ امین شگھین کہ عربی زبان دینی اور مختلف نظم و نثر کے ملکی اور اخلاقی معاملات لکھنے پڑھنے میں یہ کتاب جس قدر مدد دے گی غالباً اس قدر کسی دوسری کتاب سے نہ مل سکیگی کیونکہ امین ہر قسم کے معاملات اور ہر طرح کے حالات مرقوم ہیں۔ جو لوگ عربی علم ادب میں ترقی کرنا چاہتے ہیں اور عربی زبان دینی کا شوق رکھتے ہیں انکو اس نایاب کتاب سے ضرور فائدہ اٹھانا چاہیے۔ یہ کتاب دو سو بیس قیمت پر آج بھی پریس لکھنؤ محمود نگر سے مل سکتی ہے۔

دستور

- ۱ یہ رسالہ ہر عربی مینے میں شائع ہوتا ہے
 - ۲ ضخامت رسالہ معمولاً دو جز مع ضائع ۳ جز
 - ۳ اس سالہ کا مقصد ہندوستان میں عربی زبان کو رواج دینا اور علوم و فنون عرب کی تحقیقات اس کے ساتھ حسب ذیل مضامین ہوتے ہیں :
 - (۱) اسلام و عقائد اسلام کا فلسفہ۔
 - (ب) علوم اسلام کی بحث۔
 - (ج) اسلامی دنیا کے صحیح حالات۔
 - (د) تقریض و تنقید۔
 - (ه) آثار علم و ادب۔
 - (و) علمی خبریں۔
 - ۴ قیمت مع حصول (۳) سالانہ طلبہ اور کم استطاعت خریداروں سے صرف (عرب) بیجاٹنگ
 - ۵ قیمت ہمیشہ پیشگی لیجاٹنگی۔
 - ۶ جن حضرات کے پاس بلا طلبہ چھوٹے انھیں اگر خریداری منظور ہو تو دفتر کو اندر دو ہفتہ کے اطلاع دین
 - ۷ اس سالہ کے ذریعہ سے ہر ملک کے مسلمانوں سے تعارف ممکن ہو تعلیم یافتہ گروہ کی مذہبی اصلاح بھی ہو سکتی ہو اور طبقہ علماء سے جمود و تاریکی ختمیالی کا الزام بھی رفع ہو سکتا ہو۔
 - ۸ خریداروں کو خط و کتابت میں نمبر قریب کا حوالہ دینا چاہیے اور جواب طلبہ اور کے لیے جوابی کارڈ آنا چاہیے
 - ۹ دو گران ہما کتابت میں بطور ضخیمہ شائع ہو رہی ہیں علامہ ابن قیمیہ کی کتاب معارف کا اردو ترجمہ کے آئمہ صوفیہ کی کتاب شائع ہونے میں اور آزاد بگراہی کے دیوان آئمہ صفحہ بطور ضخیمہ شائع ہو کر بیگے۔
 - ۱۰ کل خط و کتابت سالانہ پر دو برس سالہ کے نام دفتر البیان کھنڈ کے پتے سے ہونا چاہیے۔
- محمد عبدالولی پریس پرائسرس سالہ و پرنٹر

العدد (١٠٠)

السنه ١٣٤٠

البিকা

مجلة علمية، إخبارية، تاريخية، سياسية

تصدر مرة في الشهر

لنشأتها

عبد الله العمادي

المحرر بالمجلة: السيد سليمان أفندي

تحت إشراف إدارة القاصي، لاسي، حضرة البولي الشيخ عبد العلي المداحي

صاحب الامتياز: صاحب القاصي عبد العلي

بدر الشراك

عن كنفه ثلاث رويات من الهند في تاريخها
العلمي والسياسي والادبي

فہرست مضامین

وداع و سنتہ استقبال آخری	صفحہ ۱
انسان اول	۳
مذہبی تعلیم کی اصلاح	۱۳
ترکی پارلیمنٹ	۱۵
قصیدہ	۲۰
فرانس و مراکش	۲۱
ایران	۲۱
ریلوے لائن جبرہ اور مکہ میں	۲۲
عرب میں علوم کی اشاعت	۲۲
یمن اور آستانہ	۲۲
روس کی ثالثی	۲۲
ایک ایرانی سفیر	۲۳
مقدونیہ میں پرائمری اسکول	۲۳
مولای عبدالحفیظ	۲۳
طلبہ جامع ازہر کا ایک	۲۳
مصر میں عمالقہ کی سلطنت	۲۳
مراسلات - ندوۃ العلماء کا عربی ایڈریس	۲۵

بسم الله الرحمن الرحيم

البيان

هذا بيان للناس

شهر الله المحرم سنة ١٢٢٢ للهجرة الشريعة النبوية

وكلع واستقبال الخ

دعاه لغير القول فلا نجد عن المحجة في المحجة ولا نخرج

فيما نذكر ولا كذب فيما كتب ولا خوة فيما نقوه ولا

نجد الصدق خوف الرزق ولا نخرج حق القول

خشية الصول ولا نخذل الصواب من فقد التوب

ولا نترك التقى من حرمان التقى ربنا تبنا اليك

وتوكلنا عليك وسئلنا رحمة من لديك انك

على كل شيء قدير ولا لاجابة تجد يرمو ليس لنا

سوالك من وال ولا نصير

يا والي التعم ودافع النقو وكاشف الغف

نحم احيا من الهمتنا من البيان وعلقتنا التبيان

واسبت لنا الغطاء من العطاء ربنا نجحنا من الحور

بعد الكور اذا خرجتنا من طور الى طور ربنا

يقظنا من العقلة والسنة اذا دخلتنا من سنة

الى سنة وثبت اقدامنا على صفة المحجة اذا نقلتنا

من حجة الى حجة ربنا اذا اسلمتنا من عام الى عام

فاجعل سعيه لا يحكم الخاص العام يا صاحب الطول

والقول اذا بدلتنا من حول الى حول فاجعلنا

اكشف عنا بلياتنا وأكرمنا عنارديتنا وثبتنا قد امنا
 على الحق واقلامنا على الصدق، والسنة على
 الصواب افئدتنا على الرشد واهدنا الى ما نحب
 وترضى وارشدنا الى ما ينفع الامة التي اخرجنا
 للناس، والملة التي رضى بها المهدينا،
 يا عامنا السالف، ما كنت لنا الا كبرق
 خاطف، فارقتنا وما يكتى ودعنا وما رثيت
 ايماننا فافنيته واجسامنا فابليت بها، كم رأينا فيك
 عجائباً وحملنا عنك مصائباً مرة اخفرتنا واخر
 سرتنا، تارة نفعتنا واخرى ضررتنا، كم من صبيا
 اشببتهما وكم من شبان اشببتهما، وكم من شبيب
 اصببتهما، كم من ديار اقفرتها، وكم من قفار
 عمرتها، غادرتنا ولك عندنا سيئات حسنة
 والحسنة ازيد من السيئات،
 فيا ليتك تعود يا ايا ملكنا الى قضيتنا ويا اياك
 التي طويتها، لنقرأ الكتاب الذي سجلت لمن
 بعدنا، هل نحن امة في ديار سعدنا قائما التاريخ
 الذي خللته هو نفس تحي اذا متنا، ولسان
 اذا صمتنا، ونازل على اذنا خبنا فليكن الانسان على
 بصيرة من ماضيه هو ما حرام حاجته فان النفس
 رهن ماضيه، وقيد ما انقضى، صليت اذا صليت
 وطلعت اذا طلعت، فيا ايها الانسان ما غرك
 اما جعل الله حماك امامك وثراك مثواك
 والرسم موقدك والحشر موقدك فاين انت من يوم
 يجعل الولدان شيبا والسماء كثيبا، وجهه يومئذ ناظر
 الى رجا ناظر، ووجهه عليه باغبرة ترفقها فترة،
 فكل فوات فات ليتنبه الانسان بما هو في نوعه
 ايها الغادي الفارق ونرجب باحيا الضيف الطارق
 فان احسنت المينازكناك وشكرناك وما كفرناك
 فان الانسان عبد الاحسان،
 نشئ الميان تربي في حجرنا لك الغوابر والان
 قد سلمت اذمت اليك فلو شئت ازره، واظفرت افره
 واخذت بناصرة اتفاقا بصوابك التي مضت ادوها
 مجلتنا البيان مجلة وحيدة في قطار الهند التي
 اهلها في شد حاجته الى العربية، فانها لغة دينهم ولغة
 فيا ليتك تعود يا ايا ملكنا الى قضيتنا ويا اياك
 التي طويتها، لنقرأ الكتاب الذي سجلت لمن
 بعدنا، هل نحن امة في ديار سعدنا قائما التاريخ
 الذي خللته هو نفس تحي اذا متنا، ولسان
 اذا صمتنا، ونازل على اذنا خبنا فليكن الانسان على
 بصيرة من ماضيه هو ما حرام حاجته فان النفس
 رهن ماضيه، وقيد ما انقضى، صليت اذا صليت

السيد سليمان

الانسان الاول

لابن عیش

قال حفظه الكاتب بعد ما قد اذاع الفيلسوف ادروين
وزيف نظريته واستدل على ان هذه الانواع الموجو
لجنس الحيوان في الدنيا ويدرخلها النوع الانساني
انواع مستقلة : ولكن يخالف شك في الخاطر
نظرا الى تلك الاجيال هم بنو جلال وبنو كافي الدنيا
ويعبروا الاسلام عنهم اباؤهم وحواء ام بنو جلال ونسوق
خلقوا بامر الله تعالى في صقع من الارض فقالوا او تنالوا
وكثرت منهم تلك الشعوب والقبائل لا سبيل الى التما
لانهم يكن اذا اكدت اولى من عدد فاختار عدد
عدا من الرجال والنساء فصقع من الارض يكون
لعمري عند العقل قيام الحجج على استحالة الترجيح
من غير مرجح فاما الاثنان فاما اول الاعداد فيما
برهن عليه في صناعة الارماطية على منتهى البعد
الواحد عدا واذا فالحذو ومرتفع راسا فانه
لا مراع للفاعل الحكيم المختار الا الى ان يختار اول
الاعداد واسبقها في هذا الامر

قال : على الغاية لازية قد تضمنت على ان يكثر النسل

شيئا في جانب المنتهى كما هو مشاهد في كل الاجيال الا في

العدد الذي ينفذ به في كل اسكن تفيض هو سكر اورا دها آدها كرنبرهي اسكا جز قائم رہے۔ تمام اعداد کی تفيض ہو سکتی ہو لیکن

الانسان اول

ارابن عیش

فاضل مضمون نگار مسٹر ارابن کی رائیں اور اسکی تحویلی کو
البيان كذا شته جلد بين باطل كذا ثابت كذا بين كذا جنس حيوان كذا مستقلة
فوعين اسوقت موجود بين اور جنمين نوع انساني كذا اخل به ان سبكي
نوعيت مستقل به راب فرماتے ہيں كذا ان تمام اقوام كذا متعلق كذا شك به راب
نظرا الى تلك الاجيال هم بنو جلال وبنو كافي الدنيا
ويعبروا الاسلام عنهم اباؤهم وحواء ام بنو جلال ونسوق
خلقوا بامر الله تعالى في صقع من الارض فقالوا او تنالوا
وكثرت منهم تلك الشعوب والقبائل لا سبيل الى التما
لانهم يكن اذا اكدت اولى من عدد فاختار عدد
عدا من الرجال والنساء فصقع من الارض يكون
لعمري عند العقل قيام الحجج على استحالة الترجيح
من غير مرجح فاما الاثنان فاما اول الاعداد فيما
برهن عليه في صناعة الارماطية على منتهى البعد
الواحد عدا واذا فالحذو ومرتفع راسا فانه
لا مراع للفاعل الحكيم المختار الا الى ان يختار اول
الاعداد واسبقها في هذا الامر

فرماتے ہيں : علاوہ ہر جنسيت ذلي کا بقضاء بھی یہ ہوا کہ تدریجاً نسل

شيئا في جانب المنتهى كما هو مشاهد في كل الاجيال الا في

العدد الذي ينفذ به في كل اسكن تفيض هو سكر اورا دها آدها كرنبرهي اسكا جز قائم رہے۔ تمام اعداد کی تفيض ہو سکتی ہو لیکن

وهذا لا يكون الا بان يتناقص العدد صاعداً
فصاعداً فجانبا للتبداً ومعلوم ان كمال المتناقضات
يكون في اول العدد الذي هو اثنان لا غير وهذا ايضا
نظراً الى سلطان قانون الاقتصاد في علم الطبيعة
وابغاضها للبديهي فيكون من ملكها وسلطانها
واذا تدبر ان الروح الاصل والذاتية تشتت
منه الباطني والقبائل والاجيال والاقوام وجب
ان يكون هذا الروح في تمام الخلق وكما ان النشوء الكمال
للبنية واقصى من ارجاء التمام في المشاعر الحسية
الظاهرة والباطنة التي هي القوى العقلية وانما
يتحصل ذلك بكمال البنية وتمام المادة
ومعلوم ان ذلك يستتبع كمال الانسان في
اتخاذ الكلمات والصناعات التي تقتضيها في تحصيل
وجوه المعاش وتحريم عن الشياخ الضاربات الاكاف
الناهشات وعلمها بالعقاقير والحشيشات
وما هي عليه من الخواص التأثيرات دفعا لما
يصيبه يصيب من العلل العلقات و
والاوصاف والصفات -

گر یہ تو بغیر اسکے نہیں ہو سکتا کہ جانب ہند میں یہی دیکھتا
ہوا چلا گیا ہوا اور یہ اور بخوبی معلوم ہے کہ انتہائی نقص کا عددی عدہ اول
ہی میں ہو سکتا ہے اور وہ عدد دو کا ہونا کہ کوئی اور دوسری بات قانون اقتصاد
کے پہل پر بھی ٹھیک معلوم ہوتی ہے جس کی حکومت تمام طبیعیات میں جاری
ناتقد ہے اور وہ طبیعت عالم ہمیشہ سے ہی سلطنت میں فعلی تخریج کا دشمن ہے۔
جب یہ معلوم وثابت ہو گیا کہ رُوح اول ہی سے کل طوئن و قبائل اور
قوین و نسلیں پیدا ہوئی ہیں اور بڑھی ہیں پس لازم ہوا کہ یہ پہلا جوڑائی
روح اول نہایت نام اخلقت اور کمال خلقت پیدا ہوا ہو اور اسکے بعد ہی
ساخت نہایت کامل اور اعلیٰ درجہ کی ہو اور قوای ظاہری باطنی یعنی
قوای عقلی اسکے نہایت اعلیٰ درجہ کے کمال پر فائز ہوں اور یہ بغیر اسکے
کہ اسکا یہ جہ اور مادہ مکمل ہو کسی طرح تصور نہیں ہو سکتا۔
یہ بھی معلوم ہوا کہ انسان اول اس درجہ کمال پر تھا
کہ اسنے وہ آلات و صناعات بنا لیے جنکی ضرورت تحصیل
معاش اور اپنے تئیں جانوران درندہ و مارہائے گزندہ
سے بچانے میں کام آتے ہوں اور ان دواؤں اور نباتات
کا پورا علم رکھتا ہو اور انکے خواص و تاثیرات سے کما حقہ
آگاہی رکھتا ہو جنکے ذریعہ وہ ان بیماریوں کو جو اسے یا
اسکی نسل میں کسی کو عارض ہونیوالی ہوں۔

وهذا لا يعقل حصوله الا بالطام من جانب
والجبريات او بالتجربة لا سبيل الى التاثيرات التجريبية
شيئ انما يصح حصوله في عدد الكثرة وكوثر

یہ بغیر اسکے کہ اسکو تو صاحب وحی و امام مائین نامکن
ہو یا یہ سمجھیں کہ اسنے تجربہ سے اسکا علم حاصل کیا ہو دوسری
صورت نادرست ہے کیونکہ تجربہ ایک ایسی شئی ہے جسکا حصول محدود

الاعصاب المتعادية فقبل حصول هذه التجارب مادة
فخصت وعادة خاصة كيف يكون السبيل الى بقاء
الجمل استيطانه لارض وتكثره ونماء في العدم
ولذا خشع عليه التلطف بحلول الاوصاف وعجز عن
مدافعتها المتوقفة على حصول التجربة

وقد علم المحصلون ان كل مرض اذا اشتد
استجلب اليه الهلاك واستجر الى نفس الموت وان كل
حشيشة ووراء اذا اطعم بها الانسان ساغة التلجلج
غافلا عن مقداره الملائم لشهها هلا بكتة هذا
الدواعي ينبغي ان يؤخذ منها نظر الى خصوصية
هوائه وعرض بلد اسرع اليه الفناء اسرع السيل
عند انحداره من قنطرة الجبل المشايخ

هذا وان كمال البنية تمامها في البتد مقتضى
الطول لا عمارة واما الابدان الذاهبة في الهواء واذ ذلك
الالاء البنية عن سعة الانحلال وانكسار
القوام المستتب بطول الفناء

وذلك ان البنية اذا تمت كمال اقتضت
النشوء التام في الابدان وتمام التمار فيها وهذا
يوجب ان يكون هؤلاء القوم الاولون من
نسل النزوج الاول واول الاجسام العادية والابدان
العالية الذاهبة في الطول نظر الى ايشاهد من اثر ذلك

ازنہ کثیر ہوتا ہے تو اب قبل کہے کہ ان خاص ضرورتوں میں بالخصوص
بیاری اور شکایتوں میں کوئی خاص تجربہ حاصل ہوا اس نسل انسانی
کی بقا اور اسکے زمین پر نشوونما کرنے کی کیا صورت ہوگی اور کیا
ان مختلف بیاریوں کے اس پر وارد ہونے اور اسکے انکے دفع کرنے سے
عاجز ہونے کے جو بغیر حصول تجربہ تھا رز دیکھنا ممکن ہے نہ تباہی بربانی کا
اسکو تمام صاحبان بصیرت سمجھتے ہیں کہ ہر مرض جب شدید
ہوتا ہے وہ موت کو کھینچ نکالتا ہے کوئی جڑی یا بوٹی اگر کوئی
شخص بغیر اسکے کبیت و کیفیت سمجھی ہوئی استعمال
کرتے کہ جسکے ساتھ خواص اعلیٰ و کیفیت مزاج ہلاک ہوا
اسکے عرض ملا کے رکھنا نہایت ضروری ہے تو موت
اسکی طرف اتنا جلد دوڑے گی کہ اتنا سید لا بھی طرہ
کوہ سے نیچے کو نہ آتا ہوگا۔

یہ امر بیات جلی اور واضح ہے کہ ساخت جسمانی کا کمال اور سکا بہت کمزور نہیں
نخلقت ہونا ضروری اس امر کا مقتضی ہے کہ کائنات میں عین طوفانی ہون اور پتلا
انسانی دراز و بلند ہون کیونکہ زمین انسانی وجود اپنے تمام مکمل طاقت کے بل پر
تحلیل قبول کرتا ہوگا اور تمام بدن شکستگی منظور کرتا ہوگا جسکے نتیجہ میں بالآخر

بنیہ جب تمام وکامل ہوا اسکے اقتضاسے
نشوونما کمال ہوگا اور اسکی یہ لازمی نتیجہ کہ نسلی ہی بشین
جو زوج اول سے پیدا ہوئے ہیں انکی اجسام بہت
دراد مثل قوم عاد کے ہون اور بدن انکے سجدہ برتتے
چلے گئے ہون خصوصاً اس نظر سے کہ جو آجکل علی شاہ میں

فَاَلَا اِنَّ الْحَاضِرَ فِي بَنِي اَبْنَاءِ اِذَا قِيَسَ لِي
 اِبْدَانِ الْاَبَاءِ وَلَا يَزَالُ التَّفَاوُتُ يَتَّبِعُ مَتَصَاعِلًا
 وَمَتَعَظِمًا جِيلًا قَبْلَ جِيلٍ وَنَسْلًا قَبْلَ نَسْلِ شُعْبَا
 قَبْلَ شُعْبَا بِمَا بَيْنَهُمَا قَوْلُنَا الْمَشْبَعُ الطَّوِيلُ اَلَا
 نَشْرُفُ بِحِلَّةِ الْبَيَانِ الْغَرَاءِ وَعُنُودِ نَوَامِيسِ الْعُرَانِ
 وَقَدْ اَتَيْنَا بِشَوَاهِدٍ حَسِيَّةٍ عَلَى صِحَّةِ مَا قُلْنَا هُ مِنْ
 اَلَا كُنْتُمْ اَقْدَمِيَّةً وَالحَدِيثُ رَحِمَ عَالِيَتُهُ لَشَيْخِ عَلِيٍّ
 شَاهِقَةً لِّلطَّوْلِ حَتَّى اضْطُرَّ اِلَّا فَرَجِي حَتَّى بَدَلَتْ اِلَى
 اَلَا اعْتِرَافَ بَقَرِنِ الْعَفَارِيثِ وَقَدْ اَخْطَاؤُهُمْ اَوْلَادِ
 اَدَمَ وَلَمْ يَكُنْ هُنَاكَ مَسْكَنٌ لِّلْعَفَارِيثِ قَطُّ وَقَدْ
 اُورِدَ نَافِصُوصٌ هُوَ اَلَا اَلْمُؤَرِّخِينَ مِنْ اَلَا فَرَجِ
 وَاَلَا اِسْلَامِيْنَ عَلَى وَجُودِ تِلْكَ الرَّعْمِ الْبَالِيَةِ
 الْعَالِيَةِ الْمَدْهَشَةِ لِّلنَّوَظِرِ قَدْ سَقَنَاهَا بِطَوِّهَا
 فِي الْمَقَالِ الْمَذْكُورِ قَدْ اِرْجَعَ اِلَيْهِ تَرْكُنَا ذِكْرَهَا وَابْرَأَدُهَا
 هُنَا شُكْرًا مَعَ اَلَا اَخْتِصَارِ وَلَا اَجْلَ ضَيْقِ سَعَةِ
 الْمَقَالِ اَيْضًا نَظَرًا اِلَى عِلَلِ اَلَا اِنْتِظَارِ
 فَاَمَّا اَذْنَى الشَّعْبِ وَكَلَامُ الْعُرَانِ فِي اَلَا اَرْضِ وَقَضَتْ
 اَلَا طَبِيعَةُ وَطَرِئَ مَنْ طَوَّلَ الْقَامَاتِ وَعَظُمَ اَلَا اَمَامَاتِ
 ذَهَابُ الْقَدِّ وَدَوَالِ اَلَا نِسَاءِ اَلَا اَعْمَارُ لَقَدْ اَلَا اَلْبَيْتِ اَلَا اَنْشَاءُ
 فِي اَلَا اِنْقَاصِ شَيْءٍ اَلَا اَشْيَاءُ مِنْ حِجَّةِ اَلَا اَلْكَلِيفِ مَعًا
 اَمَّا كَمَا فَرَجَتْ تَنَاقُضُهَا فَوْقَ اَلَا اَرْتِفَاعِ الْقَامَةِ

آتاہو کہ اولاد کے مجھے جب تکے بزرگوں اور باپ داداؤں کے
 جسموں سے قیاس کئے جاتے ہیں تو ہمیں برابر فرق پڑھتا ہوا نظر
 آتاہو ہر ایک نسل کا قبل ایک نسل کے اور ہر ایک قوم میں نسبت
 اس قوم کے جو قبل میں تھے بسکی توضیح ہم اپنے مضمون کو اس
 العمران میں جو پیش ازین اسنے جریدہ غراء یعنی البیان میں
 شائع ہوا تھا نہایت طوالت کے ساتھ کر چکے ہیں اور اس میں مجھے
 حسنی شواہد اپنے دعوی پر بیان کیے تھے جو ان لاخون اور پسیدہ
 ہڈیوں سے ثابت کیے گئے تھے جو ازمنہ قدیمہ جدیدہ میں
 دریافت ہوئی تھیں یہاں تک کہ اہل یورپ کو اقرار کرنا پڑا کہ یہ
 دیوزادوں کے زمانہ کی ہڈیاں اولاشین میں مگر یہ انکی
 غلطی تھی یہ لوگ سب حضرت آدم علیہ السلام کی نسل سے تھے
 اور یہاں کبھی دیوزاد نہیں رہتے تھے اور ان مورخین اسلام
 وغیرہ اسلام کی اصل کتابوں کے حوالے جو ایسی ہولناک اجسام
 کے وجود پر گواہی دیتے ہیں تفصیل مجھے ہی مضمون مذکور
 میں دیدی ہیں ناظرین اس میں دیکھ بیان نظر خصصاً ہم نہیں صد
 کیے دیتے ہیں اور نظر سے بھی کہ ناظرین دیکھتے دیکھتے گمراہ جائیں
 لیکن لیکن جب نسلیں برسہ گئیں اور آبادی میں پھیل گئی اور
 طبیعت عالم کی جو کچھ عمر میں اور قد وغیرہ بڑھاتا تھے وہ بڑھا
 بچی اور اسکا کل کام ہو گیا اوقت جسم انسانی نے تدریجاً گھٹنا
 شروع کیا اور یہ حالت کیت کو کیفیت دونوں متبر سے ہوئی
 کیت تو ہر لحاظ سے کمزور قدر کمزور درازی تھا کہ چھوٹی بنا شروع ہوئی

واما كيفا فمن جهة التناقض في مد الحجة ومكية العمر
وزاد التعيين سلطان التجربة وقام عرش الطبيعة
على احوال الاقتصاد فاقتصر الناس على التعلم والتعليم
والتفهم والتفهيم

والذي يجب علينا التنبيه عليه لا يسعنا الاغفال
عنه وان امر الانشاء في الاعمار ممكن حصوله في كل
الازمان والاجال ليس في عالم الفطر وناموس
الطبيعة قانون قاهر يرد فعنا عن هذا الرأي
ويقطع لنا العذر في خول المكان وهو امر مشاهد
بالحسن معلوم بالخبر الصحيح القاطع للعذر

ومعلوم انه لا يمكن دفع البيان والمحسوس
والاجمال الالارتياني في الامر المعلوم واني الى الان
لم اعتز على مقالة رجل من الحكماء الا قدمين او
الفلاسفة الحاضرين من اهل الهند والروم و
اليونان والصين وغيرهم من الفلاسفة
الاسلاميين ونظائرهم المعروفين بالمشككين
تجاهر فيه بامتناع الانشاء في العراو ما تيسرين
او صرح بانه يحل ذلك على احوال الفلسفة وقواعد
الحكمة او لزمه بذلك القول حجة العقل غير محل
من بعض المجاهيل ممن يمد العلم والحكمة ويرفي
الاسمي من ادعياء الفلاسفة وكان معاصرا

او كيفيت اس كما طس ك اسك ساته هي ساته عمر ك
مقدار بهي جھوٹی ہونے لگی اور اب ہر گام حکومت و بادشاہی
تجربہ کا ہوا اور تحت سلطنت طبیعت کا کفایت شعاری کے اصول
پر قائم کیا گیا اب لوگ ٹھنڈے پڑھنے اور کھینے سکھانے کے محتاج ہو۔
لیکن اس کے ساتھ جس پر حکومت بن کر دیا ضروری اور اس سے
غفلت میں ڈالنا ہم سے ممکن نہیں ہر وہ یہ جو کہ درازی عمر نشانی
ایک ایسا امر ہے جو ہر زمانے میں اور ہر قوم میں ممکن ہے اور عالم
فطرت و قانون طبیعت میں کوئی ایسا قاعدہ یا قانون نہیں
پایا جاتا جو ہر کس نامی سے ہمارے اور اس کے امکان کا عقیدہ ہے اور کہ
اور یہ ایک امر ہے جو مشاہدہ معلوم ہے اور خبر صحیح سے اس کا وقوع معلوم ہو چکا ہے
یہ خوب معلوم ہے کہ واقعات کا کوئی انکار نہیں کر سکتا
اور قطعی امر میں شک کرنے کی کوئی گنجائش نہیں رہتی۔
اب تک میں نے حکامی متقدمین و متاخرین تمام وہ اہل ہند
سے ہون یا روم و یونان و چین کے ہون یا فلاسفہ
اسلامیہ سے ہون جنھیں مشککین کہتے ہیں ان کا کبھی
کوئی کلام ایسا نہیں پایا جس میں انھوں نے صاف صاف
صد ہا سال تک نہ رہنے کو محال کہہ دیا ہو اس امر کی تصریح کر دی
ہو کہ ایسا ہونا اصول فلسفہ و قواعد حکمت کے برخلاف ہے
البتہ ایک شخص کوئی بھول سا آدمی فیلسوف الاسلام
ابو الریحانی بیرونی کے زمانہ میں تھا اور غالباً وہ جھوٹا
دعوے اپنے تئیں حکیم و فیلسوف بننے کا کرتا تھا

فیلستو الاسلام ابوالریحان البیرونی قدس علیہ اسنے البتہ درازی عمر سے شاید انکار کیا ہوگا تو اسپر
 هذا الفیلستو الجلیل رحامشیع اطویلا فی کتابہ ابو الریحان بیرونی فی کتاب الآثار الباقیة عن القرون الخالیة
 الذی یدعی الآثار الباقیة عن القرون الخالیة میں ایک رد طولانی شدیدا اس شخص پر کی ہو کہ جسکی
 لا یسع المقام نظمها وایرادھا هنا علی التام وعلی التام نقل کا موقع بیان نہیں ہو تحقیق پسند ناظرین کو
 المتحقق ان یراجع الی هذا الکتاب فانه سیقف فیہ چاہیے کہ اصل کتاب ابو الریحان کی طرف رجوع فرمائیں
 علی ما فیہ نفی کمال الجاح وغنی کل معد محتالہ کیونکہ اس میں سب کچھ دیا ہوا ہو۔

ولقد اخبرنی غیر واحد من مکة المحصلین مجھے اکثر با کمال اور صادق اللہجہ اہل علم نے بھی گڈھ
 التقات الاثبات القاطنین فی کلیة علیہ السلام کالج میں بیان کیا جن میں بہت زیادہ قابل وثوق
 ویفوقہم کلہم الشیخ محبوب الرحمن کلیم الجاحیور شیخ محبوب الرحمن کلیم بی اسے پر وفیسر جغرافیہ اور
 معلم الجغرافیا السیاسیة فی بعض فانین الکلثیہ مولوی عبد الصمد بلند شہری کا بیان ہو ان دونوں نے
 وكذلك الشیخ عبد الصمد بلند شہری کلامہا ایک عجیب و غریب انسان معمر کے حالات مجھ سے
 اخبرنی عن الرجل المعمر العجیب الذی کان ببلدة بیان کچھ جو کانپور میں رہتا تھا اور خداوند کریم نے اسکی عمر کو دراز کیا تھا
 کانپور قد انشاء اللہ فی اجلہ ان دونوں صاحبوں سے اس شخص سے ملاقات بھی ہوئی تھی اور

وقد لقیہذا ان الفاضلان وهما من وہ اتحاد دست تھا اور انکی صحبت میں رہتے تھے اور چونکہ حضرت عالم
 اصل قائم وصحباہ وامتنانہ یحل ما یکن اختیار اور نئی روشنی کے لوگ تھے اسلیئے انھوں نے جانتا کہ اس شخص کے
 الرجل یر و امتحانہ فی صدق مقالته حال میں تعینیش اور اسکی راست گفتاری کی آزمائش کی۔

قالا کان مولد هذا الرجل فی عہد شہنشاہ انکا بیان ہو کہ اس شخص کی ولادت شاہجہان بادشاہ کے زمانہ
 ملک الهند وقد استعجب الملک اورنگ زیب ہوئی اور نگ زیب عالمگیر اسکو اپنے ساتھ جبکہ مہم دکن پر
 ابنہ حینما غزا الدکن وكان ممن لعب تلعب ح اسنے چڑھائی کی تھی لیتا گیا تھا اور یہ شخص اورنگ زیب کے
 اورنگ زیب نے زمن صباہ وشہد الخطوبی ساتھ کھیل کر بڑا ہوا تھا اور دولت مغلیہ کو جو جو صدقات
 العجایف التي اقصاد دولة المغول بعینہا انتباہ۔ نقلات واقعات پہنچے وہ سب سے بہتر عبارت شاہد کیے تھے۔

واتفقت كلمة الشيوخ الفاضل الطاعنين في السن من المومن
 من طقات هاتيك الارضين انهم هان الوايتسامعوا بانجاز هذا المعجز
 عن اباهم وهم عن اباهم الاولين في وعدهم معروبول العجزة
 سنين كان هذا الرجل يحق القامة عظيم القامة رجلا يصلي
 يعيد ما بين المنكبين لم يكن في راسه لحية شعر بيضاء وكان
 يقلب جاله من صورة الى صورة جديدة وكانت عظامه تكسح جلد او
 جديدة مرة في كل عشر سنين فكان ينخلع من جلد الاول و
 القديم بلبس جلد او لحا اخر وعند ذلك كانت تعرض عليه طاعة
 محق باكل بعض العقاقير والحديثا فيعرض له السهل من طريق
 بلحمه وبان الرضا في البواقي لكثرة ما يخرج من فم ثم ينسج
 في اليوم الثاني كان اليوم الثالث الرجل يسترجع كما قادت
 واستقر البنية من عن احسن مكان علمه نفا واكلها فيحصل له
 بذلك ضمان اطول العيش الى عشرين سنين اخر وقد بلغني من ان
 تلمذ حسين ان هذا الرجل مات في العام الفارط لعل الطاعن
 الجدل الذي هو الناس في موضعين بذلك مصداق قوله تعالى
 وما جعلنا للبشر من قبلك الخلد فان مت فهم الخالدون وان الخلد
 ذو شحى حسنا الله اياكم عن يمينون وثقوا الدهر الخوون
 ولا يخلو هذا الخبر عن الصد او الكذ علان الموضوع نفسه ^{انظر}
 لا يخرج في هذه الاوقات هم على ثقة بما كان الامر وهو وقد انعم
 في ذلك رواية نسفية للغة اكلمانية نقلها الاوردية جمعية
 للدراسة النصرانية لفتحا ونشرها مجلة الشرق في بعض مجلداتها

کانپور کے بڑے بڑے پرائے بڑھے پیران فرتوت کایان ہو کہ
 ام اس شخص کو یوں ہی دیکھتے چلے گئے ہیں اور ہمارے بزرگ و کیا و اجداد
 ہی ہی کہتے تھے کہ اسی طرح عمر بھر اسکو دیکھا اور انہیں وہ شخص اپنی
 رازی عمر کے واسطے مشہور رہا ہو (یعنی یہ بیان ان بڑھے لوگوں کے
 لوگوں کا ہو) یہ شخص نہایت بالا بلند بزرگ سر عریض الصدر تھا اسکے
 ہم سر و دراز میں ایک بال سفید تھا اور اسکی حالت وقفا فوقتاً
 لٹی رہتی تھی اور اسکی ہڈیاں نیابست نیا گوشت پنا کرتی تھیں
 در پرانے کھال و گوشت ہر دس برس کے عرصہ میں گر جاتا تھا اسوقت
 لیلہ غنیشہ ناک حالت اسکی ہو جاتی تھی سبب یہ ہو کہ وہ کوئی گھاس
 دو او غیر وہ کھا لیتا تھا جس سے اسکو اسہال مفرط عارض ہوتا تھا
 گوشت اسکا گر جاتا تھا جیسے انگا گھریا میں گچھل جاتا ہو اسکے
 یا گوشت دو سو دن چڑھنے لگتا جب تیسرا دن ہوتا تھا تو یہ شخص
 مابق قوی و تندرست ہو جاتا تھا اور دس برس تک کی زندگی کی
 بعد گارٹی ہو جایا کرتی تھی۔ قاضی محمد حسین بی اے کایان
 وہ سال گذشتہ طاعون میں مبتلا ہو کر مر گیا۔ اس سے ثابت
 ہو گیا کہ بقا ماضی ذات الہی کے لیے ہر باقی کچھ فنا ہو
 یہ خبر جاہے جھوٹ ہو یا سچ لیکن یہ مسالہ آجکل حکای پور کے
 برجستہ ہو اور انہیں اسکے امکان اور حصول کا پورا وثوق ہے
 ب فلا سفر نے انگریزی میں ہی مسالہ براہیک حکیمانہ ناول لکھا جو کلا
 بزم خیر پنجاب لیمبس ایک سوسائٹی نے کیا ہو اور رسالہ ترقی لاہور کی
 زمین مجھے کش و جھد کے نام سے وہ ناول اردو میں شائع ہوا ہو

ومن هنا تعرض عصفق الذہبی فی انکراط وحیة
 ربن الہند احد من محمد رسول اللہ بقی الی المائۃ الثامنۃ
 ابدی لدینا الاشیم المغربی الذی انسا فی اجلہ بقی المائۃ
 الوابعۃ فانکرا الذہبی من جہۃ ان الناس اشیم عندہم
 خبرہین المغربین باشد الاشتہار و متل و صوح الیوح فی
 النہار واعتبر بحال ہذا المعمر کانفوری اسلغنی خبر علی
 طول مقامی ببلدہ لکنا و یثا و بین کانفوری فتا علیہا
 قلائل حتی قصت کلیۃ علی کمال الاستلا فحصل الی الخیر
 رجعت الی ما کنا فیہ فنقول ما اسلفنا علیہم و
 ان یكون النور الاول من اهل الوحی و الالہام کا حد من
 غوغاء الناس من الوحوش و العوام و الاذی ذلک الی
 انقراض النسل و اختطاف المیتۃ عن جدید الارض و من
 تراہم ان باد و وہلکوا و متف عجم حاتف الفوت
 و حلت بساحتہم رجال الموت فقد خلفوا و راء ہون
 المباتی العظیمۃ الشاہقۃ و المغالی العجیبۃ السامقۃ
 و المرامی العالیۃ و المقاطن المتعالیۃ ما ہر جہۃ النظر لہا
 لیسکل انسان و یخطف سائر فضا و عجائبها اصطلاحا و
 انظر الی الالہام العالیۃ و البراہین الشاہقۃ و غیر
 ایلور العقیقۃ و انار ایلوفیتا المزعقۃ للانفس الزعیقۃ
 و حائط الصین العقیقۃ و حدیقۃ النور و المناکح
 الغد یقہر و غیر ذلک من عجائب الدنیا

اس مقام سے بھی ثابت ہوا کہ امام زینبی جو حضرت ابوالرضا
 ربن ہندی کے طویل عمر کا جو انحضرت پر قبلی ہجرت ایمان لاکر آٹھویں
 صدی تک زندہ رہے یا شیخ مغربی جو چوتھی صدی تک زندہ رہے
 فیسی نے جو انکے وجود سے انکار کر دیا ہے کہ اگر ایسا ہوتا تو اس کی
 اعلیٰ درجہ پر شہرت ہوتی اس راہی کی غلطی واضح ہو گئی کہ میں عمر عمر
 کھنویہ میں رہا اور کسی نے اس عمر کا حال مجھے نہ بیان کیا حالانکہ
 کھنویہ سے کانپور چند میل کا فاصلہ ہے مگر جب میں علی گڑھ کا لچ آیا
 تو وہاں اسکا حال سنا

باز آدم بر سر مطلب جو کچھ اوپر بیان ہوا اس سے بھی معلوم
 کہ زوج اول کو اہل وحی و الہام سے ہونا چاہیے نہ مثل سائر عوام
 یا سباع و ہوام و وحوش و انعام کے درجہ اگر ایسا ہوتا تو نسل
 انسانی کب کی منقرض ہو جاتی اور پنچہ موت نے سب کو دبوچ
 لیا ہوتا۔ اسی سے آپ دیکھتے ہیں کہ یہ لوگ اگرچہ فنا و برباد
 ہو گئے اور ہاتھ موت انکو صدای رحیل دے چکا اور موت کی
 روشنیاریاں انکے ایمان پر طرین تاہم یہ لوگ اپنے پیچھے ایسی ایسی
 عظیم الشان سرینہ عمارتیں اپنے آثار سے چھوڑ گئے کہ جنکو دیکھکر
 ہر ایک انسان کی عقل چکا چودن میں آجاتی ہے اور اس زمانہ کے حکما
 و عقلا کی آنکھوں کو اسکے عجائبات کی روشنیان خبر کے دیتی ہیں
 دیکھو ہر ام مصر کی عالیشان عمارت دیکھو برابی مصر کی
 حیرت انگیز صنعت ایلور کے غار قالہ میں اور تھر جہرک الیفینا کے عظیم
 مایا ب و کار و تیراچین و تیراچین سکوں فرود و دیگر عجائبات کو نہ نظر فرمادیکھو

ان برانی عجائبات مصر کو دیکھو جو سیر عجیب و غریب ہیں اور	انظر الى تلك البراني المصرية العجيبة الفاخرة ومطالب
وہ مقامات مصر جو ان آثار قدیمہ و دولت پارینہ کی تلاش کی جاتی	مصر الغريبة الباهرة هل تخبرك بشئ من احوال منبأها
ایک کچھ حال بتاتے ہیں کہ کس کس شخص نے انھیں تعمیر کیا ہے یا زمانہ	او بما اصابها من الغرور ودهاما كلابل هي اثار قديمة
کی کیا کیا گردشیں انھیں نصیب ہوئیں ہرگز نہیں بلکہ وہ آثار	الاصول الدائمة تختبرنا عن كمال صناعتها وتنظيمها
قدیم ہیں جو دائمی اصول پر قائم ہیں اپنے بناؤ لوں کے	العلوم التي تعصر اذهان الحكماء عن الاحاطة بكمال
کمال دکھا رہے ہیں کہ ان علوم میں انکومہارت نامہ حاصل	اصطناعتها وعجزت العقول عن الوصول الى تخوم
تھی جسکے سمجھنے سے حکما و فلاسفہ کے ذہن آج تک قاصر ہیں	تلك الاسرار التي اسس عليها بناؤها فحسرت الابصار
اور عقلمیں لوگوں کی ان اسرار کے جز تک پہنچنے سے بالکل	من التكيف بنورها وبعثها وبهرت الاحلام عن التفت
عاجز ہیں کہ جن پرانی عمارتوں کی بنیاد قائم ہے لہذا دیدہ بکشت	في العجايب المودعة في مباهها وتربائها فضلا عن
تو اسکے نور کے دیکھنے سے عاجز محض ہے اور جو عجائبات ان	الاقتدار على ان ياتوا بترجيها على رجاها ورواها
جیزوں کے پانی اور مٹی میں سپرد کیے گئے تھے اسکے مثل بنانے	يعارضوا بمثلها في برقيها وصفاتها وكيف ياتون
کا کیا مذکور آتا تو بتا نہیں سکتے کہ کس شخص نے انھیں تعمیر کیا	بمنها وهم عجز واعن الاستطلاع على خبر بانها
اور یا کوئی سراٹھا کر یہ نہیں خبر لاسکتا کہ کن کن لوگوں نے	الاستشراف على اخبار من تصدى لاجتناء
اسکے بنانے سے کیا کیا فوائد حاصل کیے	الثمار من يد جانيتها
ایک زمانہ تک حکما و فلاسفہ و مؤرخین ہر قوم	فقد وقع الخلاف بين الفلاسفة والحكماء الاعلام
دولت میں اختلاف رہا ہے کہ ان اسرار کو کس کس بادشاہ	واهل السيرة والتواريخ في كل الاجيال الاقوام في قى
الزمان وعلم يد ائى الملوك بنيت تلك الامم وواحد	الزمان وعلم يد ائى الملوك بنيت تلك الامم وواحد
آج تک کوئی بات قطعی نہیں کہی جس کے کچھ یقینی طور	لم يات ثبوت قطيع انما قد المتبصر اخبروا الايام
پر معلوم ہو سکے	وانى على قلة بضاعة في السيل الاخبار وقصرها عن
میں باوصف اپنی بے بضاعتی اور کم علمی کے	الاحاطة بشئ يسير ما قد تضمنته الكتب في الاسفار وقلة
علوم سیر و تاریخ و اخبار و حکایات کتب مختلفہ میں	مقتا في كنهه نزل قليل مما احتوى عليه السير بين الكبا

لاعرفت انه صار هذا البحث مطرحا
للافتاد وحلبة لكل فارس كوار في مضمار
السبق في العلوم والاخبار منذ مدة
تتيف على اربع مائة سنة قبيل ملك
الاسكندر الرومي الى تلك الاعوام
الاعصار ولم يتأت لواحد منهم الا ان يعين
زمانها وحين عصرها وتوقيت انها
ولكن قد وصل اليها خبر مرسل
منقطع الاسناد يعزى الى اول فلاسفة الاسلام
وزعيم الحكمة ومؤسس ساسها على
عهد خير الانام سيند على بن ابي طالب
امير المؤمنين عليه السلام انه سئل
عن بناء الاهرام فقال بنى المرحون والنسر
في السرطان فهذا يدل على انها بنيت
قبيل هذه الايام بمدة تتيف على
عشرة الاف اعوام هذا والى الاحب
التشاغل بصنعة الاهرام وكيفية
بنائها فهي لشدة اشتدادها بين
الخواص والعوام اغنتنا عن اضاءة
الوقت في طي الكراريس وقط الاقلام

اس قدر ضرور واقف ہوں کہ یہ بحث ایک عرصہ
دراز سے مطرح نظر اور گھوڑ دوڑ رہ چکی ہے
ہر ایک شہسوار معرکہ علوم و سیر و توارخ کا چارو
برس قبل سکندر رومی سے لیکر آج تک اتنے
بڑے زائدہ دراز میں کسی شخص سے کوئی وقت
محدود اسکی ابتداء عمارت کا معلوم
نہیں ہوا۔

البتہ ایک خبر مرسل منقطع الاسناد اول
فلاسفہ اسلام وسابق حکمای عرب مؤسس
اساس فلسفہ وحکمت بزمان سید الانام یعنی
حضرت مولانا امیر المؤمنین علی علیہ السلام کی طرف
منسوب کی جاتی ہو کہ لوگوں نے حضرت سے سوال
کیا تھا کہ اہرام مصر کب بنائے گئے تھے تو آپ نے
فرمایا کہ جب نسطار برج سلطان میں تھا اسوقت
یہ ہر میں بنائے گئے تھے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان
اہرام کو بننے سے دس ہزار برس زائد کا عرصہ گزرتا ہے
اور اہرام مصر کی کیفیت اور حالات اس قدر مشہور
ومعروف ہیں کہ بیان ان کے ذکر کی کچھ ضرورت
نہیں محض وقت ضائع کرنے سے کیا
حاصل۔

(باقی دارد)

(طابقہ)

اصلاح التعليم في

بترکيا

الدستور ما قلب السياسة فقط بل كل

شئ حتى التعليم الديني فلاحت علامم التقدم
على طلبية اقتراحهم من الحكومة تغيير سيرة تعليمهم

وهذا المختص مطالعاً لافقاً في الأستانة من
نظارة المعارف

(١) تدليس التفسير الشريف بقوله معاذ الله عن الحكيم
الظاهر وأما قوله وبنا الناس ومنسو وتطبيق ذلك على
القوانين الفلسفية

(٢) تدريس الحديث الشريف وتركيب مداد تدريس البخاري

(۳) تدلیس اصول الشیخ مع تراجم روانه و طرق اسانیده

(۴) تدريس اصول الفقه و بيان اعلیٰ الحکمة و تقریر تعالیٰ و فروع و تدبیر الفرق فی القواعد الاصولیة و ملذات الاربعة

(هـ) تدريس الفقه مع بيان القواعد الفقهيّة المرفوعة
وماخذها من الأدلة الشرعيّة الأربعة مع إيضاح

الحكمة الشرعية في ذلك وفلسفة الأحكام

(۶) تدوین لتاریخ الاسلامی

(۶) تدريس قواعد و مخارج الاديان المشهورة

(١٠) قل ليس لسيرة النبوة بالتفصيل

(9) تَدْلِيْسُ التَّوْحِيدِ وَذَلِكَ أَنَّ تَدْلِيْسَ طَرِيقِ تَدْلِيْسِ

مذہبی تعلیم کی اصلاح

شکر کی مین

طرکی میں دستور کی حکومت نے نہ صرف پولیٹیکل انقلاب پیدا کیا بلکہ ہر چیز

کی کامیابی پر ہی یہاں تک کہ اسکا اثر نہ ہی تعلیم تک چاہے پنجاب اور اعلیٰ ترین پیش قدمی کی علامات نمایاں ہو چکی ہیں جیسا کہ اُنکی اس نوجو پر معلوم ہوتا ہے۔

جو انھوں نے طرز تعلیم کی تبدیلی کی نسبت حکومت سامنے پیش کی ہے وہ بالآخر
 قسط طعینہ بیند مارا الفتوں کے طالعینہ جو مطالبہ اس مرتبہ تعلیم کے میں جو غلبہ اس

(۱) تفہیم مدرس اس طرز سے ہو کہ قرآن شریف کی ظاہری معنی اور سبابت و علت بحث ہو تاں شرح و توضیح کی وضاحت کی جائے۔ اور قرآن کی توافیق سے تطبیق بھی دی جائے

(۲) حدیث کو درس میں داخل کیا جاوے اور بخاری شریف کی تعلیم چار سال مقرر کی جائے

(۳) اصول صریح اور راویوں کے حالات سلسلہ استاد و شاگرد کے طریقے بیان کیے جاتے ہیں۔

(۴) اصول فقہ کا درس دینا چاہئے اور اس کے قواعد کا یہ تفصیلاً بیان کیے جائیں کہ
ابراہیم بن جواسی اختلاف سرودہ پیشا یا جائے۔

(۵) فقہ کی تعلیم دینے اور قواعد فقہیہ اور جزئیات احکام بیان کرنے کے لئے

سائل کی شرعی حکمتیں اور فلاسفی بیان کی جائیں

(۶) اسلامی تاریخ و داخل درس کیجائے

(۶) دنیا کے مشہور مذاہب کی تاریخ پیرطائفی جاوے

(۷) بیانی اسلام کے تاریخی حالات بالتفصیل یہ طرہ ہے جائیں۔

(۹) علم کلام کی تعلیم سطح دیہات کے علم کلام کا قدیم طرز

التوحید القدیمہ ویلقی علم التوحید القاء علیہ لوافق الزمان وبتراء من علم الکلام الا لوف من خرافات الفلسفة القدیمة التي امتزجت به	بالکل چھوڑ دیا جائے اور علمی طور پر موجودہ زمانہ کے طرز کے مطابق بتایا جائے اور علم کلام میں فلسفہ قدیمہ کے جو ہزاروں خرافات مسائل شامل ہو گئے ہیں۔ وہ ترک کر دیے جائیں۔
(۱۰) تدریس الدین الاسلامی یقیمہ لادیان وفتا مقتا سبنا اصول الدین الاسلامی وقواعد واصول لادیان وفتا	(۱۰) مذہب اسلام اور دوسرے مذہب کی تعلیم اس طرز پر دی جائے کہ اصول اسلام اور دوسرے مذہب کے اصول کے مابین جو اختلاف ہیں اُنہیں اُن کے حلوں کے طور پر بیان کیے جائیں تاکہ تقریری تحریری ہلک سکھایا جائے اور اصول فن مناظرہ بتائے جائیں
(۱۱) تعلیم طرق الدفاع عن الدین الاسلامی قولا وكتابة واصول المباحثہ فیہ	(۱۱) مخالفین اسلام کے حلوں کے جواب دینے کا تقریری تحریری ہلک سکھایا جائے اور اصول فن مناظرہ بتائے جائیں
(۱۲) تعلیم اصول التدریس و علم قرصیة الاطفال بطريقة نظریة وعملیة	(۱۲) طلبہ کو مدرسی اور فنی تربیت اطفال کا طریقہ علمی و علمی طرز پر سکھایا جائے
(۱۳) تدریس الحکمة والفلسفة علی الطريقة التجدیة (۱۴) تدریس علم الاخلاق نظریا وعملیا	(۱۳) حکمت و فلسفہ کی جدید طرز پر تعلیم دی جائے۔ (۱۴) علم اخلاق کی علمی و علمی تعلیم دی جائے
(۱۵) تدریس علم الروح (۱۶) تدریس التاريخ العام	(۱۵) علم الروح کی تعلیم دی جائے (۱۶) دنیا کی عام تاریخ پر بحثی جاوے
(۱۷) تدریس اصول الانشاء بالترکی العری (۱۸) ایضاح تشبہ المسیحین لاسماء البروتستانت بنشر دینہم واسالیبہ	(۱۷) ترکی زبان کے اصول انشاء پر تدریس سکھائے جائیں (۱۸) اس امر کی توضیح ہو کہ عیسائیوں اور خصوصاً پروٹسٹنٹ مذہب والوں نے اپنے مذہب کو کیونکر شائع کیا اور اسکے لیے کیا طریقے اختیار کیے
(۱۹) تعلیم القاء المواعظ والتصائح واصول الخطابة علی الطراز الجدید	(۱۹) پسند و نصیحت کرنے کا واعظانہ ڈھنگ اور جدید طرز پر کچھ دینے کے اصول اور طریقے بتائے جائیں۔
هذا المختص مطالبهم وقد ذكرت المجلدات طلبهم قد اجیب، وان هذا هو الذي قصدناه العلماء المهندیة التي لم تغفل ان بالكثر مقاصد ما فن بقول بعد ذلك ان الامم اذا استعدت للنهضة فسواء علمها ان تكون ذات حكومة او لم تكن	یہ مختص ان کے مطالبات کا اور اخبارات کا بیان ہو کہ ان کے مطالبات تسلیم کیے گئے اور یہ مطالبات بعینہ وہ ہیں جو ہر دورہ العلماء کے مقاصد و اغراض میں شامل ہیں اور جو اکثر اچھی تک پورے نہیں ہوئے اب کون کہہ سکتا ہو کہ جو قوم ترقی کرنا چاہے اُس کے لیے صاحب حکومت بنایا نہ تو نابرابر ہو۔

الحکمی الاسلامی المستفی

(البقیة)

قال ابن خلدون وسبب الاكثر ولاية صبي صغير وصغير
 اهل المنبت يتدرج للولاية بعد ما يولد بترسيم ذرية خولة
 يونس من العجز عن القيام بالملك فيقوم بكافله من ذرية ابيه
 وحاشيته مواليد قبيلة ويورثه حفظ امور عليه بنو من
 الاستبداد ويجعل ذلك ذرية الملك فيجوز الصبي على الناس
 ويعوده اللذان التي يدعوه اليها تروا حواله وليس في
 مراعيها متي امكنه وينسب النظر في الامور السلطانية وهو
 عتوه يعتقد ان خط السلطان من الملك ما هو جلوس
 واعطاء الصفة وخطاب التحويل والقوم مع النساء
 المحاجات ان الحال الربط والامر والحق في مباشرة الاحوال
 الملوكية وتفقدها من النظر في الجيش والمال الثغور والناهو
 للوزير ويسلم له في ذلك الى ان تستكمل صفة الرئاسة الاستبداد
 ويتجلى الملك اليه بوثوبه عشيرة ابناءه من بعد كما وقع
 لابي بوبكر الترويكا فورا لا خشية وخبرهم بالمشرك
 والمنصوبين ابي عامر بالاندلس (انتهى) الا ترى ان تلك
 المفاسد انما نشأت من تحت الاستبداد بالذلة فان
 المستبدان الذين لا يستحقها الا هو وابناءه واحفاده
 ولذلك يخرج الميراث عنها ويولي العهد الصغير ان كان عاجز عن
 اقامه الامر والنظر في الشيا وكيف يقيم في المبدأ اشد يطلب
 الامور من سدة التحلل التديب لاجابات الناس القبل
 في عوامر السلطنة صبي تربى في حجو ولا ظنا ووتعها
 من بدل نشأة وعنفوان حله بمناعة الغيد

شركي پارلمنٹ

(بقیہ)

ابن خلدون کہتا ہے کہ اسکا سبب اکثر یہ ہوتا ہے کہ شاہی خاندان سے
 کسی چھوٹے لڑکے یا ضعیف آدمی کو حاکم بنایا جائے یا پ کا وید ہندو نگر پرورش
 کیا جائے یا اسکے خرم و خشم اسکی پرورش کریں اور جب بچھا جاتا ہے کہ ملک بانی کرنے
 سے عاجز ہو تو اسکے باپک و زرا اور نوکر جا کر غلام وغیرہ یا اسکے قبیلہ سے کوئی شخص
 اسکا افسلہ ہو کر گرائی کر تا ہے اور یہ تو یہ کیا جاتا ہے کہ بادشاہ کی زمانہ ہندو ادب
 خلافت کی جاسی اور دشمنوں میں اسکو ملک گیری کا ذریعہ بنانا ہے اسلئے لڑکے کو لوگوں
 پر دین میں رکھتا ہے اور ان لذات کا عادی بناتا ہے وحش پسندی کا طبعی نقصان
 اور جب تک ممکن ہو ان چالاکوں میں سے کسیکو جارتہا ہے اور سلطنت کی نگرانی اس
 بالکل بخلائی تا ہے وہ لڑکا اسکا خور و شرکے باعث یہ عتقاد رکھتا ہے کہ پادشاہ کا
 سلطنت میں صرف اتنا حصہ کفایت پر پہنچا ہے اور دست بیت کر لیا کرے اور لڑکا
 خطاب بنایا کرے اور اپنی عمر پر دین میں بیٹھ کر عورتوں میں بسر کرے سلطنت کا
 بند و کشادہ و خوشی شاہی حالات کی مباشرت انکی تلاش یعنی لشکر اور خزانہ اور حسن کی
 نگرانی صرف درجہ کا کام ہے یہ تمام نظامات وزیر کے سپرد کرتا ہے یہاں تک کہ سلطنت
 اور استقلال میں وزیر کا رنگ چمچا تا ہے اور ملک کا مجموعہ اسکی طرف ہوجاتا ہے اور وہ
 ملک کو اپنے بوجہ قبیلہ اور بیٹوں کے لیے خاص کر لیتا ہے جیسا کہ بنی ہود اور ترک اور
 کافور آتشیدی وغیرہ کا مشرق میں اور مغرب میں عامر کا انڈس میں ہی حال ہے
 ابن خلدون کا کلام ختم ہوا کیا تم نہیں دیکھتے کہ یہ خرابان صرف شخصی حکومت
 پیدا ہوئی ہیں کیونکہ مستقل بادشاہ یہ خیال کرتا ہے کہ سلطنت کا نسخہ یا ذخیرہ
 یا اسکے بیٹے اور پوتے اور اسکا امین میراث جاری ہوئی ہے اور بچے کو ولی عہد
 بنایا جاتا ہے اگرچہ وہ ملک انی اور سیاسی امور کی نگرانی سے عاجز ہو اور وہ لڑکا جسے
 دینیوں کی گردن میں پرورش پائی ہو اور بت پرستی اور شرع جو انی سے ملکر حاکم
 عورتوں کا بھروسہ اور گائینہ الی چیزیں ہنسی کا عادی ہو کر کہ خندیں نہیں کر سکتا

الامالید ومغازیہ القنیات الغانیات وبہم
 یسوغ لنفسہ استماع صلیل اصوارہم -
 من قد نشأ وترعرع فی الاصغاء الی نغمات الایثار
 والمزامیر صوات المغنیین المطربین متی بہن بلکہ بالجالہ
 والمجرّد السلاہ فی ریح الوغی من شاہد منذر ص صفر
 یقول لدی علی البسط الناعم والرزاق المبتقی وابن الجبل
 عند الاوقات من نمرت فی اشتیاءہ بالکافات
 وبالجملة لما شاہد اعوان الاسلام والنصارۃ ہذہ
 الحال من الذل الحاضر فی ثلاث الایمال الاولۃ القس
 والرومان اسسوا الحکوۃ الجمہوریۃ حفظ الحقوق
 المسلمین غیرہم من الذمیین الذین خلوا فی ذمتہ
 المسلمین لحقہم ما حکموا واعراضہم ضیعہم امولہم
 ذراہم بنا علی اجل علیہ السلام الاخوة والمساواة
 بین المسلمین وحسن الخلاقۃ الاستنطاع بالمجاهلۃ مع اقوام
 اخر من المتدینین بادیان وصہا امر الخلاقۃ الی اہل
 الحل والعقد والشورۃ کہ ما امرہم اللہ تعالیٰ بقولہ و امرہم
 بینہم قوی تعالیٰ وشاورہم لا امر حتی اجتزہ الاصل علی تعدد
 الخلفاء اذ قالوا اللہا جری منا امیرکم امیر مدہ بشیر رب
 فقال لا ان محمد من قریش قوی اخی واولی لان معنی
 الخلافۃ ہو النیابۃ عن صاحب الشرع فی اقلۃ المصلح
 العامۃ الدینیۃ والد نیویۃ صیانۃ الحقوق الناس
 یا ربہ بڑے امور مثل درستی نقائص لوگوں کی حاجات کی تدریس سلطنت کے
 باریک پیچیدہ مسائل میں تدریس کو کیونکر طلب کر سکتا ہو۔
 اور وہ شخص جس نے شاد و سارنگی کے نغمے گوئیوں اور مطربوں کی داد و تحسین
 میں نشوونما پائی ہو کس طرح اپنے لیے قاطع تلواروں کی کٹھا کھٹ سننے کو جائز کر سکتا
 یا وہ شخص جس نے نرم و نازک کچھوٹوں دراز فرشتوں پر کٹلیوں کا بیج دیکھا ہو دراز
 کھوڑے کو لڑائی کے غبار میں کیونکر ڈرا سکتا ہو وہ شخص کیا مصالح کی بوقت
 بھاری کر سکتا ہو جو جائز کیے ہو ہم میں کافات شتوہ کا خوگر رہا ہو خلاصہ یہ کہ
 اسلام اعوان انصار نے جبل و نسلطنتوں کی جزا و نسیل مانہ میں موجود تھیں
 یہ حال دیکھا جیسے کہ فارسی رومان کی حکومت تو انھوں نے باریک بینی کی بنیاد
 ڈالی تاکہ مسلمانوں اور اون کے سوا اونیوں کے حقوق کی جو اپنے خون و عزتوں
 اور زمین اور مال اور اولاد کے بچانیکے لیے مسلمانوں کے عہد میں داخل ہوئے ہوں
 پوری حفاظت ہو سکے جیسا کہ دین اسلام کی فطرت میں یہ بات رکھ دی گئی ہو
 کہ مسلمان آپس میں بھائی چارہ اور برابری ساتھ رہیں اور دوسری قوموں کے
 جو مختلف دین رکھتے ہوں حسن خلاق اور خوش معاملگی سے پیش آئیں اور
 خلافت کا دار و مدار تنظیم کی رايوں اور مشورہ پر رہا جیسے کہ خداوند تعالیٰ نے
 اذکرم کیا تھا (او حکام آپس کے مشورہ سے ہوں) نیز دوسرا قول (ای محمد تم
 اپنے اپنے اصحاب کے مشورہ کر دو) بیان تک کہ انصار نے اس کی بھی جرأت کی
 کہ خلیفہ کی ہوں جبکہ انھوں نے مہاجرین کہا تھا کہ ایک امیر ہم میں ہو ایک تم میں
 ہوا اور شیرین سعد اپنے اس قول سے اسکی تردید کی تھی کہ سو غمہ قریش میں سے
 ہیں اور انکی قوم امامت کی زیادہ مستحق ہے۔ اس کے خلاف صاحب شریعہ کیجائے
 اوس نکتہ کا نام ہو جو عوام کی دینی اور دنیوی مصلحتوں میں لوگوں کے حقوق کو

عن الملک اعتدال الملک هو اجتماع الضروری للبشر
 الاجتماع کا نام ہو جو ایک دوسری زندگی کے مقاصد پورے کرنے کے لیے حاصل ہو
 ید بر امر العادہ ویحفظ حقوقہم یاخذ حق المظلومین
 اس کے معنی یہ کہ ایک شخص ایسا ہو جو عام لوگوں کی تہذیب اور ان کے حقوق کی نگہ رانی
 الظالم لکن بما یقرہ الغضب علیہ القہر ویوتر لنفسہ
 کرے اور ظالم سے ظلم کا حق لے لیکن اکثر اوقات اس کو غضب کا سامنا ہو جاتا ہے
 لغیرہ فیترزلزل بنیان العدل ویفترق شملہ فہست الحاجة الی
 اور قہر و سبب غالباً جاتا ہے جسے یہ وہ بات اختیار کرتا ہے جو اس کے لیے بہتر ہو
 قوانین الشیاسہ وضوابط المدنیۃ لیسلمہا الکافہ وینقذ
 عدل کی عمارت متزلزل ہو جاتی ہے اور کثیراں کچھ جاتا ہے اس سے سیاست میں
 الی اجراء و تنفیذہا فاذا کان ہذا القوانین مفرضہ من
 کے ایسے قواعد و ضوابط کی حاجت پڑی جن کو سب لوگ مانع ہوں اور ان کے اجراء اور
 العقداء و سائر الذل لتوبصر انہا کانت سنیاً عقلیۃ و اذا
 منفیذین مطیع ہوں اب اگر یہ قوانین عقل اور تجربہ کا رکن نہ ہوں تو اس کی طرف سے
 کانت مفرضہ من اللہ بنسارہ بشرعہا و یقرہا کانت
 مقرر کیے گئے ہوں اس کی نام سیاست عقلی ہو گا اور اگر خداوند تعالیٰ کی جانب سے کسی
 سیاست دینیۃ نافعۃ فی الحیوۃ الدنیاء والاخرۃ۔
 شعاع کی معرفت جو ان کو مشروع اور مقرر کرے فرض کیے گئے ہوں تو اس کا نام

سیاست دینیہ ہو گا جو دنیا و آخرت دونوں زندگیوں میں نافع ہوگی۔
 وما دامت الشریع حیاتیہا فیہا و یجربہا کما امر
 اور جب تک صلح شرع زندہ رہے خود ان قوانین کے مطابق ان کے امر کے مطابق نافذ
 اللہ تعالیٰ یتولی امرہا احد من اتباعہ اعوانہ باقائہ
 اور جاری کرتا ہے اور اس کے بعد اسکے متبعین اور احوال میں کوئی ایک شخص عام
 المصالح العامۃ والمحتاج الحافۃ ولذہ العین فی البصر علی اللہ
 علیہ وسلم فرع اہل الحل والعقد انصبا میرقوم مقام جمہور
 فی سقیفۃ بنی ساعدۃ لئلا یفترق شمل الناس یخمد معہم الاجتماع
 اور جہاں تک اس کے بعد ان کے متبعین اور احوال میں کوئی ایک شخص عام
 الدینیۃ الذنیۃ واستنبیہا علی خلافۃ ابی بکر الصديق علیہ السلام
 وساق الناس قادم الی اتباع الضوابط والقوانین المفرضہ
 من اللہ تعالیٰ وتولی امر الخلافۃ ما شاء اللہ ثم استخلف
 بعدہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ
 وعہد الیہ بامور الخلافۃ بعد ما شاور طلحۃ
 وعثمان وعبد الرحمن بن عوف وغیرہم
 کچھ نہ جا اور بنی اور بنو امیہ کی عمارت منہدم نہ ہو جائے اور حضرت ابو بکر
 صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت پر ماتم ہو گئی اور ان کے ایک نائب کو چھ حکومت کی
 خدا پاک کے مقررہ ضوابط و قوانین کی پیروی کی طرف ان کو کھینچا اور جب تک خدا نے
 چاہا خلافت کے متولی رہے پھر طلحہ اور عثمان اور عبد الرحمن بن عوف وغیرہ رضی اللہ عنہم
 مشورہ لیکر حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو اپنے جانشین بنایا اور خلافت کا تمام کام

و اخبرهم بما يريد فيه فاشتوا على رايه ثم
 لما حل يوم عمر رضي الله عنه دعا عليا و عثمان
 و الزبير و سعة و اعيد الرحمن معهم و قال
 انظروا طلحة ثلثا فان جاء و الا فاقضوا امركم
 فترك امر الخلافة شورى بين هذه الستة حتى
 افضى الامر الى عثمان ثم لما قتل جمع القوم الى علي
 منهم طلحة و الزبير و المهاجرون و الانصار يريون
 البيعة على دينه فان قال اكون وزيراً لكم
 خيرون ان اكون امير و من اخترتم رضية
 فالحوا عليه و قالوا لا نعلم احق منك ولا
 نختار غيرك حتى غلبوه في ذلك فخرج الى
 المسجد و بايعوه و اول من بايع طلحة ثم الزبير
 فانظر هل ترى تلك الحكومة مستبدية ام جمهورية
 شورية و هيئات ان تكون مستبدية فانها ما خلت في زمن
 رشتل عن الحاسية المراقبة المنضبطة و كيف تجيل اليك
 استبدادها و قد كان لكل فرد من القوم مجال الحاسية و السؤال
 و مكان احد يتوكل عليه و لا يقتضيه امر و قد اشد المراقبة
 و المصال على الخليفة في كل اسبوع و ما من حق و باطل الا و قد
 عرفوا الله مع شارب طيشه و سؤيته للناس و ما من
 السؤال الى الحاسية فانه لما قسم قبيلة جاءه من ناحية من نواحي
 حكمة بين الصحابة ثم قام يوم على المنبر ليخطب فوعظ الناس

او اني سر دكر ديا جو كچھ اس بارہ ميں آپکا ارادہ تھا او سچ اون لوگوں کو آگاہ كرويا
 او وضوح انكي آكي را كوستند كيا پھر جب عمر رضی اللہ عنہ کا وقت وفات قریب آیا آپ نے
 حضرت علی و عثمان اور زبیر اور سعد کو مع عبد الرحمن کے بلایا اور فرمایا کہ طلحہ کا
 میں دن انتظار کرو اگر وہ آجائیں نہیں اور نہ اپنا کام کر لینا اور خلافت کا کام ان چار
 افراد کے مشورہ پر چھوڑ دیا بیان تنگ یہ کام عثمان رضی اللہ عنہ تک پہنچا پھر جب
 حضرت عثمان قتل کیے گئے تو لوگ حضرت علی کے پاس جمع ہوئے جنہیں طلحہ
 اور زبیر اور دست مہاجرین انصار تھے جو آپ کے ہاتھ پر بیعت کا ارادہ رکھتے تھے
 آپ انکار کیا اور فرمایا کہ مجھے تمہارا وزیر ہونا امیر ہونے سے زیادہ پسند ہے اور جسکو
 تم اختیار کر دے او سکون بھی پسند کروں گا لوگوں نے بہت اصرار کیا اور کہا کہ آپ سے
 زیادہ مستحق ہم کسی کو نہیں جانتے اور نہ آپ کے سوا دوسرے کو اختیار کر سکتے ہیں بیان تنگ
 اس معاملہ میں او پر غالب ہو گئے آپ مسجد کو تشریف لائے اور لوگوں نے بیعت
 کی سب سے پہلے طلحہ نے پھر زبیر نے بیعت کی۔
 اب دیکھو اور سوچو کہ کیا یہ حکومت شخصی ہے یا جمہوری اور کیسے شخصی ہو سکتی ہے
 جبکہ وہ اپنے زمن رشد میں کبھی محاسبہ اور باقاعدہ نگرانی سے خالی نہیں رہی
 تھیں اور اسکے شخصی ہونے کا کیونکر خیال پیدا ہو سکتا ہے حال انکہ قوم کے ایک ایک
 فرد کو حساب فہمی اور دریافت حال کی مجال تھی اور کوئی شخص نگرانی کے غدار نہ
 میں داخل ہونے اور اپنے ہر ایک خیال میں خواہ وہ حق ہو یا باطل خلیفہ پر حملہ کرے
 پہلو تہی نہ کرتا تھا کیا تم نہیں دیکھتے کہ یہی عمر رضی اللہ عنہ بالین ہر سبستی گرفت اور
 لوگوں کی تیزی کے ساتھ مواخذہ کر کے دریافت حال و حساب فہمی سے مامون
 نہ تھے جہاں و ہونے صحابہ میں کچھ قبائلی تقسیم کین جو ملک کی کسی جانب سے
 آئی تھیں پھر ایک دن خطبہ پڑھنے کے لیے منبر پر کھڑے ہوئے تو لوگوں کو کچھ غلط سنایا

وخصهم على الجهاد فقال رجل لا سمعوا ولا طاعة فقال
 عمر رضی اللہ عنہ لعل لا نك اثرت نفسك علينا
 فان الاقبية التي وزعت بين الناس اعطيت كلامهم
 واحدة واحدة واحدا قبائين فقال عمر رضی اللہ عنہ
 من اين عرفك الع فقال ان كلامنا قد اجتابا قصص
 تلك الاقبية فكان لرجل في قباء الاقبية ان مع طولي
 قامت قد اجتبت لك قصصا وذلك لا يمكن ان في
 قبائين فقال قتد ولكن احدا قبائين قباء ابن عبد
 وهما اثرت لنفس قبائين فقال الان سمعوا وطاعة
 وغير ذلك من الوقائع والحوادث - وان وقعة
 عثمان رضی اللہ عنہ وطلبة اية ابرشاهد عليه
 وبالجملة الحكومة المستبد لها الطوار وشؤون
 منها الحكومة القرية المطلقة التي تنال الغلبة او الوراثة
 ومنها الحكومة الدستورية المانعة عن المسألة والحسنة
 ومن لوازمها واثارها اجراء التوريث كالحسن عن المراقبة هو - اور یہ باتیں خلافت راشدہ کے زمانہ میں نہ تھیں حکومت اسلامیہ
 وہاں ان نص الخلافة الراشدة وقتلنا الاستبداد
 في الحكومة الاسلامية منذ نشأ التورث الملكية كما اخبر رسول الله صلى الله عليه وسلم في خبره عن خلافت (يعني خلافت راشدة)
 النبي من الخلافة فلهون سنة ثم يكون ملكا - تین برس برس کی بھر ملک ہو جائیگا۔

سید علی زینبی
 ادیب دارالعلوم
 ندوۃ العلماء

السید علی الزینبی
 مدظلہ دہ دارالعلوم
 لندوۃ العلماء

القلم والسيف

لحظة المولى عبد الباسط أفندي

<p>اليوم صار زمام الأمر للقلم كانت عرى القوم بالأسياف محكمة كهربين ما سكبت من حكمة وهدي لا تفضلوا وذروا الأسياف نائمة خذوا اليراع وهبوا للقرع به فيادروا بضياء العلم يهدينا وسابقوا إليها الأخوان في طلبه</p>	<p>والحكم ليس إلى الأسياف في الأمر الآن أبصرها الأعلام بالحكم وبين ما سفكت من دمعة ودم فليس هذا زمان الحرب والقلم فالיום يوم قراع الناس بالقلم فتحن من فقدة في حندس الظلم علومها دواء الداء والسقم</p>
<p>فما لنا لا نألهم غير فارعة ونحن صرنا وضيع القدر بدينهم سير واعم الدهر واستنوا بسنته فليس يغنيك شئ أنت ناسبه نوازل الدهر بنا بتنا بك كل كلمة ياد بختي متى هذا الهوان بنا</p>	<p>لبا ذخر الشرف العليا والشمم نسقر بالمخسفات فينا من السدم فنسرع الجدي صرعه على الرغم إلى الأواغل من مجد ومن كرم وهاضنا الدهر بالتصريف والمضرم والدهر غادرنا الحمما على وضع</p>

له البيان :

العلماء أول محتاج إلى العلم وشفرة السيف تستغنى عن القلم

مقتطفات الجرائد

فرنسا و مراکش

قابل الوفا لفرنسا وی مولای عبد الحفیظ
و کلامهم بالاسم الرسمیة تیقدّمهم کو کتبه من فرمان المخرن
علی حیو طلم المظہمة و ملا و صلا الی القصر ترجل الجمع
و غرقت الموسیقی ، و كانت الجنود ترصف اصفافاً تحت
القومنه ان القائد لما مثل المیوینیومند و فیرنسا السام
اھام مولای الحفیظ تلا علی مسامع الخطباء لاتی

یا صفا الجلالة ! انشر بان اقدام لجلالتکم
الاوراق الموزنة بتعین منہ باص قبل الیوم فی فرنسا و
لک حکومتکم و قد اذات الحکومة الفرنسية ان تم شکم
بجلوسکم علی عرش المخرن کلفتی بان النقل الیکم عباد
صلواتها و هی ترغبان تخفط مع جلالکم العلائق الودیة
کانت طاد لئامع اسلافکم و صوامع والدکم الحمید
مولای الحسن و انا و انق بانی ساجدة حکمتکم و صاعدا فی
تتمیم تمجیدتی یکون طاه احسن تانیر علی اوقات الحکومتین

اخبارون کے انتخابات

فرانس اور مراکش

فرانسسی ڈیپوٹیشن مولای عبد الحفیظ سے ملا سب سرکاری
لباس میں تھے انکے اگے مراکش کے سواروں کی ایک جماعت اپنے لیے
گھوڑوں پر اترتی تھی لوگ محل میں پہنچے تو یہ وہ ہو گئے اس وقت
باجا بیٹھے لگا فوج صف بستہ ، زیر کمان سپہ سالار اور کمانڈر
ارمی تھی جب سپرینٹنڈنٹ فرانس ڈیپلیٹ مولای عبد الحفیظ کے سامنے آئے
تو مندرجہ ذیل پیغام پڑھا۔

جلالتاب ! میں آپ کے حضور میں ان کافذات کے پیش کر رہی
باریابی حاصل کرتا ہوں جو فرانس کی طرف سے میرے ڈیپلیٹ
ہونے کی خبر دیتے ہیں فرانسسی گورنمنٹ آپ کو مزنی تحت پڑھنے کی
مبارکباد دیتی ہے اور مجھے تکفیدی ہو کہ اُسکی دوستی کی عبارتیں آپ سے
عرض کروا رہی ہیں اور یہ کہ وہ چاہتی ہیں کہ وہ دوستانہ تعلقات آپ کے ساتھ
قائم رکھے جو آپ کے اسلان خصوصاً آپ کے والد ماجد مولای حسن کے ساتھ
اور مجھے یقین ہو کہ آپ کی گورنمنٹ ہمارا انجام دینے میں میری مدد کرے گی
جبکہ نہایت اچھا اثر دونوں گورنمنٹوں کے تعلقات پر پڑے گا

ایران

شاہی فیج اور باغیوں میں لڑائی جاری ہے گورنمنٹ انگلستان اور
روس تاک میں ہیں ، اخیر خبروں کے معلوم ہوتا ہے کہ شاہی فوج کو کئی
جگہ شکست ہوئی ، مگر آئینی پارٹی بھی بوجہ اپنے قلت طریق کے قریب ہے
کہ ہلاک ہو جائے لیکن وطن کا جوش اور سچی آزادی کی آگ کبھی

ایران

الحریتیتہ بین النائرین وجود الشاہ و حکومتہ
نکلتہ اور سیاطعہا و اخبار الاخریہ تہ اعلان جنو
الشاہ حاد قواھا و موافق کثیرہ اضا و خربلا ستی کا دان
قلعہ ذاتیک و لکن العیر الوطنیة و الحریتہ الصا قکا تمحل

نارھا و لای تواری او راھا، و عند اللہ علم العاقبة

السکة الحیدر بین مکة ومكة

تبشیر اخبار وصول خستہ طواید و غمانیہ من طواید
السکة الحیدر الی ثغر جنة اللبداء فی عمدة
السکة بینھا و بین مکة و ان سمو امیر مکة
و دولة الالی بیذ کان الجهد فی تحید السبیل
لاتمام هذا المشروع المجلیل فی عهد قریب -

نشر المعارف فی العسک

یسر ان سمو الامیر و دولة الالی عہد ان اہتماما کبیرا
بتدبیر مالک نشر المعارف و العلوم فی مکة بعد فاعرف ان
الداء العضال الذی تنشأ عن الثورات الفتن و الجمل و قد
تبع کثیر من المحسنین باموال کثیرة لانشاء عدا متکا ابتدا
بعد ما تالفت جمعیة لهذا الغرض لشریف

بین الیمن و الاستانة

وصل الی الاستانة العلینہ خستہ من السادات
العلماء الیمنین لانی من قبل الامام یحییٰ مع من تعین
لرافقة من الضباط و العساکر و قد استقبلہم علی الباخرة
الحیدیویة الی اقلہ من قریب من قبل الصدرة العظمی
انھن قبل الحریتہ و انزلوا فی محل فھم مع الکرام

توسط روسیا

ان سفیر روسیا بلغ رسمیا للصدرة العظمی توسط

بکھنے والی نہیں، انجام کار خدا جانتا ہے،

ریلوے لائن جبرہ و مکین

محازیہ ریلوے کی پلٹنوں میں سے پانچ پلٹنوں کی جبرہ کی
سرحد پر اس غرض سے پہنچنے کی خوشخبری سنائی جاتی ہے کہ جبرہ اور مکہ
لائن کا کام شروع کر دیا جائے، میرکہ اور والی مکلاسن بچھانکی
کوشش کر رہے ہیں تاکہ یہ گران قدر تجویز تھوڑے زمانہ میں
پوری ہو جائے،

عرب میں علوم کی اشاعت

ہیں نہایت خوشی ہے کہ امیر مکہ اور والی مکہ ایسی تدبیروں کے
اہتمام میں ہیں جو کہ میں علوم کی اشاعت کے لیے ضروری ہیں
کیونکہ انھوں نے جان لیا ہے کہ دہشت بیماری جس بغاوت اور فتنہ
بیدا ہوتے ہیں جہل ہے اور بہت سے محسنین ایک رقم کثیر ابتدائی
مدارس اکھونے کیلئے ہی ہو ورنہ انھیں اس مبارک غرض کیلئے قائم ہوئی ہے

یمن اور آستانہ

آستانہ علیہ میں پانچ عینی سردار اور علمائے چند ان افسران
فوج کے جو ان کے ساتھ ہیں امام یحییٰ کی طرف سے آئے ہیں ان کا
استقبال اس ایشیہ سے ہوا جس میں وزیر اعظم کے ڈیلیگٹ اور
ان کے علاوہ محکمہ جنگ کے ڈیلیگٹ بھی موجود تھے اور بہت عزت
کے ساتھ ایک خاص محل میں انہیں آ رہے تھے،

روس کی ناشی

روس کے سفیر نے وزیر اعظم کو سرکاری طور سے اپنے گورنر کے

دولتہ بین الدولتہ العلیہ وبلغاریا و عرض علیہ
المشروع الذی سوا یحکم المنازعة بر ان شاء الله

استقالة سفیر الحج

قد کان تعین حضرت مسطفی خان الذی کان مستشاراً
لسفارة ایران فی الاستانة سفیراً لهذا الدلالة فینا و لکن
قبل سفره لحمل مأموریتہ زارة وفد من قبل جمعیة الاحرار
الایرانیین و طلبوا منه ان یتنح عن قبول منصبه لانه
معین من قبل الشاه الذی لا تعترف الامم الا لایرانیة
بسلطته و لان حکومتہ اذربجان التي تحارب الشاه
بادشاهت کو ایرانی تسلیم نہیں کرے اور نیز اسلیکے کہ حکومت آذربائیجان
لا تصدق علی تعینہ فرای مسطفی خان ان یتنح عن
وظیفته دفعا للاشکال وبلغ استعفاؤه بالامس
تلفوا فی حکومت الشاه واعداء الجامع البوسطة
اور اوراق الاعتماد

المکاتب فی مقدمہ ونیہ

من المدن التي تكفر الاحسان و تحزى الحسنة
بالسيئة مقلد و سبوا الى کلماته من فرصه تشرفی و جبر
الدولتہ العلیہ و الحال ان الدولتہ لها من متوالیة
علی مقدمہ ونیہ لخصها المکاتب التي انشأتها الدولتہ
فی مقدمہ ونیہ بلغ عددها الی ۳۰۰ مکتب

الحجج علی مولای عبد الحفیظ

بینا کان مولای عبد الحفیظ سلطان مراکش سائل

دولت علیہ اور بلگیریا کے درمیان باقی ہونی کا اعلان کیا اور وہ
تجویز پیش کی جس سے عقربا بہ انزال اگر ضرورت چاہتا تو فیصلہ ہو جاتا

ایک ایرانی سفیر کا استعفا

مسطفی خان جو پہلے ایرانی سفارت قسطنطنیہ میں مستشار تھے وہ
ایران کی طرف سے وائٹمین سفیر مقرر ہوئے تھے لیکن قبل اسکے وہ
قبل سفره لحمل مأموریتہ زارة وفد من قبل جمعیة الاحرار
الایرانیین و طلبوا منه ان یتنح عن قبول منصبه لانه
معین من قبل الشاه الذی لا تعترف الامم الا لایرانیة
بسلطته و لان حکومتہ اذربجان التي تحارب الشاه
بادشاهت کو ایرانی تسلیم نہیں کرے اور نیز اسلیکے کہ حکومت آذربائیجان
لا تصدق علی تعینہ فرای مسطفی خان ان یتنح عن
وظیفته دفعا للاشکال وبلغ استعفاؤه بالامس
تلفوا فی حکومت الشاه واعداء الجامع البوسطة
اور اوراق الاعتماد

مقدمہ ونیہ میں پرائمری اسکول

ان شہروں سے جو کفران نعمت کرتے ہیں اور نیکی عوض برائی
سے شیتے ہیں مقدمہ ونیہ ہی جو جب ہر جہاں ہوا ہو دولت علیہ کے خلاف
بغوت کرتا ہے حالانکہ دولت علیہ کے مقدمہ ونیہ پر تو اترا حسنات
ہیں جن میں ادنی وہ پرائمری اسکول ہیں جنکو دولت علیہ نے
مقدمہ ونیہ میں قائم کیا ہے اور جنکی تعداد ۳۰۰ ہے

مولای عبد الحفیظ پر حملہ

مولای عبد الحفیظ سلطان مراکش اپنے محفل میں اعلان

فی فناء قطر محاط بالبحر والنداء هجم عليه احد
المرکبیین واد الفتلک بفراعترضه احد الحجاب
قیل ان یصل الی صولاه وجرده من سلاحه الذی
کان ینخفیه تحت رداءه وقد اطهر صولای عبد الحفیظ
رباطه جاش وثباتا عظیما، ولما سئل المعتدی
عن الامسایب الی حمله علی الزکا هذا الجرم لفظیع قال
ان الذی حمله علی ذلک ما راہ من علاقة السلطان بالاجناس
وقد امر صولای الحفیظ بحلہ الرجل فی محل الحادثۃ
عبد الحفیظ نے اسی حکم پر اسنو سزا دی

طلبہ جامع ازہر کا ایک

طلبہ ازہر نے متسمین ازہر کے خلاف ایک کر لیا ہو میر
میں انہما چھوڑ دیا ہوا بازار میں نہایت جوش کے ساتھ نکلے
منظمین و متسمین وعدہ کرتے ہیں کہ کبھی بنا کر معاملہ کی
تحقیق کو جائیگی طلبہ کو شورش نہ کرنی چاہیے

مصر میں عمالقہ کی سلطنت

عما القہ عرب کی ایک پرانی قوم تھی جس نے اپنے وطن سے نکل کر
شام و عراق و مصر و سندھ میں مختلف سلطنتیں قائم کی تھیں مگر بہت
تدریج سے یہ نہ معلوم ہوا تھا کہ یہ سلطنتیں کس نامہ میں قائم ہوئی تھیں عمالقہ
کی شاخ مصر میں حکمران تھی اہل مصر کو یکسو بنانے کا ارادہ کرتے ہیں۔
ان کے حالات تاریخی میں ہیں مگر حال میں علمای اکیڈمیوں کو اس
قسم کے آثار ملے ہیں جس سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ عربی سلطنت دریا
خرات (واقع عراق) سے لیکر دریائے نیل (واقع مصر) تک وسیع تھی

اعتصابی الا زہریین

اعتصابی زہریوں ضد اولیاء الہ و روبرو و احضرو
الدرس فخر جوافی السوق نائزین طالبین الحقوق
واولیاء الازہر بعد فہم بتشکیل جمعیت نفقش الام
ویدعوهم الی الاطمینان والسکینۃ

دولۃ عمالقہ مصر

العما القہۃ عربیۃ خرجت من دیارھا (العرب) وانشأ
دولتی بالشام و العراق و مصر و السند فی زمن لم تحدد
الی الان مدتہ، والفرج الذی تولت منهم الدیار المصنۃ
لیہم المصرویون الہیکسوس اوملوك الرواۃ وقد عشت
اخلا هذه الدول جعله ولكن النفاہین فی الاثا والمصر وضعوا
بلا مس اثار تدل علی سعة مملکتہ وولاء العرب فقد كانت
عمدت من الفرات فی العراق الی النيل (مصر) -

مراسلات

ندوة العلماء کا عربی اڈیس

جناب مولوی ابوالوفائنا اللہ صاحب اڈیسٹراہل حدیث نے عربی اڈیس ندوہ پر چند نچوی اعتراضات کیے ہیں اور ندوہ کی تعلیم عربیت کو ناقص بتایا ہے۔ لہذا میں جناب لائمی موصوف کے اعتراضات اور اسکے جوابات کو شائع کرتا ہوں اہل علم اس سے خود سمجھ لینے کا اعتراض کس درجے کے ہیں اور پھر جواب کس یا کیا ہے

مولانا ابوالوفاصاحب فرماتے ہیں کہ پُرانے فصیح عربی میں قاعدہ ہو کہ مخاطب چاہے کیسا ہی معزز و ذی وجہت ہو مفرد کے صیغہ ہی سے خطاب کرتے ہیں اور وجہ اس کی یوں فرماتے ہیں کہ عربی زبان میں مسکے لیے صیغے طلحہ و طلحہ بین اور متنبیٰ مؤنثہ و رشاعر سے آپ اپنے مدعا پر سند بھی لاتے ہیں۔

میں عرض کرتا ہوں کہ پُرانی فصیح عربی میں بھی مخاطب کی عظمت و جلال کی وجہ سے مفرد کی جگہ کا صیغہ استعمال کیا گیا ہے اور متناخرین فصیحی عربی کے قواعد التزام کر لیا ہے اور یہی اب آداب میں داخل ہے حدیقۃ الافراح شردانی و عجب الحجاب و انشای حسن عطار وغیرہ میں اسکی تصریح موجود ہے اور متنبیٰ جسکو آپ عرب کا مؤنثہ و رشاعر کہتے ہیں وہ بھی اپنے معزز و مدد و محرم کو صیغہ سے مخاطب کرتا ہے اور بیسیوں جگہ اسکے اشعار میں یہ محاورہ بھی مستعمل ہے جیسا کہ وہ کافور کی طرح میں کتا ہے۔ اقل سلامی حب ما خف عنکم واسکت کما لایکون جواب

متنبیٰ کے ایک انداز کو محبت میں پیش کرنا اور دوسرے طرز کو نظر انداز کرنا انصاف کے خلاف یا قلت نظر کی دلیل ہے۔ اب مجھے یہ دیکھنا ہے کہ ہمارے مولانا اہل حدیث قرآن و حدیث کو ضاحت کی حد سے خارج کرتے ہیں یا کیا کرتے ہیں اسلئے کہ آپ کے قاعدہ کے بموجب نماز مفرد و متنبیٰ و جمع سب طلحہ و طلحہ بین اور ایک کا استعمال دوسرے کی جگہ ناجائز و عیب ہے اور قرآن میں سیکڑوں جا اللہ تعالیٰ نے اپنے آپ کو بصیغہ جمع فرمایا ہے مثلاً نحن خلقناکم۔ انتہیٰ عودہ ام نحن الزاد علیٰ وغیرہ وغیرہ کیا یہ سب غیر فصیح اور عجیب محاورہ ہیں ہر معاذ اللہ من ذلک۔ اور خاص مخاطب کی تعظیم کی غرض سے جمع کا استعمال وہ بھی قرآن میں موجود ہے سورہ مؤمنون میں ہر قال رب ارجعون۔ ارجعون کی جگہ بوجہ تعظیم

صیغہ جمع یعنی ارجعونی استعمال کیا گیا آپ کے قاعدہ سے تو بالکل عربی غیر فصیح ہی مگر سیادی زنجشیری نیشاپوری خفاجی
عامہ مفسرین و علمای عربیت اس جمع کو تعظیم کے لیے کہتے ہیں اور عربی عربی کے اشعار سے اسکی سند بھی پیش کرتے ہیں
کشاف میں یہ خطاب باللہ بلفظ الجمع کقولہ ع فان شئت حوت النساء سو اکم وقولہ ع الافارجونی یا الہ محمد
کیا آپ کے نزدیک یہ عربیہ یا کلام بھی غیر فصیح ہی۔ آپ حدیث کا حال سنئے صدہا حدیثیں آپ کے قاعدہ سے غیر فصیح قرار
یا انگلی سلام و تحیت میں واحد و جمع سب کے لیے ارشاد ہوا السلام علیکم اور علیکم السلام واذا سلم الی احد
فلیقل السلام علیکم خمس شرح حدیث فرماتے ہیں بصیغۃ الجمع ولو کان واحداً لقصد التعظیم و السلام علیکم
کی بھی روایت آئی ہے دس میں ہی شرح حدیث لکھتے ہیں بصیغۃ الواحد اشعلوا باذن جائز وان الاول (الجمع) اولی
علیہ ہذا القیاس جواب ارشاد ہوتا ہے کہ یون کو یہ صیغۃ الجمع بالکسر دس میں اور یغفر اللہ لی و لکم
دس میں حب لنا و لکم دس میں و یحسنا اللہ و ایاکم و یغفر لنا و لکم بیان بھی شرح حدیث نے تصریح کر دی ہے الجمع
للتعظیم و الاحترام و یجوز ان لا یتفاء بالحدھا و افراد الخطاب لکن التعظیم اکمل و الجمع افضل۔ اور مولای میں انفرادی
کی وجہ یہ ہے کہ شخص ایڈریس پڑھتا ہے اور پیش کرتا ہے پہلے اپنے آپ کے تخصیص شروع کرتا ہے پھر تمام تر سنیوں کی عرضدا
بصیغۃ جمع انکی طرف سے پڑھتا ہے فلیکف الاعتراض۔

۱۔ پھر فاضل اب حدیث فرماتے ہیں ان المسلمین منذ وجد والی یومنا هذا اس میں تاکید بضرورت اور جبراً
غلط اس لیے کہ ہمیں جستجو و تلاش کا مفہوم ہی جو بیان مقصود نہیں۔ میں عرض کرتا ہوں کہ غیر قوم سے اپنی گذشتہ ذات
عرض کرنا بیشک مسلمین تاکید کی ضرورت ہے بالخصوص جب اسکے بعض افراد میرے سخن کے غیر مصدق ہوں اور ہمیں جاہل
و وحشی سمجھتے ہوں۔ علاوہ ازیں ان کو ہمیشہ تاکید ہی کے لیے سمجھنا قصر نظر کا کافی ثبوت ہے اتفاقاً وغیرہ میں صحیح
موجود ہے کہ ان کبھی معنی نفع بھی ہوتا ہے و الثالث معنی نعم انبثتہ الاکثرون و ختم علیہ قوم منهم المبرر ان ہذا
لساحان۔ اور وجود کے معنی فہم میں آپ کو تحت غلطی ہوئی مولانا اسکا مصدر وجود ہونہ و جہان۔ اور وجود کے معنی
ہستی و یافتن مطلوب و نون ہی ہیں اول میں کسی طور کی جستجو نہیں معنی ثانی میں البتہ اسکا احتمال ہے۔ صراح
و تاج المعروس وغیرہ کتب لغات ملاحظہ فرمائیے ایک معنی کو یاد رکھنا اور دوسرے کو بھول جانا یا قصد اپلو تہی کرنا
قلت نظر و بجا تعصب کی دلیل ہے تفکر۔

منبر۔ ایڈریس کا جملہ عین بالذین موقوفہ مولانا اسمین فاضل اہل حدیث کو مایوس اور پھڑکے تھے
لو بہت بُرا لگا اور اسے بے ربط فرماتے ہیں۔ میں عرض کرتا ہوں کہ بے ربطی کے وجہ آپ نے ارشاد نہیں فرمائے پھر اس کا
جواب ہی کیا دیا جائے

اور صلاح کا فقرہ فی کل ملہم دینا کھان اودنیا ویا۔ سبحان اللہ ایسا بلیغ و فصیح ہو کہ حریری اور لکچر منہ زور شاعر
مستثنیٰ کو بھی نہ سوجھی تھی۔ دنیاوی کی نسبت اگرچہ لکچر صحیح ہو مگر قرآن میں کہیں یہ لفظ آیا اور نہ احادیث مشہور میں
یہ مستثنیٰ نے استعمال کیا نہ حریری نے پھر اہل حدیث ہو کر یہ بدعت ہزار بار لکھی ست

منبر۔ آپ فرماتے ہیں استوجب کی جگہ ادب ہونا اچھا تھا مگر وجہ نہیں ارشاد فرمائی ہے دلیل صریح نہ کر سکتے
قبول کر سکتا ہوں اور صاحب ایڈریس کا مقصود طلب وجوب ہو اس لیے استوجب کہا آپ اس سے قطع نظر فرماتے ہیں

منبر۔ نتائج اضافات پر آپ اعتراض فرماتے ہیں کہ اعتدال سے زیادہ ہیں مگر یہ اعتراض بھی باطل ہے کیونکہ
لازم تھا کہ کتب بلاغت اسکی تحریر فرماتے پھر متجاوز عن الحد سے فرماتے دونہ خط اقتاد مولانا کو یہ خیال نہ کہ اکثر مرکب لفظ مجموعی
معنی کی حیثیت منفرد اور واحد ہی قرار دیے جاتے ہیں جیسے جامع دیار بکرو مدرسہ بعلبک سیطرح بیان صحیح اعلیٰ مندۃ العلماء
کو ایک ہی شے سمجھے اور اب اضافات کو شمار کیجیے تین سے زیادہ نہیں اور جس کلام میں داخل ہو جو قرآن پاک میں بھی اُورو
سائر ہوں ذکر حمد ربک عبد ذکر کیا۔ اور الف لیلہ وغیرہ کتب محاضرات میں ایسے نتائج اضافات کی بیسیوں نظیریں موجود ہیں

منبر۔ فی بدء الاظہر الترہیب بالندۃ۔ مولانا ہی معترض فرماتے ہیں۔ معانی کے قاعدہ تقدیم ماحقہ التاخیر
یقید المحصر۔ کہ مطابق یہ طرف بے محل ہو کلام یون چاہیے تھا ظہر الترہیب بالندۃ فی اول الامر۔ میں عرض کرتا ہوں یہاں
تخصیص کی ضرورت تھی اس لیے کہ قوم کی طرف ظہر ترہیب مندہ کے ابتدا ہی زمانہ میں ہوا تھا اور ترہیب بھی ترہیب کا مل جسے
الف لام بتار ہوا اس لیے متعلق مقدم کیا گیا۔ اور سنیے یہ قاعدہ جوابے پیش کیا ہو یہ تعلیقا ہو نہ کہ کلیہ محققہ دیکھیے نوٹ
حدیث میں صحرمان اور آئسی مثال بھی ہو کہ ایک ہی آیت میں تقدیم متعلق نے ایک ایک جگہ حصہ تخصیص کا فائدہ بخشا
اور دوسری جگہ نادر جیسے غیر اللہ عند عثمان کنتہ مصادقین بل یا لہ عند عثمان۔ دیکھیے پہلی جگہ (غیر اللہ) صحرمان اور دوسری جگہ
(بل یا لہ) میں ضروری ہو۔ مولانا صاحب کتب مختصر کے مسائل پر پھر و سار کے اعتراض کرنا اور قناوے و مطلبات فن کے مسائل غفلت
انصاف کے خلاف اور قصر نظر کی دلیل ہو۔ اب پھر میں آپ کو آگاہ کرتا ہوں کہ علامہ ابن حاجب نے شرح مفصل میں اس قاعدہ کی

مخالفت کی ہو آپ اسے بغور پڑھیں اور اگر دستیاب نہ ہو تو اتقان میں اسکے مبسوط مباحث مطالعہ فرمائیں
نمبر ۸ - دفع الخصام الحادث فی احزاب کی جگہ جناب مولانا می معترض فرماتے ہیں کہ یوں چاہیے تھا
 دفع المخاصمہ بین احزاب الکلمۃ - میں عرض کرتا ہوں کہ تبدیل کی وجہ کیا ہو وہاں بالکل سکوت پھر بلا دلیل اعتراض پھینکی
 خصام کی جگہ مخاصمہ کا لفظ شاید اس غرض سے ہو کہ شراکت کا اس سے ظہور ہو - میں کہتا ہوں خصام میں بھی وہی مقصد حاصل
 کتب لغت میں دونوں کے معنی ایک ہی بتائے گئے ہیں صراح میں ہو مخاصمہ خصام پیگیا کر دین باہم اب انصاف شواہد
 کہ چار حرفی لفظ کی جگہ چھ حرفی لفظ لانا کون سی فصاحت ہو اور فی احزاب الائمہ کی جگہ بین احزاب الکلمۃ نہیں معلوم
 کس فائدہ کی غرض سے ہو اگر یہ خیال ہو کہ فی احزاب کا تعلق الحادث سے ٹھیک نہیں تو یہ ایک اعلیٰ درجہ کی خوش فہمی ہے
 اور حدیث فہم حدیث کے محاورہ سے نادان فہمی -

نمبر ۹ - تخفیض نفقات عوائد الفرج والائمہ مولانا می اہل حدیث فرماتے ہیں تخفیض کے معنی پست کرنا
 یعنی وہ پستی جو بلندی کے مقابل میں ہو حالانکہ وہ بیان پر نہیں - میں عرض کرتا ہوں کیوں مراد نہیں - بیشک نہ وہ نے
 شادی وغنی کے بلند نفقات کو پست کرنا چاہا اور کوشش اس میں کی - پھر مولانا می معترض فرماتے ہیں پس کلام یوں چاہیے
 سبھا فی سبب الائمہ افادات فوالفرج والبلیات - میں عرض کرتا ہوں کہ اسرافات وہ لفظ ہے کہ قرآن میں کہیں نہیں اور
 نہ حدیث میں مثلاً نہ حریری و فرزدق و ابو العتاہیہ و بحرہی و ابوالتمام و متنی نے استعمال کیا مگر مولانا می معترض اہل حدیث
 ہو کر یہ بدعت روار کھتے ہیں خلک شیعہ عجب

نمبر ۱۰ - محلاً للایتام - مولانا می معترض فرماتے ہیں اس مطلب کا اظہار نہیں ہوتا بلکہ یوں چاہیے
 دار الایتام للتریدہ تم میں عرض کرتا ہوں - اگر درخانہ کسبت یکطرفہ است و خیر الکلام ماقول وحل عرف و عام قرینہ
 بہترین دلائل ہو کوئی آہن سے آہن ہوگا کبھی نہ وہ کی طرف سے جو محلاً للایتام ہوا سے متیموں کے لیے کہ ایک کامکان یا کامپور کے
 لائمی محال کی سرای نہ سمجھیں گے - اور آپ جو اصلاح میں توضیح فرماتے ہیں لکن بدیہم بیان پھر بھی زیادہ وضاحت درکار ہے کہ
 تربیت دینی یا دنیوی اور وہ بھی بطرز جدید یا قدیم اور مکان معمولی ہو یا عظیم الشان کو ٹھی و بنگلہ اور وہ بھی فرنیچر سے آراستہ نہیں
 سادہ و غیرہ چیزیں آپ ہی فرمائیں یا ڈریس کاپس کہ ہوا انجیر رنگ بک یا انسا کلو بیڈ یا پیش کرتا ہوا کاحول کلا قوۃ الا باللہ
نمبر ۱۱ - فاصیلہ مافدہ منہ - مولانا می معترض فرماتے ہیں کہ صلح کی ضمیر کی وجہ سے انتشار ضمائر ہو جو ناجائز ہے

میں عرض کرتا ہوں کہ اڈیٹر اندوہ نے بے شک یہ غلطی کی کہ ہر لفظ پر اعراب نہ دیدیا اور اپنے سابقا بل ہر ناظر اخبار کو سمجھ لیا نتیجہ یہ ہوا کہ جناب اقدس نے صیفہ مجھ کو لکھ کر معروف پڑھ لیا اور ضمیر کا مرجع ڈھونڈھنے میں وادی قضا کی خاک چھان ڈالی حالانکہ مفعول لم یسم فاعل آپ کے پاس ہی موجود فالجیب من الفحول حیث لا یمیز الفاعل عن المفعول۔

نمبر ۱۱۔ لوجود شہود متعذی الناس مولانا ہی معترض فرماتے ہیں کہ شہود کا لفظ بالعموم جماعت محقرہ میں مستعمل ہے جیسا کہ قرآن میں ہے شہودہ قلیون۔ میں عرض کرتا ہوں شہودہ کا عام استعمال جماعت محقرہ میں غیر مسلم کتب لغت و اقوال علمای عربیت میں کہیں اسکی تصریح نہیں اور قرآن پاک کی آیت شہودہ قلیون میں لفظ شہودہ کی تنوین تحقیر پر دل ہو نہ اصل لفظ۔ مگر یہ نہ سمجھے کہ تنوین ہمیشہ تحقیر ہی کے لیے ہے نہین نہیں بلکہ کبھی اس سے تعظیم و شان و وقعت بھی سمجھی جاتی ہے اور کبھی اسکا عظیم الشان ہونا بھی معلوم ہوتا ہے جیسے عذاب الیم وغیرہ میں اور تعظیم بمعنی تفخیم جیسے وسلام علی نوح فی العالمین اور سلام علیہم وعلیٰ آله وعلیٰ اولادہم وغیرہ میں علامہ جلال الدین یونانی نے اتفاق میں تصریح کر دی۔

نمبر ۱۲۔ کلفہا الساسر لجامعہ دینیہ۔ مولانا ہی معترض فرماتے ہیں نکرہ فائدہ عموم کا دیتا ہے اسلئے للجامعۃ الدینیۃ چاہیے تھا۔ میں عرض کرتا ہوں تنکیر سے کبھی غرض افرادہ ہوتی ہے یعنی ایک جامع دینی کا ساس کل بیان بیان مقصود ہے اسلئے تنکیر ہی زیادہ مناسب اور صحت دینے سے فی الجملہ اس عموم کی تخصیص ہو گئی پھر الف لام لانا اور حروف زیادہ کرنا کیا ضرورت تھا اور پھر تنکیر عرض کرتا ہوں کہ اتفاق وغیرہ میں یا کتب اصول فقہ میں تنکیر کے مباحث و اقسام ملاحظہ فرمائیے۔

نمبر ۱۳۔ دارا قلمہ۔ مولانا ہی معترض فرماتے ہیں الف لام زیادہ کر دین پہلے بھی عرض کر چکا ہوں اور پھر کوئی غلطی لفظوں کے بڑھانے کی ضرورت نہیں اور ایجاز کے خلاف ہے۔

نمبر ۱۴۔ بنی صنف اصح تصنیف مولانا ہی معترض نے غلط پڑھا غلط اعتراض کیا پھر جواب کیا دیا جائیگا۔ اور چونکہ وہ کی ترتیبوں کی طرف سے یہ اثر رس تھا۔ میں وہ اپنے کارناموں کا ذکر کرتے ہیں اسلئے بنی صنف ہی کہنا مناسب تھا کیونکہ اسکی تصریح نہ کی تھی۔

نمبر ۱۵۔ وہی تقدیم ظن کا جھکاؤ اسکا جواب لایا گیا اور پھر بھی کہتا ہوں کہ ہاں ہاں قصہ تخصیص میں مقصود اور اس میں کوئی قباحت نہیں اگر ہو تو بدلائل پیش کیجیے۔

نمبر ۱۶۔ ارتجال الخطب۔ مولانا ہی معترض فرماتے ہیں عام خطبہ اردو وغیرہ نہ شامل ہو اسلئے العربیۃ کی قید ضروری ہے کہ میں عرض کرتا ہوں الخطب کا الف لام اپنے معنویہ خطبہ عربیہ کو بتا رہا ہے پھر یہ ضرورت کیوں کوئی لفظ بڑھایا جائے۔

نمبر ۱۸۔ وہی تقدیم ظرفت جس کا جواب مکرر گذارش ہوا۔

نمبر ۱۷۔ قد اصفنا فی نصاب التعلیم مولانا می معترض فرماتے ہیں افاضہ کا صلہ الی آتا ہے نہ فی۔ میں عرض کرتا ہوں کہ اصفنا خود آپ لکھتے ہیں اور اعتراض کے لیے بجز اسکو اصفنا پڑھتے ہیں یہ عجیب منطقی ہے۔ ایڈریس پر اعتراض نہیں اپنی زبان پر ہی اعتراض ہوا اور ہونا بھی چاہیے صغیر جڑھا و کید جڑھا پھر میں عرض کروں گا کہ غریب نے بان کا بھی قصہ نہیں کہتے عینک کا قصہ ہر کہیں اس وقت غائب ہے جسے آگے پیچھے کا دعوہ ہوا اور فا کو ضار پر مقدم کر دیا و لیس العجب فان لکل سالک زلۃ و لکل جواد کبوة ع میں الزام انکو دیتا تھا قصہ اپنا نکال آیا۔

نمبر ۱۹۔ ان بعض اصنام استوجع مولانا می معترض فرماتے ہیں المساعدا ت مؤنث ہے پھر ضمیر مذکر غلط۔ میں عرض کرتا ہوں کہ بیان فحالفین ندرہ و تعلیم جدید کا ذکر ہر ضمیر بقرینہ عبارت ادھر ہی اجمع ہر مساعدات کی طرف پھرنے کا عقل و دانش سے ہو سکتا ہے۔

نمبر ۲۰۔ مدرسہ ظرف کا صیغہ تھا اس لیے بے تاکہ استعمال ہونا چاہیے تھا صاحب نے ریس ہر جگہ تاکہ ساتھ استعمال کرتا ہے۔ میں عرض کرتا ہوں کہ مولانا می معترض نے یہ ٹیپس ہی پر نہیں حقیقت میں تمام عربی زبان ہی پر حملہ کیا اے ما شا اللہ ہر جگہ ہر عامہ کتب لغت مفتی العرب و صراح وغیرہ میں ہر صد دستہ جای درس اور پھر اسی کی جمع مدارس ہی جسکو عربی کا قدیم شاعر غزل غزلی

مدارس ایلت خلعت من تلاوة و متزل و حی مقفل العرصات

اور تاج العروس و نہا صحاح جو ہری میں اہل لغت اس لفظ کی صحت پر متفق ہیں۔ اور معرکہ و مقبرہ وغیرہ وغیرہ بیسیوں الفاظ اسکے انداز پر ہیں مگر مولانا نے سکودم بریدہ کر دیا ابھا صاحب۔ اب مدرس میں پڑھیے اور آریون کے معرکہ میں جگہ۔ اور مقبرہ میں دفن ہو جیے۔ عامہ موزین نے جو کتب سیرتاری میں مدرسوں کا ذکر کیا ہے کہ المدرستہ الصلا حیۃ المدرستہ النظامیۃ المدرستہ التلاویگیۃ سبکی تاجد اکبر کے خدمت عالی میں پارسل کر دی جائیگی۔ اب حضرت کا اصلی لفظ کی طرف متوجہ کرتا ہوں سنیہ اصل میں یہ بقعہ مدرسہ تھا چونکہ بقعہ مؤنث ہے اس لیے مدرس میں صفت ہونے کی وجہ سے تاز تانیت کا اضافہ کیا گیا اور کثرت استعمال سے موصوف محذوف مگر قرینہ ال موجود اور نیز یہ تا سابعہ و شان کے لیے بھی ہو سکتی ہے۔ علامہ جابر بدوی شرح شافیہ میں لکھتے ہیں والثانیۃ فہذا کالاسماء لاداء البقعة اولیٰ البقعة لعل علی ان لها شائا اور علامہ زمرہ مخشری مفصل میں ان ظریفہ لکھ فرماتے ہیں وقد یدخل علی بعضہا آتاء الثانیۃ۔ اب فرمائیے تشفی ہوئی یا نہیں خدا نخواستہ اگر اب بھی خلش باقی ہو

تو پھر عرض کرتا ہوں اور جمع الی المقابلة فان فیہا عبر لمن عبر وفذکرى لمن تذکر۔

نمبر ۲۱۔ یقفون حیو تھو علی الفحص عن المسائل روزنامی معترض فرماتے ہیں یقفون کا لفظ باعتبار معنی مشترک ہو قیام و وقف میں اسلئے اس پر سبب نہ پایا جیسے اور اسکے عوض یہ قول حیا تھم فی الفحص چلایا ہے۔ مین عرض کرتا ہوں کہ وقف کو دو ہی معنی ہیں حصر کرنا قلت نظر کی دلیل ہے۔ اور لفظ مشترک مین قرینہ دالہ یا موقع استعمال کسی ایک معنی میں آسکو مخصوص کرنے تو اس احتیاط کرنا بے احتیاطی ہو یہ بیان جو قیام قیام کے معنی لینے سے مانع ہو اور علی الفحص کا صلاصاف معنی وقفی کی تخصیص کر رہا ہو قیام کے معنی میں علی کا صلہ یقفون سے کوئی بیوقوف بھی سمجھ نہیں سکتا پھر کیوں اس احتیاط کی جائے اور اپنے یہی قول جو اسکے عوض میں کہا ہوا اصل محل یہ خبر نہیں کہ یہ صرف بھی مشترک المعنی ہی وقف کے اگر دو چار معنی ہیں تو صرف کے میں سے زیادہ لسان العرب وغیرہ ملاحظہ فرمائے ہاں صلاصاف اسکے معانی ایک دوسرے سے متغایر ہیں فام تعلقون مکات تعلقون

نمبر ۲۲۔ بقوا علی الحیادہ۔ مولانا می معترض فرماتے ہیں محل ہو کر کا نوا یا صار و اچا ہے تھا۔ مین عرض کرتا ہوں کہ دلیل بیان فرمائیے ورنہ ایسے کا نوا کو اندھ ہون کے سو اکو نوانیکا افعال صحیح سے گریز اور افعال ناقصہ پر اصل طریق صحیح ایسا لکھا ہوتا ہے کہ مکات تعلقون نمبر ۲۳۔ مفتی داؤد علوم پر اعتراض کا جواب ہے کہ ہاں ہاں بیشک تخصیص کے لیے یہ اضافت ہو کوئی قباحت ہو تو یہ بیان فرمائیے نہ اعتراض بے دلیل سیرنگ الپس و داخل فتر اہل حدیث۔

نمبر ۲۴۔ فام یعتن طلبتہا ولا اساتذہم بالمشاجر۔ مولانا می معترض فرماتے ہیں اعتنا کے معنی ہیں کامل توجہ کرنا اور یہ بیان مختص بہین بلکہ مقصود یہ ہو کر بالکل جنگ ہی نہیں کی بل اصل مقصود کی خاطر سے عبارت یوں ہے و اعرض طالبنا و اساتذہم عن المشاجر۔ مین عرض کرتا ہوں کہ اعتنا مین کامل توجہ نہیں بلکہ اتمام توجہ ہو جسکو شرح فاموں میں لسان العرب میں لکھا ہے۔ مگر اب عرف غام بان عرب مین مجرور توجہ مین بھی استعمال ہو الا و الی وغیرہا مصری کا تعذرات پڑ جائے اور یہ انداز بھی اس غرض پر ہوا اسلئے مین کوئی قباحت نہیں اور نہ کوئی غلطی۔

نمبر ۲۵۔ اضافۃ اساتذہم کی جگہ اساتذہنا ہونا چاہیے تھا۔ مین عرض کرتا ہوں کہ ایڈیج تہ ندوہ کی ترسیل کی خاطر سے ہو پیش ان طلبہ کے اساتذہ کو کہیں نہ کرنا اساتذہ کہتے ان لوگوں کے یہ اساتذہ نہیں۔ واللہ یہ عجیب منطق ہے کہ کسی مدرسہ کے طلبہ کے اساتذہ بانیان مدرسہ کے اساتذہ بھی ہو جائیں یا میٹروں کے اساتذہ یا کسی بھی اساتذہ ہو جائیں۔ اور آپ فرماتے ہیں کہ طلبہ پر اساتذہ کو لفظ تعظیم کیوں نہیں جناب عالی وجہ اسکی یہ ہو کہ نوجوان کم سن طلبہ خون مین حدت زیادہ ہوتی ہو اور جوش قومی انہیں غالب ہوتا ہو اسلئے مدرسہ قومی جگہ گروں مین انکی کنارہ کشی ایک عجیب غریب مہتمم بالشان امر ہو اور اساتذہ تو سن سیدہ تجربہ کار ہوتے ہیں انہیں تو

اپنا فرض منصبی قانون سیاست برتنا ضروری تھا اس لیے زیادہ قابل تعریف ہی ہو جو ان دنوں خیر ہیں اس لیے انکی تقدیم رہا
رکھی گئی اور اساتذہ تو بہر صورت قابل تعریف و تقدیم ہیں۔ اور خدا کے فضل سے یہاں کے اساتذہ ان اساتذوں میں نہیں جھکو
تلاذہ کی تقدیم پر شک ہو بلکہ متنبی کا شعر ہر دم انکے پیش نظر ہو۔

امساک ورام قرن شمس هذا ام لیث غاب یقدم الاستاذ

نمبر ۲۶۔ فدیو صبح اعلیٰ المدارس الیٰ تنبع سببھا انھا اخرجتہ طلبۃ الخ مولانا ی معترض فرماتے ہیں
کہ اس عبارت میں نزوح کا صلہ من آیا ہو وہ غلط ہو وہ متعدی بنفسہ میں کہتا ہوں مع ایسے مانتان نان غمرہ جادو و شہ
ہر جابر مجبور کو صلہ سمجھنا اور پیر جمی سے صلہ کی جانب سے قطع نظر کرنا کیونسا انصاف ہو۔ مولانا صاحب بیشک جو متعدی بنفسہ
اغنا حقیر کا جملہ ملاحظہ فرمائیے رہی اسکا مفعول ہے انشائی حسن عطار و عجب العجاب پڑھنے والے لڑکے بھی اس ترکیب سے
آگاہ ہیں یہ تو روانہ مکاتبات کا محاورہ ہے فاد جو من جنابکم کذا و کذا احسن التوسل جو من انشا میں بہت قدیم کتاب
اسمیں ابن الرومی کا یہ شعر منقول ہے۔ وقد کنت ارجو منکم خیر ناصر + علیٰ حین خذ لان الیٰ میں شہادہ
اور علم الادب میں امیر معاویہ کا ایک نام ہے جس میں فاما کذا فارجو من البقاء الامار جو کا جملہ ہوا و امام شافعی فرماتے ہیں
الالبیٰ ذریعۃ و ہم الیہ وسیلۃ ارجو مہبط علی غلا بیدا الیٰ میں صحیفۃ
تو کیا ہم صلہ ہرگز نہیں بلکہ اعلیٰ صلہ۔ اور امام جزیری محدث حسن حبیب کی خطبہ میں فرماتے ہیں فارجو من اللہ ان یجعل فی آخر
فصلہ تو کیا میں اللہ صلہ ہرگز نہیں بلکہ صلہ ان یجعل ہر جیسے عبارت ایدرس میں ہے انھا اخرجتہ ہی کا ش آپ الف لیلہ وغیرہ کتب
محاضرات مطالعہ فرمائیے تو صدائے نظیرین اسکی پائیگی۔ اور محدثین نے عرفا کو مستوفیہ میں کہ جب احادیث و اوراد کی سند و اجازت دیتے
تو اسکے آخر میں فالمرجو من ان لا ینسانی من الدعاء فی حلوانہ جملۃ لکھتے ہیں کتب اثبات محدثین مہار شارد و ثبت ابیر کہ فرماتے ہیں
نمبر ۲۷ و ۲۸۔ قرآن پاک میں واذ یرفع ابواہیم القواعد من البیت واذ یقولون ایلٰس نع تو اہر پرامتراس کرتے ہیں اور برفع کی جگہ
یعنی بتاتے ہیں علیٰ اگر فاعل اس میں رفع تو اہر بتا ہی مقصود ہے نہ مرتد غرضی اسکی تصحیح کوئی اور آپ کا شہدہ یوں رفع کیا ہو۔ رفع کلا سانی النساء
علیہا کلاھا اذ ابین علیہا انفلت عن شہادۃ لا یحفظ الیٰ حیث لا ارتفاع بیضاوی اور اسکے حواشی میں بھی آپکے شہادت کا ذکر ہے۔

الخیل واللیل والبیداء تعرف فی والضروب والطعن والقرطاس والقلو
یبراع محمد صلی اللہ علیہ وسلم الفلوانی نزل دار العلوم والتعلیم

ان زاد من بحر الذبوة كثاراً ويرا عه نهرا المدينة هذا

وقال متغزلا

ان المحب لو اوجب الاعزاز
ويل لكل منافق هـما ز
والغصن حق النار بالاعزاز
ما يفعل العصفور عند البازي
ان لم يكن فاشغل بحسن مجاز
ان كنت تطلب اقوم المعجاز
متخيفه الامام الرازي
فابادها وهو الشجاع الغازي
نور ابد امن جبهة الانشاد
وعليل ناظرة سليل جراز
واري لعمرى باهرا لعجاز
وعن المجاذيبا للعلل ممتاز
لا تحصر الاشواق بالهنداز
وفقه اللهم يا الانجاس
فجزا لوى كرما ورد جوازي
لامائى الاقتداس والاكواز
للخلق فاغسل بالندى عوازي
وامر ينهر للرياض طراس
ما ذا ترى فتنوح بالالفاز

قل للعدول الجاهل الغماز
يزرى بمن عشق الحسان فماله
اذى باشواك النصائح مهجتي
صاد الهوى العذرى قلب مقيم
عش يا اخانا بالحقيقة شاغلا
لا تنتهم الا طريق صباية
فن الصباية ما ادق بيان
طوبى لمن بارى وقتل نفسه
يا جند ارشأ المجاز كان
له قامته رميح عاسل
احي قاتل الحب ماء عقيقه
شوق الى لقيان اسمرفاتين
الله يعلم ما اكابد فى النوى
طال المطال الام يخلف وعدة
يا بارق الزوراء تعلم حالى
يرجو المومل من نوالك رشحة
لا شك انك رحمة صمدية
ان شئت فاسرالى خمائل حاجر
قل يا حمام الابرقين عناية

من الكار
من يشرب الماء
من محله بالضم
يعيبك
الغيب
الاعزاز
المجعة
افزوت
كثرت
المجاز
الطوبى
الانشاد
تشر وهو المكان
المسقط
البحر
السيقان
الهنداز
المقدار
بالجيم
تقارب
العوام
بالعين
الاقتدار

و قدوم دمعة طرفه الجياش	شان المتيمن ان يذوب صباية
وا حفظ حد يثك من سماء الواش	جئني بأخبار الغوير تفضلاً
من طائر شيئاً من الارياش	ان كان منكسر اجناحك فاستعر
تشفى وان جفت غليل عطاش	اشراذ فاض يراعه بخصاسة

وقال متغزلاً

جاء الربيع وهن في الاقفاص	عطفا على اطياردى المحصن خاص
تخليصها عن محبس القفاص	من الذي يسمى لوجه السد في
واليوم ظامعة الى البصباص	عاشت على ماء ومرعى مدة
يرجوا المناص ولات حين مناص	ما بال ذي شجن احاط به الردى
حتف المومل سيرة المعياص	ما اسعف الزمن الشجير مرامه
من يبتلى بعد الفنى بخصاص	ويؤد ان تود المنية فجاءة
لازلت منتعشة على الاعياص	امطوق الوعساء سمرك ظاهر
لله علم رقية لخلاص	ما كفك التطويق عن سبل الحى
اجنى كرائم غصنها الرقاص	ثمرا المعيشة ان اقيم بضارج
تقبيل مبسم ظبية هياص	وحلاوة المحي لمن ذاق الهوى
وبها غزال صارع الاحفاص	ان الحجاز لبروضة قدسية
وفقدت قلبى في خلال عقاص	سرحت لحظى في رياض جمالها
حكما الهوى ان لا يجوز قفاص	جرئت على قتل المحب وكيف لا
وسقى صهيب العارض العراص	حفظ الاله عن النواشب ذى طوى
فمقى تفضلهم يزيل قفاص	اعرابها اهل المروة كلهم
ومن البرية الطف الاشخاص	انسيم رامة انت روح جسومنا

له خضارة
الجريش ذوالشعر
هو جبل مشهور
ذو طوى قتال
الشاعر
لا ليت شعري
هل تقدر جديدا
ظباء يذو الحصى
بخل جودها
على القفاص
الصيداء
بالقفاص
الانتفاش
يقال لغشاء
الله اى رفاعه
ونعشة تهبها
قال له لغشاء
الله
مع المعين
هو النور
الكتير
للقب مع
محاص مبا القفاص
من الطبى
مع عداش
محاص جمع
فمن هو ولد
الاسك

سقطت السحاب الى حلائق ارضها
احصت من ارج البشام جماعة
اني لرامة مخلص ولا هلهما
ازاد غاص وما تاده في الهوى

وقال متغزلا

باع الاناس قلوبهم بعبكاظ
ضحكت وقالت قد شريت قلوبكم
ما كان يمنعهم فتور عطاءها
كادت غصون البان تلثم تربها
اومت الى بطرفها وبنائها
فهنا دموع المستهام ترقرت
لا شيء ياتي بالملالة في الهوى
يا من يسايل عن حقيقة ماجرى
يجد العذول من الجراحة لذة
نامت عن الكلف المشوق عيونها
ورايتها لا تستفيق من الكرى
يا ليت زينب تقتنى من حليها
نجلت كريمة عسقلان بنظرة
استكبرت واستحسن خيلاءها
بي ساعة فيها براح
ليس الوصول الى الحمى متعذرا

وخدمت نورا لورد والقواص
هذا المشوق احق بالاحصاص
حتم رعاية ساسم الاخلاص
ضبط النفس عدة الغواص

وشرت سعاد بقيمة الاحاظ
بكن افيال غد وبك الالفاظ
رجحت ستجار تهر بسقم لحاظ
اذ اقبلت بقوا مها الجياظ
ان لاقاء مخافة الحفاظ
وذكاشواظ تلصق بجواظ
الاسفاهته عاذل وعاظ
لا كان ذو شجن اسير غلاظ
ان ذاق اسهم طرفها اللحاظ
الله يجعلها من الايقاظ
انا قد صرفت العمر في الايقاظ
شيئا قليلا شيمة استيقاظ
ايلىق نهر السائل الماظاظ
لم ادر اى الخير في الاحاظ
طال التلبث في مقام غطاظ
لولا مخافة طبعها الغياظ

اعطيتهم فضيلة
عكاظا كفا
سوق بصيرة
والطائف كانت
تقوم هلال ذي
القدرة وتشمع
عشرين يوما يتبع
قائلها لم يلب
وتفاخروا ثنائيا
عكاظا سافرا
لجلى عكاظا
في مشيهم
الدمع وارث
الحقة
الشواظ كزباب
لهب لا دخان فيه
عكاظا كزباب
عكاظا كزباب
الغلاظ كزباب
الغليظ
لما عكاظا
عكاظا كزباب
عكاظا كزباب
عكاظا كزباب

عزم النجوم على الاذى متجيلا	وهو الشبيه بثعلب رواغ
الحمد لله العظيم سماعها	متنفر عن زخرف الزاغ
الحق يعلو وهو لا يعلو ولا	يخفى فيا لفضيحة الثغاغ
انا قد ارقى دمي بمرهف جها	من رامها فليصبغ بصباغ
ذقت الغرام وفي يدي قدح الهوى	وجد الهنا من ذاق ما بصواغ
انرا حظ العيش ساتر حائل	لا تحسن من الغرام فراغ

وقال متغزلا

هي سلمى جالها يكفيك	في العيون المراض ما يشفيك
شكر الله سعي قانصة	هي عن سهم لحظها نصيبك
صاح حتام تشكلى عطشا	شمر من البعد بارقا يرديك
صانك الله رحا الى اضم	ثم ترمي غزالة تسبيك
ان ضللت العقيق مضطربا	فسنا من عقيقها يهديك
صدحت في الغوير ساجدة	وهي في ما اظنه تعيدك
دارى انت لا ترق لها	لم هذا الا نين ما يبكيك
لا تخافن لا عما سجد	حب سلمى مهتد يحبك
ارابت الفراش في قلق	كيف يصبوا الى النطى ناهيك
مت غراما ولا تكن وجلا	ارج من نسيمها يحبك
يا لذي اقص واقعة	عروضك الى لعلها تسليك
اقبلت اعجمية سمرا	قلت بالفارسي انزديك
فاشارت الى مقلتها	في حضور الرجال لا اتيك
قلت مهلا سلمت راضية	حكما ان يذهبوا بلا تخويك

له الزاد
البيد عن سقى
الى شئ
الزاد من يذوق
الناس يظن
ويستاك
المتغزلا
في الكلام
الصباغ
ما يصبر
الصباغ
الوجه كزاد
الصباغ
المهمل
قلت بالفارسي
انزديك فقط
المجددة فقط
في الفارسي
ام يمين القال
دنتك
الذين وسكون
الراى يمين القال
اي قال
من اهل القري
عاطية السان

مفید المفتی

اسے ملک کو ضرورت تھی کہ فقہامی حنفیہ کے تاریخی حالات اور فقہ حنفی کی تالیفات سے قوم کو اطلاع دی جائے اسلئے کہ کسی مدرسہ کے مدرسے اسی وقت بحث کجا سکتی ہو جبکہ بزرگان قوم کی تحقیقات علمیہ سے پوری واقفیت ہو اور مذہبی کتابوں پر کافی عبور ہو۔ حضرت مولانا عبدالاول صاحب جو پوری نے اس ضرورت کو محسوس کر کے کتاب مفید المفتی جدید طرز میں تالیف فرمائی جو فتویٰ نویسون کے لیے دستور العمل اور اہل نظر کے واسطے سرمایہ تالیف ہے، مولانا نے اس کتاب میں نہایت جانفشانی سے تمام لوازم افتادہ تاریخ و تالیفات اضافہ کا مستقصا کیا ہے اور نیز ان کتابوں کا ذکر کیا ہے جو اخیر متبرین اور جن سے فتویٰ درست نہیں ہے۔ پھر حروف تہجی کی ترتیب سے فقہ حنفی کی تمام مستند کتابوں کے حالات درج کیے ہیں۔ اس کتاب کو مولانا نے عام فائدہ کے لیے صاف اور شستہ اردو زبان میں تحریر فرمایا ہے۔ یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ اس کتاب کا مقدمہ ۸۸ صفحہ میں ہے جس طرح یہ کتاب اپنے موضوع میں اعلیٰ ہر اسی طرح کمال حسن و خوبی کے ساتھ دلائلی چلنے خشک کاغذ پر چھاپی گئی ہے جو اسکی ماہیت پر دل ہوا کاغذ کی صفائی کے لحاظ سے دور و پیہ قیمت کچھ زیادہ نہیں ہے یہ کتاب دفتر البیان محمود نگر لکھنؤ سے عہد قیمت پر مل سکتی ہے۔ پہلے عا قیمت تھی اب عہد کر دی گئی۔

جلستان مع سنبلستان

حضرت علامہ خواجہ جبرائیل بن یوسف آفندی خلیفہ ناظم دیوان خدیوی نے مصر اسکندریہ میں بڑے بڑے علمای ادب اور فضلاء مصر و عرب کی قرائش سے مشغلہ ہجری میں گلستان فارسی کا فصیح عربی میں ترجمہ کر کے جلستان نام رکھ کر نازل مترجم نے ترجمہ میں یہ کمال کیا ہے کہ اصل کتاب فارسی کے نظم و شری عبارت کا پورا پورا موزانہ اور مقابلہ کر کے نظم کو نظم میں اور نثر کو نثر میں لکھا ہے اور عبارت یہ ہے کہ ساری کتاب میں رنگین استعارات۔ دل نشین تشبیہات اور لطیف کنایات کی حمایت کی ہے اور اصل سے کچھ بے عبارت لکھی ہے۔ اسکو تمام عربی اہل زبان نے بالاتفاق پسند کر کے عربی فارسی۔ اور ترکی میں اس پر تقریظیں لکھی ہیں اس کتاب جلستان کا اردو نفعی ترجمہ تمام سنبلستان کئی برس تک سالہ الریاض اور البیان کے ساتھ بطریق ضمیمہ اس ترتیب سے شائع ہوتا رہا کہ ایک کالم میں اصل کتاب کی عربی عبارت ہوتی تھی اور اس کے مقابل دوسرے کالم میں اردو ترجمہ لکھا ہوتا تھا کہ وہ ترجمہ کتاب کی صورت میں مکمل ہو کر طیار ہوا ہے۔ اس ترجمہ میں نہایت تحقیق سے کام لیا گیا ہے اور لفظی رعایت کے ساتھ طالب علم کے سمجھنے کا زیادہ خیال کیا گیا ہے نہ بالکل حاصل مطلب اور محاورہ ہے کہ صرف مطلب سمجھ میں آجائے اور لفظوں سے معنوں کا تعلق نہ رہے یعنی ترجمہ لفظ بلفظ سمجھ میں نہ آئے اور نہ اگلے زمانہ کے ترجمے کی طرح ایک ترکیبیں اور خلاف محاورہ منافقتیں آنے پائی ہیں بلکہ ان دونوں سے علیحدہ ایسا مفید اور جدید ترجمہ کیا گیا ہے کہ روزمرہ اور قاعدہ کے سبھی موافق ہو اور تعلق لفظی کے ساتھ مطلب خیر اور محاورہ کے بھی مطابق ہو۔ اس میں شک نہیں کہ عربی زبان بذاتی اور مختلف نظم و شری کے ملکی اور اخلاقی معاملات لکھنے پڑھنے میں یہ کتاب جس قدر مدد دے گی غالباً اس قدر کسی دوسری کتاب سے نہ مل سکیگی کیونکہ اس میں ہر قسم کے محامات اور ہر طرح کے محامات مرقوم ہیں۔ جو لوگ عربی علم ادب میں ترقی کرنا چاہتے ہیں اور عربی زبان اعلیٰ کا شوق رکھتے ہیں انکو اس باب کتاب سے ضرور فائدہ اٹھانا چاہیے یہ کتاب ایک قیمتی بارہ آدھ قیمت کے ساتھ المطابع اموی لکھنؤ سے مل سکتی ہے پہلے عا قیمت تھی اب عہد کر دی گئی۔

مُسند امام اعظم مع شرح تنبیق النظام بر حاشیہ

علم حدیث میں بیجا صحیح کتاب امام ابو حنیفہ کو فی راضی اللہ عنہ کی تصنیف ہے علامہ صدر الدین مہدی بن زکریا علیہ السلام اسکے راوی ہیں اور شیخ الحدیث علامہ علیہ السلام المدنی الانصاری نے اسکو بڑی تحقیق و توضیح سے ابواب فقہیہ پر مشتمل کیا ہے ۲۰۰ حدیث صرف ایکہ بلکہ دو واسطہ سے مروی ہیں شرح میں تخریج احادیث و تصحیح اسناد و توثیق و تعدیل حال و تطبیق اقوال و ترجیح مسلک حنفیہ و رفع نقض و جرح با دلائل و سبب احادیث صحیحہ قابل دید۔ کاغذ گندہ اور شفاف چھپائی اعلیٰ حجم و ضخامت صفحات ۳۴۲ - قیمت تین روپیہ (سے)

صحیفہ

انجمن معارف حیدرآباد دکن (چادر گھاٹ) کا مشہور علمی، اخلاقی، ادبی، تاریخی، تمدنی، ماہوار رسالہ جو ایک قابلِ ملاحظہ و نگری یافتہ جماعت کے زیرِ اہتمام فیصلی میں ایک نمونہ شائع ہوتا ہے۔ اور جس میں نشر کے علاوہ عمدہ عمدہ غزلیات اور نظمیں بھی طبع کی جاتی ہیں ۱۲۰۰ فصلی کے آغاز سے ماہانہ ۵۰ صفحات پر شائع ہوتا ہے جسکے ایک جزو (۱۶ صفحات) میں اعلیٰ درجے کے فرانسیسی ناول کا با محاورہ اردو ترجمہ بالائزہ شائع کیا جاتا ہے (قیمت) سالانہ مع محصول ایک پورے رسالہ کی تین روپیہ (سے) صرف ناول کی ڈیرہ روپیہ (چھ) - پانچ خریداریم ہو چکا ہو گا کو ایک جلد مفت دی جائیگی بشرطیکہ انکا چنڈہ پیشگی وصول کر دیا جائے۔ تمام درخواستیں "مشتہر کے نام" بھی جائیں۔

صحیفہ چادر گھاٹ

پولیشکل کاغذ کی ترقی کے لیے بہترین طریقہ یہ ہے کہ جدید علوم کا اردو زبان میں ترجمہ کیا جائے جس سے ملک کے عام باشندے متنفع ہو سکیں پولیشکل کاغذ یعنی علم الاقتصاد جس میں دولت کے داخل و خارج کے صحیح وسائل بتائے جاتے ہیں یہ ایک جدید ضروری فن ہے خصوصاً قانون پیشہ حضرات کے لیے اسکا جاننا نہایت ضروری غیر مادی زبان کے اشکال کی وجہ سے عام لوگ اور خود انگریزی زبان حضرات کا حق اسکو نہیں سمجھتے مولوی عبدالقادر صاحب ایم۔ اے۔ ایل۔ بی۔ پروفیسر سوکانچ امبیر نے پولیشکل کاغذ کے مسائل کو اردو میں نہایت جامعیت اور تشریح کے ساتھ جمع کر دیا ہے ایک سو بیس صفحات پر کتاب ختم ہوئی ہے اس کتاب کی تالیف میں اسٹرواکر کی تصنیف سے مدد لی گئی ہے عام فہم رسائی کی غرض سے قیمت بہت کم کی گئی ہے صرف ۱۲۔

کل خط و کتابت پروفیسر سوکانچ امبیر کے نام و فخر البیان لکھنؤ کے پتے پر ہونا چاہیے۔

محمد عبداللہ مدنی مولانا محمد رفیع الدین